آنکھین بسبب شدت ورم کے کھل نہین سکتی ہین اور حلقون کے سرخ رنگ مین کمی ہو چلتی ہے اور رطوبت
سپید جو دانون مین بھری ہوتی ہے زرد ہو جاتی ہے اور ورم چہرہ مین کمی شروع ہوتی ہے مگر ہاتھ پانون کا
ورم زیادہ ہوتا ہے گیارھوین روز دانے ٹوٹ کر مواد نکل کر دانے خشک ہو جاتے ہین اور ہاتھ پانون کا
ورم کم ہوتا جاتا ہے اور بخار زائل ہو جاتا ہے اور دانون کے کھرنڈ سیاہ دیا بھورے ہو کر اترتے جاتے ہین اور
جب دانے پکنا شروع ہوتے ہین اُس زمانہ مین ایک طرح کا بخار ہوتا ہے جسکو (سکنڈری فیور) کہتے ہین
اس بخار مین بے چینی رہتی ہے شب کو نیند نہین آتی ہے نبض سریع و متواتر اور پیشاب سرخ اور قلیل المقدار
ہوتا ہے اور کبھی کیفیت سرسامی بھی ہو جاتی ہے اور جو بخار دانون کے اُبھرنے کے پیشتر ہوتا ہے اُسکو
(آرپیشو فیور) کہتے ہین- دوسری قسم (کان فلو اینٹ اسمال پاکس) کہتے ہین اور بھی (ویریئی اولا کان
فلو انس) کہتے ہین اسمین (آرپیشو فیور) بہت شدید ہوتا ہے اور (سکنڈری فیور) ایسا سخت ہوتا ہے
کہ سرسام اور بیہوشی ہو جاتی ہے اور کبھی مُنھ آجاتا ہے ہر وقت رال جاری رہتی ہے اور دانے اسکے
بہت گنجان اور ملے ہوے ہوتے ہین اور کم اُبھرتے ہین اور انمین ایک رطوبت سرخی مائل پیدا ہوتی
ہے اور دانون کے گرد سرخ حلقے نہین پڑتے ہین اور چہرہ پر ورم بہ نسبت قسم اول کے بہت زیادہ ہوتا ہے
اور کبھی بول و براز مین خون آتا ہے اور گیارھوین دن مریض مر جاتا ہے اگر اچھا ہو گیا تو نشان چیچک کے
بکثرت چہرہ پر باقی رہتے ہین دُبل ہو جاتے ہین آنکھ جاتی رہتی ہے بعد موت کے پوسٹ مارٹم کرنے سے
پھیپڑہ اور معدہ و اور آنتون مین چیچک کے دانے دکھائی دیتے ہین شروع مین شناخت اسکی بہت دشوار ہے
مگر یہ قرائن ہین کہ موسم چیچک کا ہو یا لڑکا کسی چیچک نکلے ہوے لڑکے کے پاس گیا ہو چہرہ سرخ ہو چھینکین آتی
ہون پشت کی جلد کا رنگ سرخی مائل ہو اور ایک قسم کی بو بساہند کی سی آتی ہو اور روئین کھڑے
ہون اس قسم دوم کے بخار مین بارھوین دن تک آثار چیچک نکلنے کے نمودار ہوتے ہین جب بخار شروع
ہو تو علاج تپ کا کرین اور غثیان ہو تو دوائے مقی اور قبض ہو تو مسہل دیوین اور غلبۂ خون کی حالت مین
تنقیص خون کی کرین غذا سبک کھلا دین اگر کثرت پیاس کی ہو تو شربت لیمو پلا دین اور اگر مریض کمزور
ہو تو کوئنین اور حار مقوی دوائین دیوین اور بیقراری کے واسطے ڈوز پوڈر دیتے ہین اور ورم کے
واسطے کنپٹی مین جونکین لگا دین اور کان کے پیچھے پلسٹر رکھین اور چہرہ کے ورم کے واسطے روغن زیتون
چپڑین اور درد گلو کے واسطے غرغرہ اور سینک کرین اور بحالت شدت کے کریوزوتہ اور اسہال کے
واسطے چاک کمپچر و افیون وغیرہ دیوین اور اگر دانے قبل از نضج کے بیٹھ جاوین تو بہت خوف ہے اور
سرسام وغیرہ علامات ردیہ لاحق ہون تو اُسوقت سر پر پانی ڈالنا اور گرم پانی مین گردن تک بٹھانا چاہیے

انکھین بسبب شدت ورم کے کھل نہین سکتی ہین اور حلقون کے سرخ رنگ مین کمی ہو چلتی ہے اور رطوبت
سپید جو دانون مین بھری ہوتی ہے زرد ہو جاتی ہے اور ورم چہرہ مین کمی شروع ہوتی ہے مگر ہاتھ پانون کا
ورم زیادہ ہوتا ہے گیارھوین روز دانے ٹوٹ کر مواد نکل کر دانے خشک ہو جاتے ہین اور ہاتھ پانون کا
ورم کم ہوتا جاتا ہے اور بخار زائل ہو جاتا ہے اور دانون کے کھرنڈ سیاہ یا بھورے ہو کر اترتے جاتے ہین اور
جب دانے پکنا شروع ہوتے ہین اُس زمانہ مین ایک طرح کا بخار ہوتا ہے جسکو (سکنڈری فیور) کہتے ہین
اس بخار مین بے چینی رہتی ہے شب کو نیند نہین آتی ہے نبض سریع و متواتر اور پیشاب سرخ اور قلیل المقدار
ہوتا ہے اور کبھی کیفیت سرسامی بھی ہو جاتی ہے اور جو بخار دانون کے اُبھرنے کے پیشتر ہوتا ہے اُسکو
(آرپیشو فیور) کہتے ہین۔ دوسری قسم (کان فلو اینٹ اسمال پاکس) کہتے ہین اور بھی (ویرِیُ اولا کان
فلوانس) کہتے ہین اسمین (آرپیشو فیور) بہت شدید ہوتا ہے اور (سکنڈری فیور) ایسا سخت ہوتا ہے
کہ سرسام اور بیہوشی ہو جاتی ہے اور کبھی مُنھ آجاتا ہے ہر وقت رال جاری رہتی ہے اور دانے اسکے
بہت گنجان اور ملے ہوے ہوتے ہین اور کم اُبھرتے ہین اور اُنمین ایک رطوبت سرخی مائل پیدا ہوتی
ہے اور دانون کے گرد سُرخ حلقے نہین پڑتے ہین اور چہرہ پر ورم بہ نسبت قسم اول کے بہت زیادہ ہوتا ہے
اور کبھی بول و براز مین خون آتا ہے اور گیارھوین دن مریض مر جاتا ہے اگر اچھا ہو گیا تو نشان چیچک کے
بکثرت چہرہ پر باقی رہتے ہین دُبل ہو جاتے ہین آنکھ جاتی رہتی ہے بعد موت کے پوسٹ مارٹم کرنے سے
پھیپھڑہ اور معدہ و آنتون مین چیچک کے دانے دکھائی دیتے ہین شروع مین شناخت اسکی بہت دشوار ہے
مگر یہ قرائن ہین کہ موسم چیچک کا ہو یا لڑکا کسی چیچک نکلے ہوے لڑکے کے پاس گیا ہو چہرہ سرخ ہو چھینکین آتی
ہون پشت کی جلد کا رنگ سرخی مائل ہو اور ایک قسم کی بو بساہند کی سی آتی ہو اور رونین کھڑے
ہون اس قسم دوم کے بخار مین بارھوین دن تک آثار چیچک نکلنے کے نمودار ہوتے ہین جب بخار شروع
ہو تو علاج تپ کا کرین اور غثیان ہو تو دواے مقی اور قبض ہو تو مسہل دیوین اور غلبۂ خون کی حالت مین
تنقیص خون کی کرین غذا سبک کھلا دین اگر کثرت پیاس کی ہو تو شربت لیمو پلا دین اور اگر مریض کمزور
ہو تو کوئنین اور حار مقوی دوائین دیوین اور بیقراری کے واسطے ڈوز پوڈر دیتے ہین اور ورم کے
واسطے کنپٹی مین جونکین لگا دین اور کان کے پیچھے پلسٹر رکھین اور چہرہ کے ورم کے واسطے روغن زیتون
چپڑین اور درد گلو کے واسطے غرغرہ اور سینک کرین اور بحالت شدت کے کریوزوتھ اور اسہال کے
واسطے چاک مکسچر و افیون وغیرہ دیوین اور اگر دانے قبل از نضج کے بیٹھ جاوین تو بہت خوف ہے اور
سرسام وغیرہ علامات ردیہ لاحق ہون تو اُسوقت سر پر پانی ڈالنا اور گرم پانی مین گردن تک بٹھانا چاہیے

او اگر فصد لینے کے قابل ہو فصد لیوین اور جب دانے پک جاوین تو سوئی وغیرہ سے چھید کر ریم نکالین
تیسری قسم فائدہ سمال پاکس ہے - اسکو ہندی مین ہنسنی کھیلنی کہتے ہین آمین شدائد بخار کے بہت کم
ہوتے ہین اور چند دانے نکل کر خود بخود اچھے ہو جاتے ہین آس ہیجدان کا تجربہ یہ ہے کہ جب دانے چیچک کے
بیٹھ جاوین اُسوقت تدابیر مناسب کیجاوین باقی صورتون مین ضرورت علاج کی نہین ہے البتہ تدابیر خفیف
بحالت شدت اعراض کے کرنا واجب ہے کیونکہ پورا معالجہ کرنے سے ضرور نہین ہے کہ صحت ہو جاتی ہو
بلکہ وہ اپنی مدت مرض کو پورا کر لیتی ہے اس صورت مین علاج ایک فعل عبث ہے ہان شدت اعراض
کی حالت مین علاج سے خفت دی گئی ہے مثلاً اگر دانے بروز مین دیر کرین تو موافق مزاج مریض کے
تدابیر مفصلۂ ذیل کرنا چاہیے - بادیان نیکوفتہ لک مغسول عدس مقشر کتیرا جوش کرکے پلاوین - دیگر
انجیر زرد ولایتی عدس مقشر جوش کر کے پلاوین - دیگر ہوا مسکن کو گرم کرین اور بدن کو پارچہ گرم سے
ڈھانکین اور ایک ایک گھونٹ آب سرد پلاوین تاکہ طبیعت کو تقویت پہونچے اور باطن سے خارج کی طرف
مادہ کو دفع کرے - دیگر خوب گرم پانی کے بخارات بدن کو پہونچاوین اور جوشاندہ انجیر اور مویز اور لک
مغسول و بادیان و تخم کرفس باضافۂ زعفران پلاوین اور طبیخ خاکشی پلانا بھی سودمند ہے اور غذا
مین دال مسور مقشر یا دال مونگ یا دال نخود نان فطیری کے ساتھ دیوین یا فقط دال خشکہ اور شوربے وغیرہ
نہایت سبک غذا دیوین اور اگر دانے نکل کر سیاہ ہونے کے آثار معلوم ہون تو جھاڑ کا بخور بدن پر پہونچائین
اور خرمائے مسحوق شہد مین ملا کر چٹاوین اور کھوپرہ چبوانا بھی مفید ہے اور دودھ کی بالائی اُتار کر ملانا بھی
فائدہ کرتا ہے اور عورت حائضہ اور نفاسہ کا قرب مضر ہے اور جب تک علامات مخوف نہ پیدا ہون تب تک
تدابیر قویہ ہرگز نہ کرنا چاہیے طبیعت خود مدبر بدن ہے اور طبیب خادم طبیعت ہے اور یہ مرض نہایت شدید
اور خطرناک ہے اور تدابیر اسکی باوقات مختلف کے مختلف طریقہ سے کیجاتی ہین اگر رائے طبیب نے غلطی کی تو
ضرر پہونچیگا اس جہت سے بے ضرورت شدید علاج کرنا نچاہیے تدابیر خفیف خارجی البتہ کیجاتی ہین جیسے
فقط حفاظت چشم کے واسطے سرمہ جو آب کشنیز اور سماق مین پروردہ کیا گیا ہو اور قدرے کافور بھی ملایا ہو
ہر روز آنکھ مین لگاوین یا حفظ کان کے واسطے شیر دختر کان مین ٹپکاوین اور حفظ دہن اور حلق کیواسطے مائین اور
پوست انار اور عدس مقشر گلاب مین جوش کر کے روغن بادام چھڑک کر غرغرہ کراوین اور حفظ قلب اور شش
کے واسطے صندل کا لیپ سینہ پر کرین اور ڈاکٹری مین اسکی آٹھ قسمین لکھی ہین اور بہت شرح و بسط کے
ساتھ طول طویل اسکا بیان کیا ہے مگر بوجہ اسکے کہ ہماری رائے ناقص حسب رواج ہندوستان مقتضی معالجہ
کی بلا ضرورت شدید کے نہین ہے اور یہ کتاب بغرض اختصار کے حاوی جملہ مطالب کو بہ بسط تمام نہین ہے

اسیقدر پر اکتفا کی گئی اور بھی ہمنے اسکے بیان مین ایک رسالہ جداگانہ لکھا ہی۔ بیان اِنفلوا نْزا
درحقیقت یہ تپ بطور حماے وبائی کے ہے یہ تپ بذریعۂ آندھی کے ملک مین پہونچتی ہے اسکا اثر دماغ
اور نخاع اور اعصاب پر ہوتا ہی اسیو جہسے قوت اور حرکت بدن مین اور صدور حرکات افعال مین فتور اور تعطل آجاتا
ہی اور یہ تپ مثل حماے لازمہ کے ہر وقت رہتی ہے اور اسکے ساتھ آثار نزلہ اور زکام کے پائے جاتے ہین اور
عضلات اور اعصاب اپنا کام بخوبی نہین دیتے اور قوت ذائقہ باطل یا ناقص ہو جاتی ہے اسکا سبب اصلی
ابھی تک دریافت نہین ہوا ہی اور اسکے سبب مین اختلاف آرا ہی مگر اسمین کچھ کلام نہین کہ ایک قسم کی وبا ہے
مشرق سے اسکا فساد شروع ہو کر جانب مغرب کے پھیلتا ہے اور یہ بھی تجربہ سے ثابت کیا گیا ہے کہ جب یہ وبا شروع
ہونے کو ہوتی ہے تو اُس شہر کی ہوا مین کچھ روئین سے منتشر بذریعۂ میکراسکوپ کے دو ایک روز پیشتر
حدوث وبا سے معلوم ہوتے ہین اور اس تپ مین درد سر شدید ہوتا ہے آنکھین سرخ ہو جاتی ہین اور
آنکھون سے پانی بطور آنسو کے بہتا ہے اور چھینکین آتی ہین نتھنون مین خراش ہو جاتا ہی حلق مین سوزش
ہوتی ہے اور آواز بھاری ہو جاتی ہے اور حلق اور سینہ مین سوزش اور کبھی سینہ مین ثقل معلوم ہوتا ہی
اور کھانسی بھی آتی ہے اور اسہال بھی ہوتا ہے اور نبض لین اور ضعیف ہو جاتی ہی اور لمس ابتدا مین
گرم وخشک ہوتا ہے بعدہ عرق آتا ہے اور بدن مین بوے ناگوار پیدا ہو جاتی ہے اور تمام فقرات پشت مین
اور پسلیون کے کنارون مین درد ہوتا ہے اکثر ایک ہفتہ مین طبیعت درست ہو جاتی ہے اور کبھی ششش مین
ورم آجاتا ہے اور کبھی وجع مفاصل اور درد اعصاب ہو جاتا ہے جو مدت مین زائل ہوتا ہی ہرچند باطن مین
بہت گرمی ہوتی ہے لیکن ہواے سرد بُری معلوم ہوتی ہے اور اشیاء بارده بالفعل سے مریض متضرر ہوتا ہے
علاج۔ مریض کو آرام سے رکھین چلنے پھرنے اور حرکت کرنے ندین اور ریاضت بدنی اور غصہ اور رنج وغیرہ
اعراض نفسانی سے محفوظ رکھین اور لباس کسی قدر گرم پہنا دین اور شوربا گوشت تھوڑا تھوڑا کئی مرتبہ کرکے
پلادین اگر مرض ہلکا ہوگا تو یہی تدبیر صحت کے واسطے کافی ہے ورنہ آشجورقیق مین قدرے پٹاس نیٹراس
ملا کر پلادین تاکہ پسینہ نکلے اور رات کو سوتے وقت ڈووس پوڈر دس گرین کھلا دین اس سے نیند بھی
آویگی اور پسینہ بھی نکلیگا لیکن جب مرض شدید ہوا اور علامات نزلہ اور زکام کی عیان ہو دین تو تدابیر
مذکورۂ بالا کے سوا گرم پانی سے مضمضہ اور غرغرہ کرا دین اور پلاسٹر رائی کا سینہ پر لگا دین لیکن بدانست
خاکسار اس سے اندیشہ فساد ریہ کا ہے اور کھانسی کیواسطے (اپیکاکیوانا واین) اور (اسپرٹ نائٹرک ایتھر)
اور (کمپونڈ ٹنکچر کیمفر) بیدرقہ خیساندہ سینگا کے دیوین اور ایک مکان محفوظ مین مریض کو کرسی پر بٹھال کر
ایک پارچۂ غفص جسمین سے بخارات منتشر نہ ہو سکین گردن تک اُڑھا کر گرم پانی کا بھپارہ دیوین اور بحالت

زیادتی ضعف اور اسہال کے دو حصہ پانی مین ایک حصہ بوٹ دین پلاتے ہین مگر بہتر یہ ہے کہ بجاے شراب
کے (ایمونیا کاربناس) ایک حصہ عرق پودینہ دو حصہ ملا کر بفاصلہ تین تین یا چار چار گھنٹہ کے پلا دین اور
دودھ مین زردی بیضۂ مرغ حل کرکے قدرے قند اور کیوڑہ ملا کر پلا دین یا شوربا یا یخنی دیوین اسکے ساتھ
مین اگر اور کوئی مرض بھی ہو جاوے (ایسا اکثر ہو جاتا ہے) تو اُسکا علاج کرین اور بیشتر اس مرض کے
زائل ہو جانے کے بعد ضعف بہت باقی رہتا ہے اسکے واسطے (فاسفورک ایسڈ ڈائلوٹ) جوشاندہ یا
خیساندہ بارک کے مدرقہ سے دیوین اور بھی کونین ٹنکچر اسٹیل مین حل کرکے اسکا مکسچر پلاتے ہین اور واسطے
تبدیل ہوا کے مکان بدل دین یا اُس شہر سے دوسرے شہر مین جہان کی آب و ہوا اچھی ہو لیجا وین یہ تدبیر
نہایت سریع التاثیر ہے۔ اِنفلام یاٹری فیوَر۔ اسکو (ہیٹم ٹانک فیوَر) اور (سمٹپ ٹیک فیور) بھی کہتے
ہین یہ تپ بسبب اسکے ہوتی ہے کہ اعضاے باطنی مین مثل دماغ یا شُش یا معدہ یا کبد یا
طحال یا گُردہ یا رودہ اثنا عشری وغیرہ کے حمرہ یعنی انفلامیشن ہو جاوے اور بھی کسی عضو قوی الحس
مین انفلامیشن ہو مثل آنکھ یا کان یا حلق وغیرہ کے تب بھی یہ بخار لاحق ہو جاتا ہے لیکن خفیف انفلامیشن کے
سبب سے نہین ہوتا بلکہ جب ورم حار شدید پیدا ہو اُسوقت یہ تپ لاحق ہوتی ہے درحقیقت یہ تپ
بسرخود مرض نہین ہے بلکہ عرض مرض ہے اور مرض وہ ورم ہے اور اس تپ کی دو قسمین ہین (اسٹینک)
یعنی قوی دوسری ضعیف قوی کی علامت یہ ہے کہ مریض جوان عمر اور قوی ہیکل ہو اور سردی دیکر
تپ شدت پکڑے اور مُنہ اور زبان خشک ہووے اور پیشاب کم اور نہایت سرخ ہووے اور زبان پر
سپیدی غالب ہووے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ وسط زبان مین ٹیالا رنگ ہووے اور کنارے اور
نوک زبان کی سرخ ہووے اور غذا بخوبی ہضم نہ ہووے اور تپ شدید اور حاد ہووے اور لاغری بھی
آجاتی ہے اور دردسر ہوتا ہے اور پیٹھ اور کمر مین اور گُردون مین ہیٹھ کی درد ہوتا ہے اور روشنی اور
شور و غل بُرا معلوم ہوتا ہے اور نیند نہین آتی اور ہذیان بھی ہوتا ہے اور نبض مین سرعت ہوتی ہے
اور جب غشاے دماغ مین یا پہلو مین یا مفاصل مین ورم ہو جاتا ہے اُسوقت نبض مین صلابت اور
عظم اور سرعت محسوس ہوتی ہے اور جب غشاء اندر شکم مین ورم ہو جاتا ہے تب نبض دقیق اور صلب
ہو جاتی ہے مثل سینک یا لوہے کے تار کے مگر ہندوستان کے آدمیون کو حرارت اسکی اس شدت پر
نہین ہوتی ہے۔ اور قسم دوم کی علامتین یہ ہین کہ مریض پیشتر سے ضعیف اور نحیف ہو پس جب اسکے
کسی عضو مین انفلامیشن ہوگا اُسوقت بسبب ضعف کے تپ لاحق ہو جاویگی اور اسکی سردی و گرمی نسبت
قسم اول کے کم ہوتی ہے اور بتدریج گرمی اسکی بڑھتی ہے اور خلل اعقل ہو جاتا ہے اور ہذیان بکتا ہے

اور تبلی اور تثاؤب اُسکو ہوتا ہے اور کبھی ٹھنڈا پسینا اُسکو آتا ہے مگر حرارت بدن بہت تیز و حاد نہین ہوتی اور
اور نبض ایک دقیقہ مین (۱۳۰) قرعہ کرتی ہے اور ضعیف اور صغیر اور لین ہوتی ہے اور زبان خشک و سیاہ
ہو جاتی ہے اور لب اور دانتون پر غشاء سیاہ محسوس ہوتی ہے اور اطلاق شکم بھی ہوتا ہے اور کبھی پسینہ کی
زیادتی اور کبھی اسہال کی زیادتی ہے اور ہچکیان آتی ہین اور سانس بدشواری لیجاتی ہے آخر کو مریض
تلف ہو جاتا ہے یا آہستہ آہستہ ان عوارض مین تخفیف ہوکر صحیح ہو جاتا ہے یا رعاف وغیرہ ہوکر تندرست
ہو جاتا ہے مگر اعادۂ طاقت مدت مین ہوتا ہے اور کبھی قسم اول منتقل بہ قسم دوم ہو جاتی ہے - علاج -
مسہل قوی دینا یا اخراج خون کرنا بہت مضر ہے اور مرکبات سیماب کا بھی بہت کم استعمال کرین اور جس جگہ
کے ورم یا زخم سے بخار لاحق ہوا ہو اُسکا علاج کرین اور مریض کو آرام اور راحت کے ساتھ مکان ہوادار اور
پر فضا مین رکھین اور ہواء مکان کی شناخت یہ ہے کہ اُس مکان مین تھرمامیٹر کا پارہ ساٹھ درجہ سے زیادہ
نہ بڑھے اور اگر قبض کی شکایت ہو تو نہایت ہلکی تلیین دیوین جسمین دوا ایک اجابت سے زیادہ نہو اور قسم
اول مین جب بخار کی حدت اور تیزی ہووے اور پسینا نہ آوے تو دواء معرق مثل (لائکر امونیا اسیٹیس)
یا (پٹاس ایسیٹاس) یا (پٹاس بائی ٹارٹراس) و (پٹاس سائٹراس) دیوین اور پیاس وغیرہ کی تدابیر بھی مین
جو سیمپل فیور مین تحریر ہوئین اور تسکین درد اور نیند آنے کے واسطے ادویۂ مخدرہ مثل افیون وغیرہ کے دیوین
اور قسم ثانی مین زیادہ تر لحاظ قوت کا رکھین اور غذاے مقوی کھلاوین مثل یخنی یا شوربا گوشت یا شیر گاو
و زردی بیضۂ مرغ کے ساتھ یا (نیٹرک ایتھر) یا (سلفیورک ایتھر) یا (پورٹ وین) (امونیا کاربوناس) کے
ساتھ اور اگر اسہال ہو تو (چاک مکسچر) اور (کلارک ایتھر) اور (ٹنکچر کیٹیکیو) وغیرہ قابضات دیوین مگر دفعۃً
بالکل بند کر دینا بھی مضر ہے بلکہ اسہال سے خفت اور راحت ہوتی ہے لیکن جب اسہال سے ضعف لاحق ہو تب
بند کرنا لازم ہے اور موضع ورم پر آب سرد سے کپڑہ تر کرکے یا برف کا ٹکڑا یا سرد پانی یا سرکہ اور پانی سرد کرکے
رکھین اور جب ورم مین ریم پڑنے لگے اور آثار ریم پڑنے کے معلوم ہووین اُسوقت اشیاء گرم بالفعل
استعمال کرین مثلاً فلالین کا کپڑا آب گرم مین تر کرکے نچوڑ کر رکھین یا سبوس گندم گرم کرکے باندھین اور
جو ورم اعضاء باطن مین ہووے تو اُسی کے مقابل ظاہر جلد پر رائی کا پلاسٹر باندھین یا روغن تارپین مین گرم
تر کرکے رکھین یا (کنتھرائیڈس پلاسٹر) لگا دین - ہکٹک فیور یعنی تپ دق - اِس تپ مین بدن بہت
دبلا ہو جاتا ہے اور کبھی یہ تپ دائرہ ہوتی ہے اور کبھی لازمہ اور طب قدیم مین لکھتے ہین کہ حماۓ دائرہ مزمن
ہوکر منتقل بدق ہو جاتی ہے اُسوقت اُسکو مرکب کہتے ہین یعنی تپ غلطی اور سانوج مرکب ہوگئی ہین اور کبھی
خالص دق ہوتی ہے اُسوقت لازمہ ہوتی ہے اور ہمکو از روے تجربہ کے یہی بات درست معلوم ہوتی ہے کیونکہ

حمار غلطی جب منتقل بدق ہوتی ہے اسوقت دیکھا گیا کہ لازمہ اور دائرہ دونون ہوتی ہین اور جب دق خالص
ہوتی ہے اسوقت لازمہ ہوتی ہے البتہ بعد غذا کھانے کے یا بوقت تبنجر کے تپ بھڑک جاتی ہے اور ڈاکٹری مین
کہتے ہین کہ یہ تپ کبھی دائرہ کے طور پر آتی ہے اور کبھی لازم رہتی ہے اور جب دائرہ ہوتی ہے تو اسلم ہے اور
جب بصورت لازمہ کے ہو تو مہلک ہے بہرحال مآل دونون کا ایک ہی ہے اور سبب اس تپ کا یہ لکھا ہے
کہ جب حمار درمی جسکو (انفلام ماٹری) کہتے ہین اور بیان اسکا اوپر ہو چکا ہے لاحق رہے اور ریم اس ورم مین
پڑے اسوقت یہ تپ لاحق ہوتی ہے اور ورم کبد اور طحال اور ریہ سے بھی ہوتی ہے ریم کا پڑنا امر ضروری نہین
ہے یعنی یہ ضرور نہین ہے کہ جب ریم پڑے تب ہی دق ہو جاوے بلکہ بدون ریم پڑنے کے بھی ہوتی ہے
چنانچہ بعض عورات مرضعات کو جب کثرت تولید دودھ کی ہوتی ہے یا مدت تک دودھ نہ پلادین تب بھی دق
ہو جاتی ہے یا ذیابیطس مین یہ تپ ہو جاتی ہے اور کبھی کثرت جماع سے ہو جاتی ہے الغرض جب تحلیل
زیادہ ہو اور بدل ما یتحلل کم ہو اور اسی طرح مدت گذر جاوے تب تپ دق ہو جاتی ہے اور اسکی صورت
ہر مریض مین یکسان نہین ہوتی ہے اور ابتدا اسکی ایسی خفی ہوتی ہے کہ نہ مریض کو نہ معالج کو شناخت اسکی
ہوتی ہے کیونکہ ابتدا مین نہایت خفیف سرعت نبض مین ہوتی ہے اور بدن لاغر ہونا شروع ہوتا ہے اور
کسی طرح کوئی شکایت مریض کو نہین ہوتی بعد ازان سہ پہر کو کچھ سستی ہو جاتی ہے پھر صبح کو طبیعت درست
ہوتی ہے اسکے بعد حرارت کو ترقی ہوتی ہے اور بدن بھی گرم ایسا ہو جاتا ہے کہ سب لوگون کو احساس اسکا
ہوتا ہے اور جب بسبب ریم پڑنے کے تپ دق ہوتی ہے تو اسکی علامت یہ ہے کہ خفیف سردی دیکر تپ
آتی ہے اور دیر تک رہکر پسینہ آکر اتر جاتی ہے جب ایک زمانہ ایسین ہو جاتا ہے تب یہ تپ مشابہ تپ لازمی
کے ہو جاتی ہے اور یہ بھی ہوتا ہے کہ رات دن مین چند بار دورہ تپ کا ہوتا ہے اور گرمی کی اذیت بہت
ہوتی ہے آخر کو بدن خشک ہو کر دست آتے ہین پانون پر ورم آجاتا ہے اور یہ مرض بہت مدت تک رہتا ہے
اگر ہضم معدی درست ہووے اور بھوک اچھی ہووے تو بہت مدت تک مریض زندہ رہتا ہے لیکن جب
اشتہا مین کمی آوے تو جلد مر جاتا ہے ۔ علاج ۔ علاج اسکا یہ ہے کہ سبب کو بخوبی دریافت کرکے ازالہ
سبب کا کرین پس اگر بسبب زیادہ پیدا ہونے دودھ کے ہو تو رضاعت موقوف کرادین اور دوا اور غذا
مقوی استعمال کرادین اور جو کثرت معاشرت سے ہو اسکو ترک کرادین اور جو ریم پیدا ہونے سے ہو تو زخم
کا علاج کرین اور کاربولک ایسڈ ڈائلیوٹ کا استعمال کرین کہ اس سے پیدائش ریم کی کم ہو جاتی ہے اور
اسکا طریقہ آگے بحث جراحات مین شرح لکھا جاویگا اور بھی (رکا یشم سلفائیڈ) پلادین اس طرح پر کہ
ایک گرین (رکا یشم) ایک اونس پانی مین حل کرکے شربت نبات ۲ ڈرام ملادین کہ سب ۱ ڈرام ہو جاوے

پس ایک ایک ڈرام ایک ایک گھنٹہ پر پلاوین اور جسوقت بدن پر بخار نہ ہووے ۱۰ قطرہ سلفیورک ایسڈ ڈائلیوٹ مین ۲ گرین کونین ایک اونس پانی کے ساتھ حل کرکے پلاوین اور بوقت حرارت جلد اور شدت تپ کے ایک حصہ سرکہ چار حصہ پانی مین ملاکر بدن پر چھڑکین اور چونکہ پسینا آنے پر ضعف زیادہ ہوتا ہے اس واسطے (گالک ایسڈ) اور (ٹانک ایسڈ) اور (سلفیورک ایسڈ) استعمال کرین اور (اوکسائڈ آف زنک) بھی مفید ہے بقدر ۲ گرین کے (اکسٹراکٹ ہیوسامس) مین گولی بناکر دیوین اور اگر اسہال شروع ہوا ہو تو قابضات مثل (ڈیلیاے ایسٹینس) یا مغز بیل یا شربت بیل وغیرہ کے دیوین اور اگر اسہال کی زیادتی ہو تو افیون (اوکسائڈ آف زنک) مین ملاکر کھلاوین اور روغن ماہی قوت کے واسطے پلاوین اور تقویت کا خیال بہت رکھین ہرچند بحالت اسہال کے امید زیست کی نہین ہے تاہم ہاتھ تدبیر سے نہ کھینچین ہماری راے یہ ہے کہ انگریزی اور یونانی تدابیر مخلوط کرکے علاج کیا جاوے تو بہتر ہے اور اس تدبیر صائب سے مدت تک زندگی رہتی ہے۔

فصل دوم ۔ منجملہ امراض عامہ کے اورام و بثور بھی ہین جنکے مرض کا کوئی خاص مقام نہین ہے ظاہر جلد مین اور باطن کے اعضا مین ہوا کرتے ہین لہذا امراض عامہ مین شامل کیے گئے ہین اور چونکہ یہ امراض متعلق بخون مین پس واسطے حصول بصیرت کے تھوڑا سا حال ماہیت خون کا دریافت ہوجانا بھی ضروری ہے اسواسطے اسکا بیان اور اسکے متعلقات کا بیان بسبیل اختصار مقدمہ مین کیا جاتا ہے **مقدمہ** واضح ہو کہ ہر ایک عضو کے اعضا جسم انسانی سے غذائین مختلف طور کی ہین اور خون مین سب قسم کے اجزار غذائی جو ہر ایک اعضا کیواسطے مخصوص ہین شامل و موجود رہتے ہین پس جبکہ خون قابل تغذیہ ہوکر قلب سے براہ شرائین دورہ کرتا ہے اور ہر ہر عضو مین پہونچتا ہے تو ہر ایک عضو اپنی اپنی غذا اُس خون سے لے لیتا ہے اور اپنے مین جذب کرلیتا ہے اسی کو بدل ما یتحلل کہتے ہین یعنی بدن بہت قسم کے اخلاط سے مرکب ہے بعضے اُنمین اخلاط جامدہ ہین بعضے اخلاط سائلہ ہین اور جامدہ اور سائلہ دونو کی کئی کئی قسمین ہین جن سب کو طب قدیم والون نے اخلاط اربعہ مین محدود کردیا ہے بطریق اجمال کے اور تدقیق اُسکی تحقیق و تفریق اجزا مین نہین کی گئی تھی جیسا کہ حال کے کمشرون نے بعض کیمیاوی ہر ہر جزو کو علحدہ کرکے نکالا ہے اور مشاہدہ کرلیا ہے پس اخلاط جامدہ کو داخل اقسام سودا خیال کرنا چاہیے اور باقی اخلاط سیالہ کو تحت مین باقی تین خلطون کو تصور کرلینا چاہیے اور چونکہ بعض کیمیاوی ہر ایک جزو کی ماہیت اور صورت جدا نہو سکی تھی لہذا اُن اجزا کا نام کہ یہ شکر ہے یہ نمک ہے یہ لوہا ہے وغیر ذلک نہ کرسکے تھے متاخرین مشرحین نے انکی خوب تفصیل و تشریح کی ہے اور نمک اور شکر اور گندھک اور لوہا اور چونا وغیرہ کو علحدہ کرکے دکھا دیا ہے چنانچہ اسکی تفصیل ہم آگے لکھینگے پس خون کا یہ قاعدہ ہے کہ سب اعضا کی متفرق غذائین اپنے مین لیے ہوے اعضا تک پہونچا دیتا ہے اور پھر ہر عضو اپنی اپنی غذا اُسمین سے

جذب کرکے جو کچھ خفیف ساجز و بطور فضلہ کے اُس عضو مین ہوتا ہے خون مین شامل کردیتا ہے اور خون اُس
فضلہ کو اپنے مین لیکر باہر نکال دیتا ہے اور ابتدا ٔ خون کی پیدایش اسطرح پر ہوتی ہے کہ جنین مین پہلے
سپید سپید گول گول نقطے پیدا ہوتے ہین جنکو (ہوایٹ کرسپکل) کہتے ہین پھر وہ نقطے مجتمع ہوکر سیل ہوجاتے
ہین پھر وہ سیل پھٹ کر بصورت مختلف سرخ ہوجاتے ہین اُنکو رڈ کرسپکل کہتے ہین پھر لمف یعنی مادہ بلغمیہ اور
کیلوس بضیۃ والدہ کا اُسمین ملکر خون بنجاتا ہے اور دونون کرسپکل فنا ہوجاتے ہین پھر پیدا ہوتے ہین
اسیطرح کون و فساد انکا مدت العمر رہا کرتا ہے یعنی لمف کہ عبارت بلغم سے ہے رڈ کرسپکل کی طرف مستحیل
ہوجاتا ہے اسی استحالہ کو طب قدیم والے کہتے ہین کہ بلغم مستحیل ہوکر خون ہوجاتا ہے اور جب کرسپکل کے
اندر کا مادہ خون مین ملتا ہے غشا اُسکی کہ نہایت رقیق اور نازک ہوتی ہے لاشی ہوکر خون مین ملجاتی ہے
اور دوسرا رڈ کرسپکل جدید پیدا ہوکر خون مین ملتا ہے اسی طریقہ سے ہمیشہ خون تازہ بدن مین پیدا ہوتا
رہتا ہے پس لمف اور کیلوس سے وائٹ کرسپکل اور وائٹ کرسپکل سے رڈ کرسپکل اور رڈ کرسپکل سے
خون متکون ہوتا رہتا ہے اور لمف اور کیلوس یہ دونون غذا سے پیدا ہوتے ہین یہ کیفیت تولید خون اور
بدل مایتحلل کی ہے۔ پس غذا جبتک معدہ اور امعا مین رہتی ہے اور ہضم ہوتی ہے تب تک اُسکو کیموس
کہتے ہین جب مجاری صغار مین آکر مجاری کبار مین چڑھتی ہے تب اُسمین سیل اور کرسپکل بنتا ہے اور
اسی جگہ سے تولید فائبرن کی خون مین ہوتی ہے پھر یہ بعض اجزا قلب مین پہونچکر خون مین ملتے ہین اور
خون مین قوت جاذبہ بھی ہے جسکی وجہ سے وہ البیومن (جو سپیدی بیضہ مرغ مین ہے) اور شکر اور نشاستہ
(کئی قسم کے کھار مین) اور یہی پانی کو معدہ سے بذریعہ عروق صغار جذابہ کے (جو میوکس ممبرین مین ہین)
جذب کرلیتا ہے اور بذریعہ ریہ اور گردون کے خون صاف ہوتا ہے اگر ان اعضا مین کچھ فتور آجاویگا
تو بالضرور یہ اعضا اپنا کام بخوبی انجام نہ دے سکینگے پس خون صالح اور متین نہ رہیگا اسی طرح اگر وہ اعضا
جو خون مین سے اپنی غذا جوس لیتے ہین اُنمین کچھ ایسا خلل واقع ہوگیا کہ وہ اپنی غذا بخوبی جوس نہ سکے
تب بھی وہ اعضا جو اُس عضو کی غذا مین صرف ہوتے تھے خون مین رہ جاوینگے اس سے بھی خون کی جودت
و متانت مین فساد آجاویگا اس سے واضح ہوگیا کہ خون کی صحت و متانت اور جودت کے واسطے تین
شرطین ہین جو کوئی شرط ان تینون مین سے فوت ہوگی خون مین فساد آجاویگا یعنی ایک شرط یہ ہے
کہ اجزا مادی خون کے ایسے مناسب ہون کہ قابل تغذیہ اعضا کے ہووین دوسری یہ کہ جن اعضا کی
مدد سے خون صاف اور تنقیح ہوتا ہے مثل ریہ اور گردہ وغیرہ کے وہ سب اعضا تندرست ہووین اور فعل
اپنا بخوبی کرین اگر ان اعضا مین کچھ قصور و فتور ہوگا بالضرور خون مین فساد آویگا تیسری شرط یہ ہے کہ تمام اعضا

جنکو خون سے غذا پہونچتی ہے وہ صحیح ہو وین اور اپنی اپنی غذا پوری پوری خون سے امتصاص اور جذب
کرلین اگر کوئی عضو اپنی غذا خون مین سے چوس نہ لیویگا وہی جزو خون مین بدستور رہجاویگا ضرور فساد
خون مین عارض ہوگا مثلاً ہڈی کی غذا فاسفٹ آف لائم ہے اور یہ جزو خون مین ممزوج رہتا ہے اگر
ہڈیون نے خون مین سے اسکو نہ چوسا تو بدستور فاسفٹ آف لائم خون مین ممزوج رہیگا پس جس مقدار پر
اسکا امتزاج خون مین مناسب تھا اُس مقدار سے فاسفٹ آف لائم زیادہ ہوجاویگا اور یہ امر باعث فساد
خون اور تولید مرض کا ہوویگا اور اکثر خون مین چند اجزا تقریباً مطابق حساب مفصلۂ ذیل کے ہوتے ہین مثلاً
ہزار تولہ خون صالح لیکر اُسپر عمل کمسٹری سے تفریق اجزا کی کرین تو اُسمین (۷۸۴) تولہ پانی اور (۷۰) تولہ
البیومن یعنی رطوبت لعابیہ جو مثل سپیدی بیضۂ مرغ کے ہے اور (۰۲) تولہ فائبرن اور (۳۱) تولہ کرسٹل
یعنی جسیم بطور ذرات یا نقطون کے اور چکنائی ایک تولہ پائی جاویگی علاوہ اسکے بقولات وغیرہ نباتات کے
سے جو اجزاے ارضیہ خون مین پائے جاتے ہین وہ بقدار مفصلۂ ذیل کے ہوتے ہین یعنی ہزار تولہ خون مین
کلورائڈ سوڈیم (نمک) ۳-تولہ کسرے زیادہ پٹاشیم کلورائڈ ایک تولہ کسرے زیادہ سوڈا فاسفٹ ایک تولہ
کسرے کم سوڈا کاربوناس ایک تولہ کسرے کم سلفٹ آف سوڈا جسکو سوڈا اسلفاس بھی کہتے ہین ایک تولہ کسرے کم
اور مرکبات معدنی بھی خون مین نکلتی ہین چنانچہ ایک مرکب فاسفٹ آف لائم اور مگنیشیا کا ہوتا ہے جس کی
زیادتی سے سنگ مثانہ اور سنگ گردہ پیدا ہوتے ہین اسکا مقدار خون صالح مین بقدر تین ماشہ کے ہوتا ہے
اور اوکسائڈ آف آیرن اور فاسفٹ آف آیرن کہ مرکبات لوہے کے ہین ماشہ دو ماشہ ہوتے ہین اسکے
ماسوا جو اور امور یہ بطور فضلات شامل ہوتی ہین وہ داخل شمار نہین ہین جیسے کاربانک ایسڈ یعنی ہوا
دخانی یا امونیا یعنی بخارات نوشادری وغیرہا کہ یہ چیزین بذریعہ ریہ اور گردہ وغیرہ کے خون سے جدا
ہوجاتی ہین پس انھین اجزا مین سے جو جزو جس عضو کی غذا ہے وہ اُسکو لے لیتا ہے مثلاً فاسفٹ
آف لائم غذاے استخوان ہے اسکو ہڈیان خون مین سے پی لیتی ہین یا عضلات کی غذا پوٹاس ہے اسکو
عضلات خون مین سے چوس لیتے ہین یا گردہ کی غذا نمک ہے اُسکو گردہ لے لیتا ہے اور اجزاے
مذکورہ کے اوزان جو اوپر تحریر ہوے ضروری نہین کہ اسی وزن پر ہمیشہ ہر شخص مین ہون اکثر
امزجہ مین اگر کمی و زیادتی مقادیر مذکورہ مین آجاوے تو بھی خلل صحت مین نہین آتا ہے بلکہ مزاج شخصی کے
اعتبار سے کچھ نہ کچھ اختلاف مقادیر معینۂ صدر مین ہوا کرتا ہے البتہ مقدار مناسب طبیعی شخصی سے جب
کسی جزو مین زیادتی بین ہوجاتی ہے تو بے شبہہ صحت مین اُس شخص کے خلل آتا ہے مثلاً فائبرن بحالت
ورم کے مقدار طبیعی سے جب زیادہ ہوجاتا ہے تب ورم لاحق ہوتا ہے اور صغر و کبر حجم ورم کا

مطابق قلت وکثرت مادہ فائبرن کے ہوتا ہے اور اگر فائبرن مقدار طبیعی سے کم پیدا ہوگا تو اُسوقت یا بیماری
نزف الدم کی ہوجاویگی یا اجتماع خون کا کسی عضو مین ہوجاویگا جس سے ورم ریہ یا ورم کبد یا حمیات حادہ
عارض ہونگی اور اجتماع خون سے یہ مراد ہے کہ دوران خون کا عروق شعریہ مین جو درمیان شرائین کے متوسط
اور موجب ارتباط ہین زیادہ اگر ٹھہر جاوے اسکی دو قسمین ہین ایک یہ کہ دوران خون بطی اور سست ہوجاوے
اسوجہ سے خون کا اجتماع ہو اسکو انگریزی مین (پاسف کان جیسٹ شن) کہتے ہین ورم بارد مین یہی بات
ہوتی ہے دوسرے یہ کہ حرکت دوران خون کی سریع ہووے اسوجہ سے خون زیادہ مجتمع ہوجاوے اسکو
(اکیٹف کانجیسٹ شن) کہتے ہین پس جب اجتماع خون کا ہوگا بالضرور ورم آجاویگا چنانچہ ظاہر جلد پر جب
ورم آتا ہے تو ہر شخص براء العین دیکھتا ہے اور جب انگلی سے غمز کیا جاوے تو گڑھا اُسمین پڑتا ہے اور جو عضائے
باطنی مین اجتماع خون کا ہوتا ہے مثل ریہ اور کبد اور طحال وغیرہ کے تو اسمین مشاہدہ ناممکن ہے لیکن اُسکے
آثار و قرائن سے معلوم ہوجاتا ہے اور مریض کو ثقل اور اذیت محل کبد پر معلوم ہوتی ہے اور اُس موضع کے
ٹٹولنے سے صلابت اور ورم محسوس بحس لمس ہوتا ہے پس اجتماع خون سے طرح طرح کے امراض پیدا ہوتے ہین
مثل نزف الدم اور اورام وغیرہ امراض کے اور ورم کو تغیر خون کا لازم ہے کیونکہ اس امر کو مشاہدے سے
تجربہ کر لیا ہے کہ جب سوئی مینڈک یا چمگادڑ کے بدن مین چبھا دین تو وہان ورم آجاتا ہے یا خود انسان کے
جسم مین کبھی کانٹا یا سوئی چبھ جاتی ہے تو وہان ورم آجاتا ہے اور تھوڑی جلد وہان کی سرخ ہوجاتی ہے اور
کبھی پک کر پیپ پڑ کر زخم ہوجاتا ہے اسی طرح باطن کا حال ہے اور جب ایسے صدمہ سے سوزش اور جلن اور
سُرخی پیدا ہو تو اُسکو انفلامیشن یعنی حمرت یا التہاب کہتے ہین اگر اُس عضو مین پہلے سے کوئی مادہ اور استعداد
قبول ورم کی ہوگی تو بہت جلد ورم قبول کریگا اور ورم کی دو قسمین ہین ایک ورم حار جسکو (اکیوٹ) کہتے
ہین دوسرا بارد اور اسی کو (کرانک) یعنی مزمن کہتے ہین پس ورم حار کی علامتین دو طرح کی ہین ایک وہ
کہ مخصوص بعضو متورم ہون دوسری وہ علامتین کہ بسبب ورم عضو متورم کے افعال طبعیہ بدن مین تغیر واقع
ہوا اور اعضا مین بسبب اسی ورم کے تغیرات واقع ہون پس علامات مخصوص بعضو متورم یہ ہین کہ رنگ
جلد کا جہان ورم ہووے متغیر ہوجاتا ہے حالت صحت کے رنگ سے دوسرے مقدار اُسکا بڑھجاتا ہے تیسرے
یہ کہ حس اُس جگہ کی زیادہ ہوجاتی ہے یہان تک کہ بعض اوقات چھونے سے درد ہوتا ہے چوتھے یہ کہ اُس
جگہ پر ہاتھ رکھنے سے گرمی اور حرارت محسوس ہوتی ہے پانچوین یہ کہ وہ عضو اپنے کام مین قاصر ہوجاتا ہے
اور تغیرات افعال طبعیہ کے یہ ہین کہ دل کی حرکت سریع ہوجاتی ہے منہ خشک رہتا ہے قبض شکم ہوجاتا
ہے قارورہ رنگین ہوتا ہے پیشاب کم مقدار آتا ہے ایک قسم کی تپ لاحق ہوتی ہے جسکو (انفلامیٹری فیور)

کہتے ہین لیکن جب ورم زیادہ ہووے یا اعضاء رئیسہ و شریفہ مین ورم ہووے تب علامتین اچھی طرح محسوس ہوتی ہین ورنہ وجود اِن علامتون کا ضروری نہین ہے انجام اِس ورم کا یہ ہوتا ہے کہ ورم زائل ہو کر عضو متورم اپنی حالت صحت پر آجاتا ہے یا یہ کہ اُس عضو متورم کا ورم کم ہو کر دوسرے عضو مین ورم پیدا کر دیتا ہے یہ صورت انتقال ورم کی ہے چنانچہ نقرس اور وجع مفاصل وغیرہ مین اکثر انتقالات ہوا کرتے ہین اسی طرح کبھی ورم میوکس ممبرین مجرائے بول کا منتقل ہو کر خصیہ مین ورم آجاتا ہے یا اُس عضو متورم کے فساد سے اور اعضاء قریبہ مین فساد ساری ہو جاتا ہے جیسے سل مین ورم ریہ کے فساد سے غشاء پلیورا مین ورم اگر ذات الجنب کا درد پیدا ہو جاتا ہے تیسرا انجام ورم کا یہ ہے کہ بسبب ورم حار کے پانی منفصل ہو کر غشاء ابدار مین اکر جمع ہو جاتا ہے جیسا کہ ورم خصیہ مین ہو جاتا ہے چوتھا انجام ورم کا یہ ہے کہ پانی خون سے جدا ہو کر پھر عروق صغار مین منجذب ہو جاوے اور جو فائبرن باقی رہے اُس سے سیلین تشکون ہو کر ریشے پیدا ہون اور اُن ریشون سے جھلی خانہ دار پیدا ہو جاوے اُسوقت مین یہ جھلی اُس عضو متورم کی جھلی سے ملجاویگی پس انجام اِس ورم کا یہ ہو گا کہ عضو متورم باہم سمٹ اور چپٹ جاویگا یعنی خانہ دار جھلی جو جدید تشکون ہوئی ہے غشاء ابدار عضو متورم سے چپٹ کر ایک ہو جاویگی پانچوان انجام یہ ہے کہ مواد جو خون اور گوشت سے نکلا ہے اسمین فائبرن کم ہو اور نقاط سرخ و سپید زیادہ ہووین اور اُسکے پانی مین استعداد ریشہ بننے کی نہ ہو اور بھی عروق صغار کی قوت جاذبہ کم ہووے تو اِس صورت مین انجام ورم کا یہ ہو گا کہ اُسمین ریم پڑ جاویگی اور یہ بات بیشتر ورم حار مین ہوتی ہے اور چونکہ ریم پانی سے ثقیل ہے اِسواسطے پانی مین تہ نشین ہو جاتی ہے یہین جہت طب قدیم مین شناخت بلغم کی ریم سے سل مین یہی رکھی ہے کہ نفث کو پانی مین ڈال کر دیکھتے ہین اگر راست ہو جاوے تو ریم ہے ورنہ بلغم ہے - اور ورم حار مین اکثر تین روز کے بعد ریم پڑ جاتی ہے اور ورم بارد مین مدتون کے بعد ریم پڑتی ہے - الغرض ورم حار یعنی انفلامیشن کی تدبیر کے بطریق کلیات چھ قاعدہ قرار دیے ہین ایک یہ کہ سبب ورم کو خوب غور و فکر سے دریافت کرین جب سبب متحقق ہو جاوے اور قابل دفع کے ہو تو اُسکو زائل کرین دوسرے یہ کہ مریض کو ایسی ہیئت پر رکھین کہ جس ہیئت سے عضو متورم اور بھی مریض کو آرام ملے اِسکے واسطے بہت سے اودات اور چوکیان اور سہریان وغیرہ ایجاد کی گئی ہین - تیسرے یہ کہ جب بحالت ورم کے حرکت قلب کی سریع اور قوی ہو تو حرکت قلب کو ہلکی اور ضعیف کرین اسی مضمون کو طب قدیم مین بایں عبارت تعبیر کرتے ہین کہ بحالت التہاب قلب کے مسکنات اور مبردات دیوین چوتھے ورم حار مین ایسی تدبیر کرین جس سے اجتماع خون کا عضو متورم مین کم ہووے پانچوین تدبیر یہ ہے کہ بمقام ورم کے اور مادۂ خون مین نہ آنے پاوے اور جسقدر مادہ عروق سے نکلکر گوشت مین آگیا ہے وہ پھر عروق صغار مین

چلا جاوے اور اگر واپسی کے لائق نہ ہو مثلاً ریم غلیظ ہو گیا ہو تو اُسکو نفس عضو سے نکالین اِسی مطلب کو
طب جدید مین لکھا ہے کہ اول رادعات کا استعمال کرین بعدہ محللات کا اور بعد نضج کے منفجرات کا استعمال
کرین چھٹی تدبیر یہ ہے کہ تقویت عضو متورّم کی کرین کہ جو کچھ کسل و ناتوانی اُسکو اِس صدمہ و نکان سے ہوئی ہے
رفع ہو جاوے ساتوین تدبیر یہ ہے کہ انجامات ورم کی جو تدابیر اوپر لکھی گئی ہین اُنمین سے جو انجام متخیل ہووے
اُسکے ازالہ اور اصلاح کی تدبیر کرین پس منجملہ اُن امراض کے جو ورم حار سے پیدا ہوتے ہین بیان کیے جاتے ہین
منجملہ اُنکے ایک دُمل ہے - **بیان دُمل** - جب دُمل مین ریم پڑنے کے آثار ظاہر ہون اُسوقت یہ پولٹس
باندھین السی کے بیجون کا آٹا اور اُسی مقدار برگ سنبہالو کے پیسکر ایک صاف و مضبوط کپڑے پر لیپ کرکے
دُمل پر باندھین تاکہ وہ منفجر ہو جاوے لیکن اگر دُمل ایسے مقام پر ہو جہان کی کھال سخت ہے جیسے داحس
یعنی بسہری یا مفصل پر دُمل ہو تو انتظار انفجار کا نہ کرکے نشتر سے چیرین اور ریم اچھی طرح سے نکال ڈالین اسیطرح
اگر قصبہ ریہ کے قریب دُمل ہو یا سیون پر ہو یعنی مابین مقعد اور انثیین کے یا مابین مقعد اور فرج کے ہو اُسمین
بھی فی الفور نشتر دیکر ریم نکال ڈالین ورنہ ہلاک مریض کا احتمال ہے اسی طرح اگر دماغ کی غشاء ام غلیظ
مین یا گردن یا سینہ کے غدد مین دُمل نکلے تو نشتر لگانا چاہیے اور طریق اسکے کئی ہین ایک یہ کہ نشتر کی نوک
سے یا اُس نشتر سے جو شگاف دینے کے واسطے مخصوص ہے شگاف دیوین دوسرے یہ کہ ٹروکار سے چھید کر
اُسپر ٹیر سے ریم نکالین ٹروکار سے وہان کام لیتے ہین جہان ریم غائر ہو یعنی ریم جلد سے دور ہو یا زیادہ چوڑا
زخم کرنا نہ مناسب ہو مثلاً دبیلہ کبد کہ ریم اسمین جلد سے بہت دور ہے اور زیادہ کشادہ کرنا زخم کا مخوف ہے
تو ٹروکار لگانا چاہیے یا دُمل سرنگون اور معکوس ہو یعنی بہتر کو منہ ہووے اور ریم بجانب غشاء ریشہ دار کے ہووے
ایسی جگہ بھی ٹروکار کو کام مین لاتے ہین اور اگر دُمل خریطہ مین ہو جیسا کہ سلعہ (تبوڑی - رسولی) مین ہوتا ہے
تو سوئی مین ریشمی تاگا ڈالکر ایک طرف سے چھید کر دوسری طرف نکال کر ریشم باندھ دیتے ہین اور مدت مناسب
تک ریم جاری رکھتے ہین اور کبھی کاشک سے دُمل کو منفجر کرنے کی ضرورت پڑتی ہے مثلاً دبیلہ کبد ہے اور
بتقاضاء رفع طبیعت کے ریم خارج کی طرف کو مائل بخروج ہے مگر بسبب حیلولہ اور اعضا کے خارج
کی طرف کو نہین آتا ہے تو کاشک کی سلائی لگاتے ہین تاکہ اِس سے ورم پیدا ہو کر سب اعضا جو بیچ
مین حائل ہین اُنمین ورم آجاوے اور بسبب تورّم کے مثل ایک عضو کے ہو جاوین تاکہ خروج ریم مین خارج
کی جانب کو سہولت واقع ہووے اور داخل مین ریم نہ پھیلے جس سے خوف ہلاک ہے سو دُمل کے
شگاف کرنے مین سامان مفصلۂ ذیل کی ضرورت ہے کیونکہ اب متاخرین نے یہ بات تحقیق کی ہے
کہ ہواء جو مین جو ہمارے ابدان سے محیط ہے صدہا نہایت باریک کیڑے رہتے ہین وہ کیڑے زخم مین پہونچکر

بہت فساد پیدا کرتے ہین اُنھین کے باعث سے ریم مدتون جاری رہتا ہے اور اندمال زخم مین بہت توقف
ہوتا ہے لہذا چاہیے کہ پہلے ایک حصہ کاربولک ایسڈ چالیس حصہ پانی مین گھولکر موجود رکھین دوسرے کاربولک
ایسڈ ایک حصہ دس حصہ روغن کنجد مین حل کیا ہوا تیار رہے تیسرے ایک کپڑہ جسکو (اینٹی سپٹک گوس)
کہتے ہین موجود ہو چوتھے ایک کپڑا جسکو (پرو ٹکٹیف) کہتے ہین حاضر ہووے پس جسوقت شگاف دینے کا
ارادہ کرین تو پہلے جلد کو کاربولک کے پانی سے خوب دھووین بعدہ اپنے ہاتھون کو کاربولک کے پانی سے
دھووین پھر نشتر کاربولک کے پانی سے ترکرکے لگادین اور جبتک کہ ریم نکالین اور زخم کو باندھین تب تک
ایک پچکاری سے کہ وہ اسی کام کے واسطے ہے کاربولک کے پانی کی پھوہار اُسپر برساتے رہین تاکہ وہ کیڑے
ہوا کے جو کہ زخم کے اندر نہ جانے پاوین بعد اُسکے جب ریم نکلجاوے تب زخم مین کپڑہ کاربولک کے پانی یا تیل
مین ترکرکے زخم پر رکھین اُسکے اوپر پارچہ اینٹی سپٹک رکھین اور جب زخم کو کھولین کاربولک کے پانی سے
آبپاشی کیا کرین اِس تدبیر سے زخم بہت جلد مندمل ہو جاتا ہے اور ترکیب بنانے پارچہ انٹی سپٹک کی یہ ہے
کہ کاربولک ایسڈ اور روغن پارافین اور رال مخلوط کرکے نہایت باریک کپڑو جسکے پردے مسہری کے ہوتے ہین
ترکرکے خشک کرلین اور ترکیب پروٹکٹیف کی یہ ہے کہ نہایت باریک ریشمی کپڑو کاربولک آئل مین ترکرکے اُسپر
گوپال وارنش پانی مین حل کرکے لیپ کردین اور خشک کرلین بعدہ چاولون کی گاڑھی پیچ مین ترکرکے سکھاوین
اگر دمل چھوٹا ہووے تو اُسکے واسطے کاربولک کا پانی کافی ہے ورنہ روغن کاربولک استعمال مین لاوین -
اگر دمل مین ریم زیادہ آوے اور جسم لاغر ہوتا جاوے یا خوف فساد کبد کا تخیل ہو تو مقویات کا استعمال کرادین
مثل ایمونیا کاربوناس یا پورٹ وین یا مستحضرات آہن یا زیت الحوت وغیرہ کے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بعد انفجار
دمل کے اندمال نہین ہوتا اور ریم جاری رہتا ہے آخر کو ناصور ہو جاتا ہے - **بیان ناصور کا** - کبھی کوئی شے
غریب زخم مین آجاتی ہے جیسے ہڈی کی کرچ یا لکڑی یا لوہا وغیرہ کوئی جسم غریب یا چھرہ یا گولی بندوق کی
اسکا علاج یہی ہے کہ اُس جسم غریب کو نکال ڈالین اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ خریطہ دمل کے نیچے کوئی ہڈی
ہوتی ہے کہ اُسکا خفیف حصہ گل کر اُسی استخوان مین لگا رہتا ہے اِسکا علاج یہ ہے کہ (سلیوشن نائٹرک
ایسڈ ڈائلیوٹ) بذریعہ پچکاری کے زخم مین پہونچا دین تاکہ وہ ہڈی کی کرچ جو مردار ہو کر ہڈی مین لگ رہی
ہے رقیق اور سائل ہو کر نکل جاوے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ خریطہ غشائی دمل کا کمزور بہت ہوتا ہے اسوجہ
سے مندمل نہین ہوتا ہے اِسکا علاج یہ ہے کہ سیسہ کا ٹکڑہ یا پھٹکری یا کپڑے کی گدی خوب کسکر زخم پر
باندھ دیتے ہین کہ وہ آپس مین منضم ہو کر مندمل ہو جاوے کبھی اور ورم صناعی پیدا کرتے ہین اُسکی وجہ سے
خریطہ باہم چپٹ کر اندمال پاتا ہے جیسے (سلیوشن نائٹر سلور) یا (ٹنگچر آیوڈین) زخم مین پہونچاتے ہین اُس سے

ورم جدید پیدا ہوکر اندمال ہوجاتا ہے کبھی لوہے کا تار گرم کرکے اُس سے داغتے ہین اور چونکہ بہ سبب ریم وغیرہ کے لوہے کی حرارت وحدت موضع مطلوب الکی ین پہونچنے تک علی حالہا باقی نہین رہتی ہے بہذا تار آہنی زخم مین ڈال کر گالونک بیٹری سے حرارت برقی تار مین پہونچاتے ہین کہ وہ تار آہن سرخ ہوکر جلا دیتا ہے اُس سے ورم جدید پیدا ہوکر صحت ہوجاتی ہے اور کبھی بسبب ناصور کے گوشت مین کئی نالیان اور راہین پیدا ہوجاتی ہین اسوجہ سے اندمال نہین ہوتا ہے چنانچہ اکثر ناصور مقعد مین مشاہدہ اسکا ہوتا ہے ایسی حالت مین نشتر سے بڑا بھاری زخم کردیتے ہین جسکی وجہ سے ایک راہ وسیع ہوجاتی ہے مگر بوجہ اسکے کہ ایسے زخم عظیم سے خون نکلتا ہے جس سے خوف انہاک طاقت مریض کا ہے لہذا ایک رسی ربڑ کی بنائی ہے جسکو (ایلاسٹک لگیچر) کہتے ہین اُس رسی کو براہ دہن ناصور کے داخل کرکے مبرز سے نکال کر دونون سرے رسی کے باندھ دیتے ہین اسکے سبب سے خون بروقت زخم کھولنے کے بکثرت خارج ہونے نہین پاتا ہے طب قدیم مین بھی اسی کے قریب قریب بیان وعلاج اسکا لکھا ہے فرق فقط اسقدر ہے کہ جو (ایلاسٹک لگیچر) یا پارچہ (انٹی سپٹک) وغیرہ متاخرین نے ایجاد کیے ہین وہ اُسوقت تک ایجاد نہ ہوے تھے یا ہوا، جو مین جو تحقیق وجود کیڑون کی اور ہونا زیادتی ورم کا بسبب التصاق اور امتزاج اُن کیڑون کے لکھا ہے یہ بات پہلے تحقیق نہ ہوئی تھی لیکن حتی الوسع زخم کو ہوا سے محفوظ رکھنے کی ہدایت پیشتر سے بھی ہے الغرض اندمال زخم مین جو توقف ہوجاتا ہے اُسکے اسباب ہوتے ہین لہذا چاہیے کہ زخم کو صدمات خارجی سے محفوظ رکھنے کے واسطے احتیاط کرین صاف پٹی کسکر باندھین کہ عروق صغار مین جو خون ہوتا ہے وہ متفرق ہوجاوے اور وہان سے ہٹ جاوے مجتمع ہونے نہ پاوے اور عضو زخمی کو آرام سے رکھین حرکت نہ دین محنت اُس عضو سے نہ لین ہواے خارجی کے لگنے کی حفاظت کرین کبھی زخم کے کنارون پر ورم آجاتا ہے کہ وہ ورم مانع اندمال ہوتا ہے پس اُس ورم کے تحلیل کے واسطے کبھی قدرے خون وہان سے نکالتے ہین کبھی ادویہ محللہ اُسپر لگاتے ہین زیتون اور برگ سبز عنب الثعلب مسحوق کا ضماد بہت نفع کرتا ہے اگر انگور بہتر اور جلد نہ پیدا ہو تو روغن کافور اُسمین ٹپکا دین تاکہ زخم مین اذیت کے باعث سے خون زیادہ ہونچکر انگور جلد شدہ جاوے اور اگر بد گوشت پیدا ہوتا ہو تو توتیا یا کاسٹک سے داغ دیا کرین اگر زخم کا منھ بڑا ہو اور ایک حد پر انگور بندھکر ٹھہر جاوے اور پوست جلد اُسپر نہ پیدا ہوتا ہو تو اُسی مریض کے جسم صحیح پر سے بعد لحاظ موقع ومناسبت کے کھال کا پردہ اُتار کر اُس زخم پر چپکاتے ہین مگر یہ کام نہایت بڑی مشاقی اور صنعت کا ہے زمانہ سابق ہندوستان مین بھی خصوصاً کوٹ کانگڑہ مین کٹی ہوئی ناک کو درست کیا کرتے تھے وہ عمل بھی اسی کے قریب تھا اور اگر گوشت زخم کا مردار ہوگیا ہو اور سخت بدبو اُسمین سے آتی ہو تو اُسپر زنگال مسحوق چھڑکنا مفید ہے اور کاربولک ایسڈ بھی لگایا جاتا ہے اور ہم نے گاجر کی پولٹس کو بہت مفید پایا ہے

اور مردار گوشت کو کھینچ لینا یا کاٹ ڈالنا تو قواعد جراحی سے سخت ممنوع ہے کیونکہ ورم جدید پیدا ہوکر فساد لاتا ہے
طبیعت خود مردار گوشت کو جیتے گوشت سے علٰحدہ کر دیتی ہے لیکن اگر غشاء ریشہ دار یا کسی عضلہ کی رباط مردار
ہوکر جدا نہ ہووے تو اُسکو مقراض سے کاٹ ڈالنا ضرور چاہیے اِسقدر معلومات طبیب کیواسطے نہایت ضروری
تھین لہذا تحریر مین آئین باقی اور بہت سے دقائق اور توضیحات جو اعمال ید کیواسطے لازم تھین اُنکو مدون نہین
کیا وہ خاص کتب فن جراحی اور تعلیم معلم سے معلوم ہو سکتی ہین۔ **بیان کرانک انفلامیشن یعنی اورام باردہ**
اِسمین کبھی خون فاسد گوشت پر گر کر ورم پیدا کرتا ہے اور اسمین سیلین لمبی پیدا ہوتی ہین مدور سیلین نہین ہوتی
ہین جنسے تقیح ہو جاوے اسی واسطے اِس ورم مین ریم کم پیدا ہوتی ہے اور اگر یہ مادہ خانہ دار جھلی مین گرتا ہے
تو وہ غشاء موٹی اور غلیظ ہو جاتی ہے اکثر یہ ورم اُن لوگون کو ہوتا ہے جنمین استعداد قبول مادہ خنازیری کی زیادہ
ہوتی ہے یا آتشک یا وجع مفاصل ہوا ہو اور علامات اِس ورم کی بھی وہی ہین جو اوپر مذکور ہوئین لیکن اُس
ورم مین علامات مذکورہ شدت وحدت کے ساتھ ہوتی ہین اور اِسمین لینت اور نرمی کے ساتھ ہوتی ہین اور
اگر ورم جلد مین ہو تو رنگ جلد کا مائل بسیاہی اور نیلاپن کے ہوگا اور جو ورم اعضاء غددیہ مین ہوگا تو جلد پر
کوئی رنگ نہ معلوم دیگا اور اِس ورم مین درد بھی ہلکا ہوتا ہے اور گرمی بھی کم ہوتی ہے اور ورم مزمن کا مقدار
آہستہ آہستہ دیر مین بڑھتا ہے اور ورم حار بہت جلد بڑھجاتا ہے اور ورم حار مین عضو ماؤف کا فعل جلد ناقص
یا باطل ہو جاتا ہے اور اِس ورم مین فعل عضو بتدریج آہستہ آہستہ ناقص یا باطل ہوتا ہے البتہ جس عضو کا یہ فعل
ہے کہ تولید رطوبت کرے وہ فعل زیادہ اِس ورم مین بڑھ جاتا ہے اِسی واسطے جب مفصل زانو مین یہ ورم عارض
ہوتا ہے تو مفصل مین پانی زیادہ جمع ہو جاتا ہے یا جب سر کی غشاء آبدار مین ورم ہوتا ہے تو ہیڈروکفلس
یعنی استسقاء الراس کا عارضہ ہو جاتا ہے اور کبھی اِس ورم مین پانی خون سے جدا ہوکر عروق صغار مین جذب
ہوتا ہے تو فائبرن کے نہایت باریک ریشہ ہوکر ایک جھلی اُس سے بن کر مانع اُس عضو کے فعل کی ہوتی ہے
ورم کبد مین جب یہ جھلیان پیدا ہوتی ہین تو چھوٹے چھوٹے غدد جو جگر کے جرم مین ہین اپنے فعل سے قاصر
ہو جاتے ہین یعنی تولید صفرا نہین کر سکتے ہین اور ایسے اورام مین حرارت کم ہوتی ہے لیکن ازمان ہو جاتا ہے
تب حرارت زیادہ ہو جاتی ہے۔ **علاج** اِسکا یہی ہے کہ تنقیہ مادہ کا کرین اور سبب ورم کو بغور کامل دریافت
کرین اور ازالۂ سبب کی طرف متوجہ ہووین اور عضو ماؤف کی تقویت کرین اسطرح پر کہ عضو ماؤف کو بآرام تمام
رکھین کسی طرح کی تکلیف نہ ہونے پاوے اور اغذیہ مقوی اور سریع الہضم کھلاوین مثل شوربا جوزۂ مرغ
اور یخنی اور نان پاؤ کا گودہ سینک کر اور زردۂ بیضۂ مرغ دودھ مین حل کرکے شہد یا قند سے شیرین کرکے کھلاوین
اگر مریض شرابخوار ہووے تو پورٹ وین بقدر مناسب پلاوین ورنہ امونیا کاربوناس شوربے مین ملا کر پلاوین

اور یا اسہال اور ادرار اور تعریق کی طرف متوجہ ہوین اس باب مین سیماب بہت نافع ہے طب جدید مین اس سے عمدہ علاج کوئی نہین ہے لیکن اگر بدن مین استعداد قبول مادہ خنازیری کی ہو یا مریض ضعیف ہو یا خون کم ہو گیا ہو تو ہرگز سیماب نہ دیوین رسکپور نہایت مقدار قلیل مین اکثر نفع کرتا ہے مگر نفع بدیر بہت دنون کے استعمال مین ظاہر ہوتا ہے اور اگر بباعث غایت ضعف کے رسکپور کے استعمال کا بھی موقع نہ ہووے تو یودودا یوباسئوم یعنی ایوڈائڈ آف پٹاش بہت مفید ہوتا ہے اور اگر بعد استعمال سیماب یا رسکپور کے ایوڈائڈ دیوین تو نفع اسکا ابلغ ہوتا ہے کیونکہ جو کچھ ذرات سیماب کے بدن مین رہ جاتے ہین انکو بھی نکال دیتا ہے اور جوہر عشبہ کا پلانا انفع ہے او زیت الحوت کا استعمال بھی ایسے اورام مین سودمند ہے خصوصاً بدرقہ ایوڈائڈ آف پٹاش کے یا سیرپ ٹانک کے اور مسہل قوی کا استعمال ناجائز ہے تفتیح کی رعایت ضرور چاہیے لاجرم دہن الخروع کا مسہل مناسب ہے اور فصد سخت منہی ہے مگر جونکین یا پچھنے لگانا مناسب ہے لیکن اسمین یکبارگی اخراج خون کا نہ کرین جس سے ضعف آجاوے بلکہ بتدریج و تفریق دو دو چار چار روز کا فاصلہ دیکر خون نکالین اور السی کا پولٹس اسپرٹ دین یا پلیباے اشٹیٹس ملاکر باندھین اور ایسے اورام کے واسطے ایک تدبیر امالہ کی بھی نافع ہے مثلاً ورم ریہ یا جگر یا عضلات یا غدد یا عظام وغیرہ باطنی اعضا مین ہو تو خارج جلد پر بجانب مخالف اُس عضو کے اذیت پہونچاتے ہین تاکہ مادہ خارج جلد پر آجاوے اور ورم مزمن زائل ہو جاوے مثلاً رائی کو پیسکر پانی مین مخلوط کرکے لیپ لگاتے ہین یا ٹنکچر آیوڈین یا جمال گوٹہ یا امونیا یا روغن تارپین لگاتے ہین اور ایک تدبیر یہ ہے کہ اشکن کا کپڑا لیکر اُسکے وسط مین مدور سوراخ کرکے جلد پر چپکا کر اُس سوراخ پر پٹاش انیور یعنی کاسٹک کا ٹکڑا رکھکر اور ایک چھوٹا سا پھاہا تراش کر اُسپر چپکا دیتے ہین تاکہ وہ ٹکڑا پٹاش کا اُس مقام سے سرکنے نہ پاوے اپنی جگہ پر ٹھہرا رہے تھوڑی دیر تک سوزش درد محسوس ہوگا پھر اُسکو اُٹھاکر پولٹس السی کا وہان پر باندھین تاکہ کھال جو محترق ہوگئی ہے جسم سے جدا ہو جاوے اور اُس مقام پر تغرہ پڑ جاوے اُسوقت مرہم (اولیم سا بینا) لگا دین تاکہ زخم بہتا رہے اور جب تک ورم باطنی زائل نہ ہو جاوے تب تک اس زخم کو جاری رکھین اگر باوجود اِس مرہم کے زخم اندمال پر آوے اور ورم باطنی باقی ہو تو ایک دانہ کانچ کا موافق اُس زخم کے یا گھونگچی یا نخود اُسمین رکھدیوین اور اور ایک طریقہ امالہ کا سیٹن ہے جس وقت کہ ورم غائر ہووے مثلاً دماغ یا نخاع یا گردہ وغیرہ مین ہو اِسکا طریق یہ ہے کہ جلد مین ایک چھری سے زخم کرکے ایک باریک فیتہ یا دھاگا بذریعہ سوئی کے ایک سرے سے دوسرے سرے مین نکال کر چھوڑ دین یا گرہ دے دین اور ہر روز فیتہ یا دھاگہ کو دونون طرف سے کھینچ دیا کرین تاکہ زخم مندمل ہونے نہ پاوے اور اسی قبیل سے

داغنا بھی ہے جسکو کہتے ہین کہ آخر الدواء الکی (اخیری دوا داغ ہے ۱۲) اکثر ورم مفصل یا ورم استخوان مین یہ عمل کیا جاتا ہے اور عرب مین
اسکا رواج بہت ہے اور ہندوستان مین بھی یہ عمل چارپایون کے واسطے زیادہ تر مروج ہے اور داغنے کے
آلات مدور اور مستطیل وغیرہ ہوتے ہین انکو خوب گرم اور سرخ کرکے داغتے ہین اور کبھی بعض اورام مین لمبی
پٹی واسطے غمز عروق اور انضغاط اورام کے باندھتے ہین یا اشتکن سے ورم پر دباؤ ڈالتے ہین یا بینڈیج باندھتے ہین

فصل سوم بیان مین طاعون کے ۔ کاربنکل طاعون کو کہتے ہین یہ ایک انفلامیشن ہے کہ ورم حار کسی جگہ
جلد مین اور غشاء خانہ دار مین جو اسکے نیچے ہے پیدا ہوتا ہے اور جلد اور اسکی خانہ دار جھلی مین غانغرایا ہوجاتا
ہے یعنی موت العضو ہوجاتی ہے اسکی دو صورتین ہین یا تو پہلے یہ مرض جلد مین ہوتا ہے اور وہان سے غشاء خانہ دار
مین سرایت کرجاتا ہے یا غشاء خانہ دار مین پیدا ہوکر جلد تک سرایت کرتا ہے اور ورم آجاتا ہے اور اکثر یہ مرض
بسبب مادہ سمی اور کمزوری اور فساد خون کے ہوتا ہے اور بسبب نہونے غذا صالح الکیموس کے بھی ہوجاتا ہے
اور مرض ذیابیطس اور ٹائفس فیور اور ٹائفڈ فیور یا البیومن یوریا کے ہوتا ہے اور عورات اور جوان آدمیون کو
کم ہوتا ہے ابتدا اسکی اسطرح پر ہوتی ہے کہ پہلے جلد مین کچھ سختی معلوم ہوتی ہے پھر اسمین ورم آتا ہے اور حرقت
اور سوزش اور جلن اور گرمی پیدا ہوتی ہے اور درد اس قسم کا ہوتا ہے جیسے کوئی سوئی چبھتا ہے یا بھڑ کا ڈنک
لگتا ہے اور کبھی اسکے ساتھ تمدد اور تپک بھی ہوتی ہے اور وہان کی جلد کا رنگ سرخ مائل بہ سیاہی ہوجاتا
ہے اور وسط مین اسکے ایک آبلہ پڑکر ریم پیدا ہوکر منفجر ہوجاتا ہے اور سیاہی جلد کی روز بروز زیادہ ہوتی
جاتی ہے اور اسی آبلہ کے مقام سے جلد مین تاکل شروع ہوتا ہے اور زخم بڑھتا جاتا ہے اور غشاء خانہ دار
برنگ خاکستری دکھائی دیتی ہے اور اس آبلہ کے گرد کی کھال مین سختی بڑھتی جاتی ہے اور کبھی چھ چھ انچ تک
یہ صلابت پھیل جاتی ہے اور زخم سے نہایت بدبو آتی ہے اور اکثر یہ پھوڑا پشت کی جانب ہوتا ہے اور کبھی
چہرہ پر یا سر پر بھی ہوتا ہے سخت مہلک اور عسیر البرء ہے نبض مین ضعف آجاتا ہے زبان میلی ہوتی ہے
اور رنگ مریض کا حالت اصلی سے متغیر ہوجاتا ہے ضعف اور تکان بہت معلوم ہوتا ہے اور سردی دیکر بخار
آجاتا ہے اور کبھی قبض اور کبھی اسہال ہوتا ہے اور جب ہذیان لاحق ہووے اسوقت مریض کا بچنا بہت
دشوار ہے اور کبھی زیادتی پیدائش ریم سے مریض ہلاک ہوجاتا ہے اور طب قدیم مین بھی اسی کے مطابق
لکھا ہے اور سبب غالب اسکا ہوائے سمی ووبائی کو قرار دیا ہے اور اول اور اقدم علاج تبدیل آب وہوا
کو لکھا ہے اور حمایت اور تقویت قلب کی مفرحات یاقوتی اور دواء المسک اور مرکبات کافوری اور
خمیرہ مروارید اور فادزہر معدنی اور فصد کھلوانا اور تیزاب فاروقی سے جلانا اور زمانہ وبا طاعون مین
ہر روز جدوار اور فادزہر کا استعمال کرنا لکھا ہے اور بعض نے فصد سے منع کیا ہے مگر مقام طاعون پر پچھنے لگانا

اور داغ دینا متفق علیہ ہے اور بقاعدۂ طب جدید علاج یہ ہے کہ بوقت ابتدا مرض کے کاسٹک سے جلا دینا
تاکہ زخم ہوکر غشاء مردہ جلد کی خارج ہوجاوے بعدہ السی یا نان پاؤ کے گودہ کا پولٹس رکھین اور طول و عرض مین
چار پارہ کردین بعدہ السی کا پولٹس باندھین کہ غشاء مردہ نکلجاوے اور ریم جاری ہوجاوے پھر روغن
کاربولک اینڈ ڈائیوٹ زخم مین ڈالین پھر روغن کا فورٹیکادین اور رال کا مرہم رکھین کہ مندمل ہوجاوے
اور اگر قبض ہو تو مسہل قوی دیوین اور جو اسہال ہو تو ہلکا مسہل دیوین اور دفع ضعف کے واسطے ایمونیا
کاربوناس اور بارک دیوین اور منرل ایسڈ ہمراہ کنین کے پلادین اور کلورائڈ آف پٹاس اور ٹنکچر اسٹیل اضافہ
کردین تو اور بہتر ہے اور انیون کھلادین اور غذا مین شوربا دودھ بیضۂ مرغ نیم برشت دیوین اور اس ہیچدان
کا طریقۂ مطب جس سے اکثر صحت ہوئی یہ ہے کہ پہلے پولٹس گودۂ نان پاؤ کا دودھ مین پکاکر باندھا بعدہ
چار پارہ کیا اور نشتر خوب عمیق اور گہرا ایسا لگایا کہ جہانتک سیاہی اور ورم ہے نشتر پہونچ جاوے جسقدر نشتر
فراخ ہوگا اسی قدر جلد اندمال ہوگا پھر اسپر وہی پولٹس گودۂ نان پاؤ کا دودھ مین پکاکر باندھا اور بوقت
ضرورت قدری کاربولک آئل لگادیا اور اگر آثار بد گوشت کے کہین معلوم دیے تو کاسٹک چھولادیا اور معجون
طلا اور معجون نقرہ اور خمیرہ مروارید بدرقۂ عرق بہار یا کیوڑہ و شربت انار یا شربت عناب حسب
تقاضاء موقع پلایا گیے اور غذا مین یخنی پلاؤ اور مطنجن وغیرہ اغذیہ مقویہ اور مفرحہ باردہ کھلائین اکثر
تندرست ہوگئے ملک حجاز مین اسکی وبا ہر سال ہوتی تھی ہمارے رسول مقبول کی دعا سے یہ وبا اس ملک
سے دفع ہوگئی **فصل چہارم بیان مین فرن کلس یعنی ثبورات کے** - چھوٹا سا ورم حار جو کہ جلد مین
اور جلد کے نیچے کی خانہ دار جھلی مین ہووے اسکو عربی مین ثبرہ کہتے ہین اسمین بھی درد ہوتا ہے اور سختی ہوتی ہے
اور نہایت قلیل ریم ہوتا ہے جب وہ منفجر ہوجاتی ہے تب اسمین کیل ہوتی ہے جسے انگریزی مین (کوز) کہتے ہین
اور اس ورم کی دو قسمین ہین ایک مدور اور جلد سے اٹھا ہوا اور سخت اور اسکے گرداگرد سرخی ہوتی ہے اور اکثر
مقدار اسکا گھونگچی یا مٹر کے برابر ہوتا ہے اور یہ ورم بیشتر غدد عرق یا غدد شعر یا غدد شحم مین ہوتا ہے اور
یہ پھوڑیان اکثر منھ اور گردن اور سینہ اور ہاتھون پر نکلتی ہین دوسری قسم یہ ہے کہ منبسط اور جلد پر پھیلی
ہوتی ہے اور سرخی اور درد زیادہ ہوتا ہے اسکا مادہ خانہ دار جھلی مین ہوتا ہے اور اسکا مقدار گا ہے
کبوتر کے انڈے تک بڑھتا ہے اور یہ پھوڑیا اکثر رانون مین اور چوتڑ پر اور مبرز کے قریب نکلا کرتی ہے اور
اسکے کئی منھ بھی ہوجاتے ہین اور اُنسے ریم بہتی ہے اور کبھی اس پھوڑیا مین ایسا بھی ہوتا ہے کہ از خود نہین
پھوٹتی اور منھ پر اسکے سیاہی آجاتی ہے اور دو ہفتہ تک یہی حالت رہتی ہے اگر تدبیر مناسب نہ کیجاوے تو
ریم عروق مین جذب ہونا شروع ہوتی ہے اور کبھی دو ہفتہ بعد منفجر ہوجاتی ہے یہ پھوڑیان اس جہت سے

ہوتی ہین کہ یا خون کمزور ہوجاوے یا خون مین غلظت آجاوے اور صفائی نہ رہے اور خون کا ضعف یا
اِسوجہ سے ہوتا ہے کہ غذا ، مناسب اور جید الکیموس نہ کھائی جاوے یا محنت شاقہ پڑتی ہو یا کثرت صحبت کا
اتفاق پڑتا ہو اور صاف نہ رہنے خون کا یہ باعث ہے کہ ہوا مسکن خراب ہو یا خون مین یورک ایسڈ یا یوریا
زیادہ مقدار سے پیدا ہوگیا ہو یا گوشت اور اغذیۂ حارہ بکثرت کھائی ہون کہ ایسی غذاؤن سے بھی یورک ایسڈ
یا یوریا زیادہ پیدا ہوجاتا ہے اور خون گاڑھا ہوجاتا ہے اور کبھی فساد گردہ سے بھی ہوتا ہے کیونکہ گردہ مین
بھی تصفیہ خون کا ہوتا ہے جب گردہ مین فساد ہوگا تو گردہ درستی کے ساتھ اپنا فعل پورا نہ کریگا لاجرم بثورات
نکلتے ہین چنانچہ جب ارباب تشریح نعش مردون کی چاک کرتے ہین اُنکو بھی بسبب سرایت سمیت نعش کے بثورات
تکلیف دیتے ہین اور کبھی فساد ہوا سے بطور وبا کے پھوڑیان نکلتی ہین اور جوانی اور بڑھاپے مین پھوڑیان
زیادہ نکلتی ہین اور سن دقوف مین کم اور مردون کو بہ نسبت عورتون کے زیادہ نکلتی ہین اور کبھی پلاسٹر
لگانے سے بھی بثورات نکلتے ہین ۔ علاج اِسکا یہی ہے کہ سبب تشخص کرکے ازالۂ سبب کرین مثلاً ضعف
خون مین ہے تو غذاے جید مقوی خون کھلاوین اور اگر خون صاف نہین ہے تو مسہل دیکر منرل ایسڈ اور
بارک اور ادویہ مدرہ استعمال کرادین اور کونین بھی خون کی تقویت کرتی ہے اور خون کو صاف کرتی ہے
اور بلیسٹ کہ ایک قسم کا خمیر ہے دن مین تین بار نیم اونس کی مقدار بیدرقہ آب کافور اور آب پودینہ سبز
ایک ایک اونس کے دیوین اور دکالشیم سلفائڈ) ۱/۲ گرین پیپرمنٹ سے معطر کرکے ورق نقرہ مین لپیٹ کر
کھلاوین تاکہ اُسکی بو اور ذائقہ خراب سے مریض محفوظ رہے اور تبدیل ہوا کرین اور بحر اعظم کے کنارے کی
ہوا چند روز کھاوین اور ابتدا بروز بثور مین (کلوڈین) یا (بلاڈونا) (گلیسرین) مین حل کرکے لگا دین
اگر درد کی زیادتی شروع ہوگئی ہو اور ریم پڑنے لگا ہو تو السی کی پولٹس سے پکا دین یا انجیر عرق مکوے مین
پیسکر گرم کرکے لگا دین کہ یہ پولٹس پکاتا بھی ہے اور منفجر بھی کرتا ہے یا صابون اور مصری مساوی الوزن پانی
مین حل کرکے کپڑا اُس سے آلودہ کرکے باندھین یا السی اور تیھر کے کوئلے کا پولٹس باندھین یا السی اور مکو
اور گوگل کا پولٹس باندھین اگر پھوڑا پھوٹ جاوے اور کیل نہ نکلے تو بلاڈونا اور افیون رال کے مرہم
مین ملا کر لگائین اور اکثر گرمی اور برسات مین چھوٹے چھوٹے دانہ منھ پر اور بدن پر نکلتے ہین تو چاہیے کہ
جس وقت سُرخی جلد پر نہ ظاہر ہووے رسوت اور افیون پانی مین گھول کر لگا دین اگر اِس سے فائدہ
نہو تو بلاڈونا پانی مین حل کرکے لگا دین اور اِس قسم کی پھوڑیون کو خودبخود منفجر ہونا بہتر ہے اِس سے کہ
نشتر سے چاک کی جاوین ۔ فصل پنجم بیان مین امراض خون کے ۔ واضح ہو کہ جس طرح اور
اعضا انسان کے ہین اُسی طرح خون بھی ایک عضو قرار دیا گیا ہے اور جس طرح اور اعضا کے فتور سے

امراض پیدا ہوتے ہین اسی طرح خون کے فتور سے بھی امراض پیدا ہوتے ہین اور خون چند اجزا کی ترکیب سے
بوزن مناسب مرکب اور متکون ہوتا ہے اور جبتک وہ اجزا تناسب طبعی کی مقدار پر رہتے ہین تب تک طبیعت
درست رہتی ہے جب ان اجزا کی مقدار مین کمی بیشی ہوتی ہے تب بیماری لاحق ہوتی ہے اور ظاہر کہ خون
تمام جسم مین ساری ہے لاجرم یہ امراض بھی شامل امراض عامہ کے بیان کیے جاتے ہین اور یہ امراض طب
قدیم مین اس تفصیل و تشریح کے ساتھ مبین نہین ہین مگر تضمناً وجود انکا پایا جاتا ہے مثلاً ایک بیماری (دبائیما)
ہے اسمین کسی جگہ کا خون بگڑ کر کسی تجویف باطن مین ریم ہوکر مجتمع ہوجاتا ہے یا زرد آب یا رطوبت عفنہ
خون مین مل جاتی ہے پس جس جگہ پر ریم یا زرد آب یا رطوبت عفنہ جمع ہوتی ہے وہان پہلے سوزش
اور تپک معلوم ہوتی ہے جب وہ مادہ منفیح ہوجاتا ہے یا زرد آب بن جاتا ہے تب سوزش اور تپک جاتی
رہتی ہے اور اسی کی وجہ سے تپ لاحق ہوتی ہے اور آغاز تپ مین ابتدا لرزہ اور جاڑہ آتا ہے پھر
حرارت اور گرمی کی شدت ہوتی ہے پھر پسینہ آکر گرمی کم ہوجاتی ہے لیکن تپ خفیف بنی رہتی ہے اور
پھر لرزہ آتا ہے اور بخار کی شدت ہوتی ہے مگر کوئی وقت معین آغاز لرزہ اور شدت تپ کا بطور نوبت
اور دورہ کے ہوتا ہے اور حدت اور حرارت خون مین اسقدر ہوتی ہے کہ تھرمامیٹر بغل مین رکھنے سے کبھی سیماب
۱۰۴ - درجہ تک متصاعد ہوجاتا ہے اور اس تپ مین جلد ضعف شدید مریض کو لاحق ہوجاتا ہے اور بےبرد قت
قلق اور کرب رہتا ہے اور ہر دم جی متلاتا ہے اور کبھی قے بھی ہوتی ہے اور دست بھی جاری ہوجاتے
ہین اور دستون مین نہایت خراب بدبو آتی ہے اور مریض کو تنفس مین بھی بدبو محسوس ہوتی ہے اور
ہچکیان بہت آتی ہین اور قلب کے مقام پر درد ہوتا ہے اور ہذیان بھی ہوتا ہے اور قارورہ نہایت سرخ
مقدار ہوتا ہے اور نبض صغیر اور دقیق اور اسقدر سریع ہوتی ہے کہ ایک دقیقہ مین ۱۴۰ - قرعہ کرتی ہے اور
کبھی کھانسی بھی اسکے ساتھ ہوتی ہے اور بذریعۂ مسماعہ صدریہ کے ورم ریہ یا ورم غشاء قلب محسوس ہوتا ہے
اور کبھی مفصل ہاتھ یا پانون مین درد ہوکر ورم ہوجاتا ہے اور خارج مین بھی دُبل نکل آتا ہے اور مسوڑہون
اور ہونٹھون مین کبودی آجاتی ہے اور اکثر مریض ایک ہفتہ مین ہلاک ہوجاتا ہے کبھی تین چار مہینہ مین کبھی
بحالت خفت مادہ کے سال بھر تک زندہ رہتا ہے اور کبھی اچھا بھی ہوجاتا ہے لیکن کمزوری مدتون باقی
رہتی ہے اور بعد فوت کے چاک کرنے سے لاش کے ریم یا زرد آب خون مین ممزوج پایا جاتا ہے یا یہ معلوم
ہوجاتا ہے کہ اعضاء باطنی مین دبل نکلا تھا خارج مین نہین مشاہدہ ہوتا تھا یا ریم اسکا اندر ہی اندر جگہ
یا شش کی طرف متوجہ ہوگیا تھا - علاج - اسکے علاج مین تصفیہ خون فاسد کا اور حفظ قوت مریض کا
اور تسکین عوارض کی ملحوظ رکھین اور تصفیۂ خون کے واسطے ادویہ مسہلہ اور مدرہ اور معرقہ دیوین اور

ہو اسے سکن خوب صاف رکھین اور سلفیورس ایسڈ ڈائلیوٹ ۲۰ قطرہ سے ۳۰ قطرہ تک پانی مین ملاکر پلادین یا تلیین کے واسطے (مگنیشا سلفاش) بھی پلادین یا (سلفٹ آف سوڈا) پلادین اور گنین مکسچر بہت نفع کرتا ہے اور اگر زخم خارج مین پڑجاوے تو ہر روز زخم کو گرم پانی سے بذریعہ پچکاری کے دھوکر (بیکٹور کاربلولک ایسڈ ڈائلیوٹ) یا روغن کاربولک یا سلیوشن پرمیگناس آدھا اونس ۲۰ - اونس پانی مین حل کرکے زخم دھودین یا (پرمیگناس پٹاش) ۲۰ ڈرام ۲۰ - اونس پانی مین حل کرکے دھودین تاکہ زہر خون مین نہ ملنے پاوے اور اگر ہنڈلی وغیرہ کی ہڈی مین زخم ہووے تو اسکا قطع کرنا اونی ہے اور غذاے مقوی اور سریع الہضم دیوین مثل شوربا یا یخنی یا دودھ یا زردہ بیضۂ مرغ نیم برشت اور بھی ٹنکچر بارک اور اسپرٹ نیٹرک ایتھر یا سلفیورک ایتھر یا ایمونیا کاربوناس یا کونین نیٹرک ایسڈ اور آب تازہ مین ملاکر پلادین اور تسکین درد اور حبس اسہال اور تنویم کے واسطے افیون دیوین اور برومائڈ آف پٹاشیم بھی تنویم کے واسطے مفید ہے اور حبس قے کے واسطے سیڈلز پوڈر یا لیمنڈ واٹر پلوادین اور معدہ پر گرم پولٹس السی کا یا رائی کا باندھنا مفید ہے اور (بسمتھ) کا استعمال فائدہ کرتا ہے اور ہم اکثر تخفیف عوارض کے واسطے ادویہ طب قدیم کے بھی مثل جوارش عود ترش وغیرہ کے استعمال کرتے ہین - اور ایک عارضہ ہائی پرئیمیا ہے یعنی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اغذیہ لذیذہ مولدۂ خون زیادہ کھائی جاوین اُس سے خون زیادہ پیدا ہووے اور کسی طرح کی ریاضت اور مشقت اور مشی کا اتفاق نہ ہووے تو آخر کو ریڈ کرپسکل یعنی ذرات سُرخ خون مین تعداد طبعی سے زیادہ پیدا ہوجاتے ہین اور جزو مائی بھی خون مین مقدار طبعی سے زیادہ ہوجاتا ہے یا عورت دموی مزاج کا خون حیض بند ہوجاوے یا کسی کا ہاتھ یا پانون قطع کردیا گیا ہو تو جو خون اُس ہاتھ پانون کا حصہ تھا وہ اُسی جسم مین رہ جاتا ہے تب بھی مقادیر اجزا ر خون مین تفاوت ہوجاتا ہے یا مقدار خون کا بہ نسبت جسم کے زیادہ ہوجاتا ہے جسکو طب قدیم مین امتلاے دم کے ساتھ تعبیر کرتے ہین تو اس حال مین چہرہ کا رنگ سُرخ مائل بہ تیرگی اور چہرہ پر بھبھرے پن اور ضخامت آجاتی ہے آنکھین دب کر چھوٹی ہوجاتی ہین ہونٹ موٹے ہوجاتے ہین اور رگین اُبھر آتی ہین اور بسبب زیادتی چربی کے کبھی موٹاپا زیادہ ہوجاتا ہے اور سستی اور کاہلی اور ماندگی معلوم ہوتی ہے نیند بڑھ جاتی ہے اور درد سر اکثر رہتا ہے کبھی نکسیر بھی پھوٹتی ہے کبھی کوئی باریک رگ بسبب امتلاء خون کے پھٹ جاتی ہے اور خون اُسکا اعضاے باطنی مین بہکر جاتا ہے تو کوئی مرض شدید پیدا ہوتا ہے مثلاً دماغ کی کسی باریک رگ کا خون دماغ مین بہکر محتبس ہوجاوے تو سکتہ عارض ہوتا ہے - علاج - کثرت اغذیہ موقوف کرادین اور وہ غذائین جنسے خون نہایت کم پیدا ہو کھلائین مثل ترکاری یا دال مونگ یا کھچڑی وغیرہ کے

اور ریاضت بدنی کرادین اور دن رات مین چھ گھنٹہ سے زیادہ سونے نہ دیوین اور ہواء صاف مین پیادہ پا
یا بہ سواری اسپ پھرادین اور مسہلات نمک کے دیوین کہ اِس سے خون کمزور ہوجاتا ہے اور فصد کھولنا یا جونکین
لگانا سودمند ہے اِس مرض کو انگریزی مین (ہائی پرانیما) کہتے ہین اور اِسی کے مخالف (انیمیا) ہے اِسمین
کمی اجزاے خون کی ہوتی ہے یعنی سابق بیان کیا گیا ہے کہ اگر ایک ہزار حصۂ خون کے اجزار کی تفریق
بقاعدہ علم طبیعات کے کیجا دے تو پانی (۷۹۰) حصہ مع آکسیجن اور ہیڈروجن اور نیٹروجن کے ہوگا اور
فائبرن (۱٫۳) حصہ اور البیومن (۲٫۷۰) حصہ اور (۷) حصہ نمک اور لائم سوڈا اور مگنیشیا اور لوہا اور پٹاشس
اور سینگا وغیرہ اور ۲ حصہ چربی اور گلیسرین (۱٫۳) اور یوریا اور یورک ایسڈ وغیرہ (۵٫۵) ہونگے لیکن
بسبب فاقون اور نایابی غذا کے یا ہوار صاف مین نہ رہنے کے باعث یا مکان تاریک مین رہنے کے سبب سے
یا اور کسی وجہ سے خون کمزور ہوجاوے مثلاً معدہ ضعیف ہے یا نزف الدم یا نفث الدم ہوا ہے یا اسہال
یا ہیضہ کا خلل ازمان کے ساتھ ہوا ہے تو اُسوقت مین ذرات سرخ نہایت کم ہوجاتے ہین اور فائبرن مین
بھی کبھی کمی آجاتی ہے اور رنگ چہرہ کا زرد یا سپید اور بے رونق ہوجاتا ہے اور لب اور زبان اور مسوڑون
اور آنکھون مین سپیدی دکھائی دیتی ہے اور نبض صغیر اور ضعیف اور کبھی سریع بھی ہوتی ہے اور سر مین
اور بائین پسلیون کے نیچے درد محسوس ہوتا ہے بھوک نہین لگتی ہے ہضم درست نہین ہوتا قبض رہتا ہے
اور کبھی دست آجاتے ہین اور پیشاب پانی کے مانند صاف و بے رنگ ہوتا ہے اور طبیعت سست
اور مضمحل رہتی ہے شور غل سے اذیت ہوتی ہے آنکھون کے آگے خیالات پشون کے یا بجلی کی سی چمک
ہوجاتی ہے اندک محنت یا حرکت سے دل دھڑکنے لگتا ہے اور دوران سر اور گاہے غشی ہوتی ہے
اور کنپٹیون مین ضربان و واجبین ہوتا ہے اور کبھی گلے مین غدد ورم کر آتے ہین اور اکثر بدن ٹھنڈا
رہتا ہے اور پانون پر ورم ہوتا ہے اور عورات کا خون معتاد بند ہوجاتا ہے پاخانہ پیشاب کم ہوتا ہے۔
علاج۔ تدبیر سبب کی کرین سرخ دانون کے زیادتی کے تولید کی فکر کرین مرکبات فولاد کے کھلا دین
ہیرا کسیس بتعداد ۵ گرین کھلا دین یا رب جنطیانا ہموزن اُسکے ملا کر گولی بنا کر دیوین اور واسطے
رفع قبض کے ایلوا شب کو کھلا دین اور دن مین ٹنگچر فری میوریٹ ۳۰ بوند آدھی چھٹانک پانی مین ملا کر
پلا دین اور اغذیہ مقویہ دیوین اور اِسی قسم مین کلوروسس ہے اِسمین رنگ بدن کا مائل بہ سبزی ہوجاتا
ہے اکثر یہ مرض عورات کو قرب زمانہ آغاز حیض کے ہوتا ہے اور اِسمین ریڈ کرپسکل خون مین کم اور فائبرن
زیادہ ہوجاتا ہے اور مثل انیمیا کے علامتین پائی جاتی ہین اور خواہش اغذیہ ردیہ کے کھانے کی مثل
حاملہ کے ہوتی ہے اور جگر اپنا فعل پورا نہین کرتا ہے اور قبض رہتا ہے اور پیشاب پانی کے طور کا بار بار

اور جلد جلد آتا ہے اور غشاء رخانہ دار جلد مین رطوبت آجاتی ہے اور آب سپید رجسم سے جاری رہتا ہے -
علاج - وہی انیمیا کا علاج ہے افضل یہ حیدۃ الکیموس کھلاوین ہوائے صاف کا استنشاق ہو مقویات معدہ
دیوین پیپسن بہت مفید ہے اگر معدہ غذا نہ قبول کرے اور قے ہوجاتی ہو تو بذریعہ مزرقہ کے شوربا پہونچاوین
اور مرکبات فاسفورس مثل فاسفورک ایسڈ یا زنک فاسفورس ہمراہ ڈکاکشن جنشین یا کلمبا یا چراتی کے
دیوین اور فریم رگڈ گمٹ یا فری سلفاش یا ٹنکچر آئرن یا کوئنین فری سائٹرس دیوین اور جو سردرد اور بیخوابی
درد ہو تو رنک ولرین اور ہینگ کا ٹنکچر یا برومائڈ پٹاش یا ہیڈریٹ کلورال اور واسطے تنویم کے افیون دیوین
اور ٹنکچر ہیوساس بھی مفید ہے اور اختلاج قلب کی حالت مین ڈیجی ٹیلس بہت فائدہ کرتا ہے یہ مرض مزمن
ہے طول زمانہ مین آرام ہوتا ہے اور کبھی سیماب کھانے سے بھی یہی کیفیت ہوجاتی ہے اسمین ایوڈائڈ
آف پٹاش ہمراہ جوہر عشبہ کے دیوین تاکہ سیماب براہ ادرار جسم سے خارج ہوجاوے - اور کبھی خون کے
سپید ذرات مقدار طبیعی سے زیادہ اور سرخ ذرات مقدار طبیعی سے کم ہوجاتے ہین اسمین بھی لاغری اور
اور ضعف کی زیادتی ہوتی ہے اور اکثر یہ مرض ورم طحال یا ورم جگر یا ورم غدہائے لمف فٹنگ سے جو حجاب
او غشم شکم مین مخلوق ہین ہوتا ہے اسمین جسم سپید ہوجاتا ہے اشتہا مفقود ہوتی ہے غذا کم ہضم ہوتی ہے
پیٹ بڑہ جاتا ہے طحال بڑھکر جگر تک پہونچ جاتی ہے اور نزف الدم رعاف یا بواسیری ہوتا ہے اور
کبھی اسہال بھی ہوتا ہے اور کبھی غثیان اور قے بھی ہوتی ہے اور کبھی خفیف یرقان بھی ہوتا ہے کبھی
تپ بھی خفیف لاحق ہوجاتی ہے بول نہایت سرخ ہوتا ہے سرد ہونے کے بعد سرخی مائل بہ سپیدی ہوجاتی
ہے اور یوریا اور یورک ایسڈ مقدار معمولی سے زیادہ ہوتے ہین بعدہ پانی غشاء رخانہ دار بدن مین بھرکر
استسقاے لحمی ہوجاتا ہے اور سوء تنفس لاحق ہوتا ہے اور ادنی حرکت مین غش آجاتا ہے آخرکو دوران
خون بند ہوکر مریض ہلاک ہوجاتا ہے - علاج - اسکے واسطے اب تک کوئی دوا خاص تجربہ مین نہین آئی ہے
مگر تقویت مریض کی غذا سے کرتے ہین اور زردہ بیضۂ نیمبرشت اور شوربا اور دودہ پلاتے ہین اور بحالت
اسہال حابسات دیتے ہین اور جو جو عوارض ہوتے ہین اُنکی اصلاح کرتے ہین اور مرکبات آہن اور
بارک اور کنین دیتے ہین اور دہن الحوت سلفیورک ایتھر یا اسپرٹ نیٹرک ایتھر کے ساتھ دیتے ہین
اور سفر جہاز کا سمندر مین انفع ہے اس سے مریض سال دو سال تک زندہ رہ سکتا ہے - واضح ہو کہ خون
مین جہان اور اجزا ہین وہان دہن بھی ہے لیکن نہایت کم یعنی ہزار حصہ خون مین ایک حصہ دہن ہے پس
کبھی دہن زیادہ مقدار طبیعی سے خون مین ملجاتا ہے چنانچہ استسقاے لحمی اور یرقان اور ورم گردہ اور ورم
جگر مین اکثر ایسا ہوتا ہے اور کبھی پیشاب مین انڈے کی سپیدی کی طرح ایک چیز آتی ہے اسمین بھی دہنیت

خون مین زیادہ ہو جاتی ہے اور کبھی خون شرائین اور اوردہ سے جاری ہو جاتا ہے اسکو نزف الدم کہتے
ہین جیسے کہ قے الدم مین عروق صغار معدہ سے اور رعاف مین عروق میوکس ممبرین انف سے اور نفث الدم مین
ریہ سے اور بواسیر مین میوکس ممبرین معاے مستقیم سے وغیر ذالک خون آتا ہے اور ہر ایک کا بیان مفصل امراض
خاصہ مین کیا جاویگا- اور کبھی بسبب زخم یا بواسیر کے یا کٹ جانے شرائین یا وریدہ وغیرہ کے اسقدر خون کثیر
جاری ہوتا ہے کہ انسان نہایت ضعیف اور قریب ہلاک ہو جاتا ہے اُسکے واسطے اب متاخرین حکماء یورپ نے
یہ علاج عمدہ و جدیدہ ایجاد کیا ہے اسکو ٹرانس فیوشن کہتے ہین ترکیب اُسکی یہ ہے کہ مریض کا کوئی عزیز قریب
اس بات پر آمادہ ہو جاتا ہے یا کسی شخص غیر کو روپیہ دیکر راضی فروخت خون پر کرکے ایک موٹی رگ اُس
شخص کے ہاتھ کی اور ایک موٹی رگ بیمار کے ہاتھ کی قریب لاکر دونون کی رگون مین نشتر دے کر بذریعہ
ٹیوب کے خون مرد صحیح کا بیمار کے جسم مین پہونچاتے ہین فی الفور مریض مین توانائی آجاتی ہے- ایک
ڈاکٹر صاحب معتبر نے ہم سے بیان کیا کہ بالفعل یورپ مین بعض ڈاکٹرون کو بر بنا اسی علاج کے یہ تلاش
و فکر در پیش ہے کہ واسطے طول حیات کسی ڈاکٹر تجربہ کار و حاذق کے یا کسی عالم و عقیل یا کسی سلطان عادل
کے یہ تجربہ کیا جاوے کہ جب اُسکو انہماک طاقت اور ضعف قویٰ کے آثار نظر آوین تو اُسوقت کسی نوجوان
قوی ہیکل کا خون اُسکے بدن مین پہونچایا جاوے تو وہ ڈاکٹر یا عالم یا سلطان مدت دراز تک زندہ
رہ سکتا ہے اور کار منصبی اپنا غایت خوبی سے کر سکتا ہے- ہیچمدان نے بجواب اسکے کہا کہ سن انحطاط
مین روز بروز ذہن قوی اور کمی بدل ما یتحلل کی ہونا مقتضائے قانون قدرت کا ہے یا جو اسباب
مرگ مفاجات بن سبب موت کے ہو جاتے ہین اُنکی روک اس تدبیر سے ممکن نہین معلوم ہوتی ہے
ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ بیشک یہ بات مسلم ہے مگر کوشش کیجاتی ہے کہ ایسی تدبیر نکالی جاوے اگر نہ نکلیگی تو
کچھ مضائقہ نہین ہے- اور کبھی خون مین انجماد آجاتا ہے پس کسی مجرا مین خون منجمد ہو جاتا ہے تو دوران
خون مین فتور آتا ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ خون منجمد ہمراہ خون سیّال کے محل انجماد سے چھوٹ کر خون
سیّال مین مل کر بحالت دوران مجاری ضیقہ مین کسی عضو کے مثل دماغ وغیرہ کے تسدید پیدا کرتا ہے
اور مورث امراض متنوعہ کا ہوتا ہے مثلاً دماغ مین تسدید کرے تو فوراً فالج یا استرخا ہو جاتا ہے اور اگر شریان
مین ہاتھ یا پاؤن کی تسدید کرے تو وہ عضو مسترخی ہو جاتا ہے اور اگر ریہ مین تسدید کرے تو عسر تنفس
ہو جاتا ہے اور اگر آنکھ مین تسدید کرے تو فی الفور بصارت جاتی رہتی ہے اور بعد رفع تسدید کے
بصارت علیٰ حالہ عود کر آتی ہے- علاج اسکا علاج امراض خاصہ مین مذکور ہوگا مگر ہر حال مین ادویہ مقویہ
کھلانا چاہیے اور جو غذائین کہ دیر ہضم ہین یا اُنسے معدہ مین ریاح پیدا ہوتی ہین پرہیز کرین اور غذا کثیر المقدار

نہ دیوین اور مریض کو بآرام تمام پلنگ پر رہنے دین کسی طرح کی حرکت نہ کرنے دین یہانتک کہ مریض ہاتھ پاؤن
بھی ہلانے نہ پاوے اور امیونیا کاربوناس ۵ گرین سے ۱۰ گرین تک پانی مین ملاکر دو دو تین تین گھنٹہ بعد پلاوین
اور ایوڈائڈ آف پٹاش اور پٹاش ایسٹاس اور پٹاش بائی کاربناس معین اسکے اثر کے ہین اور مدر بھی ہین اور
خون منجمد کو پگھلاتے ہین اور وینین اور بارک بیدرنہ سلفیورک ایسڈ ڈائلیوٹ یا نیٹرو میورٹیک ایسڈ ڈائلیوٹ کے
پلاوین فصل ششم در اسکروی - اسکو طب جدید مین اسکربوٹ کہتے ہین یہ مرض بھی طب قدیم مین نہین ہے
یہ مرض بھی بوجہ ضعف اور رقت خون کے پیدا ہوتا ہے اور اس بیماری مین اجزاے مائیہ خون کے سرخ ہو جاتے ہین
اور اجزا پٹاش خون کے مقدار طبیعی سے کم ہو جاتے ہین اور یہ عارضہ اکثر جہاز کے مسافرون اور جہازیون کو ہوتا ہے
کیونکہ ترکاری کھانے کو مدت تک نہین ملتی یا جو لوگ لڑائی پر جاتے ہین اور مدت تک ترکاری اور فصل کے میوے نہین
کھاسکتے ہین یا جو ہنود تیرتھون کو منازل بعیدہ اور جبال شامخہ پر جاتے ہین اور بسبب افلاس یا عدم میسر کے ترکاری
اور فصل کے میوے اُنکو میسر نہین آتے ہین یا بھوکھے رہتے ہین غذا نہین ملتی ہے لاحق ہوتا ہے اسمین درد کمر
اور بےچینی اکثر رات کو ہوتی ہے اور ذراسی محنت سے دل دھڑکنے لگتا ہے اور سانس اُکھڑ جاتی ہے اور چہرہ
بے رونق اور رنگ پھیکا ہو جاتا ہے اور مسوڑھون مین ورم آجاتا ہے اور سُرخ ہو جاتے ہین اور خون نکلتا ہے
اور کبھی کبھی بخار بھی آجاتا ہے اور کسی جگہ جسم مین زخم ہو جاتا ہے اور مفاصل ورم کر آتے ہین اور پنڈلیون مین درد ہوتا ہے
کبھی قبض کبھی اسہال ہوتا ہے آخر کو ناک اور کان اور معدہ اور ریہ سے خون نکلتا ہے پیشاب مین خون آتا ہے
اور اطراف اور چہرہ پر ورم آجاتا ہے اکثر یہ بیماری سرد ملکون مین ہوتی ہے اُن لوگون کو جو کثیف طور پر رہتے ہین
اور ہمیشہ خراب ہوا کا استنشاق کرتے ہین اور سوکھا گوشت نمک سود کھاتے ہین اور اس مرض مین اکثر صحت بھی
ہو جاتی ہے لیکن عسیر البرء ہے - علاج - اغذیہ جیدالکیموس او آلو اور گوبھی اور شلغم اور مولی اور نارنگی اور چکوترہ
اور میٹھا لیمو شیرینی کھلاوین اور شیر تازہ پلاوین اور سائٹرک ایسڈ اور پٹاش ٹارٹراس اور ٹنگچر اسٹیل دیوین
اور فری ایٹ کوئنین سائٹراس استعمال کراوین اور ہواے صاف مین رکھین اور سلوشن پرمیگنٹ پٹاش
مسوڑون پر رکھین اور کاربولک ڈائلوٹ مسوڑون پر ملین اور ۵ گرین کا سٹک ایک اونس پانی مین گھول کر
مسوڑون پر لگاوین اور عرق لیمو آدھی چھٹانک شکر سپید آدھی چھٹانک ملاکر پلاوین دن مین تین بار اور
پھٹکری گرم پانی مین حل کرکے کلیان کراوین اور پنڈلیون کے تشنج اور اینٹھن کے واسطے روغن کافور کی مالش کرین
فصل ہفتم در ڈراکیکیولس یعنی نہرو - چونکہ یہ مرض بھی مخصوص کسی عضو کے ساتھ نہین ہے ہر جگہ
جلد مین پیدا ہو سکتا ہے لہذا اسکو بھی شامل امراض عامہ کے درج کیا گیا - واضح ہو کہ اس مرض کو عربی مین
مدنی اور فارسی مین رشتہ اور ہندی مین نہرو یا نارو کہتے ہین اسکے اسباب حدوث مین بہت اختلاف ہے

سمرقندی وغیرہ بعض فحول حکماء سے کہتے ہین کہ فضول ردیہ رگ مین جمع ہوکر فرط یبوست وحرارت سے بصورت
رشتہ کے ہوجاتی ہین کیونکہ اجتماع مادّہ کا رگ مین ہے پس مدبرۂ بدن بطریق دفع فضول کے بعض شعبہائے
باریک عروق کی جانب دفع کرتی ہے اور اُس موقع کی جگہ منتفخ ہوکر تفرق اتصال ہوجاتا ہے ادھر اُس
سوراخ سے وہ مادّہ نکلتا ہے اور شیخ الرئیس کہتے ہین کہ اکثر یہ مادہ زیر جلد کیڑا کی طرح پر حرکت کرتا ہے لہذا
بعض اطبا کو یہ گمان ہے کہ اجتماع خلط فاسد سے وہ کیفیت پیدا ہوتی ہے جو تولید دیدان کرتی ہے اور قرشی نے
لکھا ہے کہ یہ قول شیخ کا حق ہے کسواسطے کہ مین نے بعد خروج کے حرکت اُسکی مشاہدہ کی ہے اور خجندی کا بھی
یہی قول ہے کہ یہ کیڑا ہے کہ اجتماع مادّہ سے بدن مین پیدا ہوتا ہے جس طرح کدو دانے وغیرہ پیدا ہوتے ہین
اور یہ مادّہ عفن اور خراب پانی پینے سے اکثر ہوتا ہے اور ابومنصور کا بھی یہی قول ہے کہ جس طرح خارج بدن
مین مادّۂ فاسد سے جون پیدا ہوتی ہے اُسی طرح داخل مین زیر جلد یہ کیڑا پیدا ہوتا ہے اور بعض کہتے ہین کہ یہ
شعبہ لیف عصب کا ہے کہ بسبب مادہ کے فاسد و غلیظ ہوجاتا ہے لاجرم مدبرۂ بدن اُسکو خارج کی طرف دفع کرتی ہے
اور بعض کہتے ہین کہ بعض بلاد کے پانی کا یہ خاصہ ہے کہ یہ مادہ پیدا کرتا ہے چنانچہ یمن مین اور دیہات شام مین
آب باران حوضون مین جمع کر رکھتے ہین اور مدت تک وہ آب راکد رہکر خراب ہوجاتا ہے اسکے پینے سے
یہ مرض پیدا ہوتا ہے اور چونکہ مدینۂ منورہ مین اکثر یہ عارضہ ہوتا تھا اسواسطے اسکا نام عرق مدنی ہوگیا اور
زبان یونانی مین اسکو ڈراکنک پولس کہتے ہین کسواسطے کہ ڈراکنک سانپ کو کہتے ہین اور پولس بمعنی
کوچک یعنی چھوٹا سانپ بہرکیف اب اجماع اور اتفاق حکماء یورپ کا اس بات پر ہے کہ ایک قسم کا کیڑا
ہوتا ہے جو خارج سے بدن مین داخل ہوجاتا ہے اور وہ حیوان بطور بچہ یا انڈے کے ہوتا ہے کہ جو شخص
برہنہ تن زمین پر لیٹتا ہے مسامات کی راہ سے بدن مین پہونچکر بدن سے انسان کے غذا حاصل کرکے طویل
و فربہ ہوجاتا ہے یا پانی کے ذریعہ سے داخل بدن مین پہونچتا ہے جب یہ کیڑا بدن مین جاتا ہے تین چار مہینہ تک
کوئی تکلیف انسان کو نہین ہوتی ہے جب یہ کیڑا بڑا ہوجاتا ہے تب وہان پر خارش یا سوزش ہوتی ہے
پھر سطح جلد پر بثرہ نمایان ہوکر آبلہ ہوجاتا ہے اور ہاتھ پاؤن اور خصیتین اور گھٹنون مین نارو نکلتا ہے جب ہم
بھوپال مین تھے تو بہتے اکثر مریض اس مرض کے اپنے مطب مین معائنہ کیے ہین اور ایک رسالہ مستقل موسوم
بہ صحت بدنی فی علاج عرق مدنی لکھا ہے اور وہ رسالہ مطبع مین ریاست بھوپال کے مطبوع بھی ہوگیا ہے
اسمین تپ بھی ہوتی ہے جسکو ڈاکٹری مین انفلامیٹری کہتے ہین یعنی وہ تپ کہ بہنگام پیدا ہونے ریم کے اورام مین
لاحق ہوتی ہے۔ علاج بقاعدۂ ڈاکٹری یہی ہے کہ مطابق علاج دُمل کے پولٹس باندھتے ہین تاکہ خود بخود منفجر
ہوجاوے لیکن اگر ورم زیادہ ہووے اور تپ بہت شدید ہووے تو نشتر سے مُنھ کھولتے ہین بعد خروج

ریم کے جب سر اُس کیڑے کا نکلتا ہے اُسوقت نرم تاگے سے قلم کی پونگی لپیٹ کر سر اُسکا باآہستگی قلم سے لپیٹ
دیتے ہین اور ہر روز بسہولت قلم سے لپیٹتے جاتے ہین یہان تک کہ وہ سب نکل آوے اور ٹوٹنے نہ پاوے
اور انگو زہ محلول پلاتے ہین کہ وہ معین سہولت خروج کا ہے اگر ٹخنے کے جوڑ مین یہ کیڑا نکل کر ٹوٹ جاوے
تو وہان سوزش شدید ہوتی ہے اور تپ لاحق ہوکر ایک عرصہ مین انسان مرجاتا ہے اور جب عضلات مین
یہ کیڑا ہووے اور نکل کر ٹوٹ جاوے تو وہان پر سیندور اور صابون کا لیپ کرتے ہین اور دستکاری
بھی کرتے ہین اور ہمنے دکن مین یہ تجربہ حاصل کیا ہے کہ جب ڈوڑہ پڑے اُسوقت ماش کے آٹے کو گوندھکر
ایک حد بطور دیوار کے گرداگرد اُس ڈوڑے کے قائم کرکے تلی کا تیل خوب گرم کرکے اُس حد کے اندر اُس
احتیاط سے ڈالین کہ دوسری جگہ جلد پر نہ پڑنے پاوے تو اس سے یہ کیڑا جل کر زخم پڑجاتا ہے اُسپر مرہم سادہ
لگا دیتے ہین اور اگر سر اُس کیڑے کا نکل آیا ہو تو سینک یا بانس کی تیلی مین لپیٹ آگ کا پتہ روغن گنجد سے
چکنا کرکے باندھتے ہین بکمال سہولت وہ کیڑا نکل آتا ہے اور ملک دکن مین بعض اوقات باوصف نکلجانے
اس کیڑے کے زانو مین درد شدید پیدا ہوتا ہے کہ اُسکو دہرو کہتے ہین اور اُسکا علاج مثل علاج گٹھیا کے
کرتے ہین۔ **فصل ہشتم در ایمیشی ایشن یعنی ذبول** ۔ لاغر اور دبلا ہونا تمام جسم کا یا کسی عضو خاص کا
بباعث چربی کی کمی کے ہوتا ہے اور کمی ستم کی وجہ یہ ہے کہ تمام چربی اوتر اعضا مین صرف ہوجاوے یا پیدایش
چربی کی کم ہوتی ہو یا بالکل چربی پیدا نہ ہووے اور فائدہ چربی کا یہ ہے کہ حرارت غریزی اعضا کی حافظ
ہوتی ہے دوسرے خون مین سیل پیدا کرتی ہے جب چربی بدن مین کم ہوگی خون مین بھی سیل کم پیدا ہوگی
اور یہ امر موجب ضعف خون اور حدوث بعض امراض کا ہے اور بدیہی ہے کہ جب بدن مین چکنائی کم ہوگی
عضلات ڈھیلے اور ضعیف ہوجاوینگے اور اپنے کام کے انصرام مین قصور و فتور کرینگے پس ہزال مفرط کی
دو قسمین ہین ایک لاغری وہ ہے کہ کسی مرض کی وجہ سے نہو بلکہ اُسکے ساتھ مین صحت قائم ہو دوسری
لاغری وہ ہے کہ کسی مرض کی وجہ سے دبلا ہوجاوے پس وہ لاغری کہ بغیر سبب کسی مرض کے ہو اُسکے
چند سبب ہوتے ہین ایک یہ کہ صرف چربی بدن مین زیادہ ہو اور پیدائش کم ہووے جیسے مشقت بدنی
اور نفسانی کا اتفاق زیادہ کثرت سے ہوتا ہے اور بدل ما یتحلل چربی کا نہایت کم ہوتا ہے یا آنکہ صحبت اور
مقاربت عورات کی بہت ہوتی ہے اور ایسی غذا ہر روز نہین کھائی جاتی جس سے بدل ما یتحلل چربی کا بقدر
کافی پیدا ہوتا ہو دوسرے یہ کہ سردی بدن کو بکثرت لگتی ہو لہذا جو چربی غذا سے ہر روز وہ سے پیدا ہوتی ہے
وہ حفظ مین حرارت بدنی کے صرف ہوتی ہے اور جو پہلے سے چربی بدن مین تھی وہ بھی دفع برودت اور
پیدا کرنے مین حرارت کے صرف ہوگئی ہے لاجرم جسم لاغر ہوگیا ہے تیسرے یہ کہ لڑکا جب پالنے مین ہوتا ہے

یعنی قدر بڑھتا ہے اُسوقت بھی چربی زیادہ صرف ہوتی ہے انسان دبلا ہوجاتا ہے ۔ دوسرا سبب ہزال کا
یہ ہے کہ حرکات بدنی اور نفسانی تو اعتدال پر ہین لیکن غذا کم کھائی جاتی ہے یا جو غذا کہ مولد رطوبت و شحم کی
ہے وہ نہایت کم کھائی جاتی ہے یا غذاے ردی کھانے مین آتی ہے جیسے کہ قحط سالی ہے یا جیلخانون مین غذا
دیجاتی ہے یا مفلسی طاری ہے یا بسبب بڑھاپے کے لاغری آجاتی ہے کیونکہ اسوقت مین غذا بھی کم کھائی
جاتی ہے اور وسوست بھی کم پیدا ہوتی ہے یا بسبب متواتر روزے رکھنے کے لاغری آجاتی ہے یا حالت صحت
مین ادویہ مسہلہ کا استعمال ہووے کہ رطوبت دمویہ مین جو مادہ شحم کا ہے کمی ہوجاوے یا جو چیزین کہ
مانع تولید شحم کی ہین بکثرت استعمال مین آوین مثلاً ترشی کا استعمال ہو علی الخصوص سرکہ کا استعمال کرین
یا وہ دوائین کہ جو چربی کو اعضا سے نکالتی ہین استعمال کی جاوین جیسے ایوڈائڈ آف پٹاش یا یہ کہ تے
بہت کیجاوے غرضکہ ہر قسم کا استفراغ موجب ہزال مفرط ہے اور دوسری قسم ہزال مفرط کی یہ ہے کہ
مرض کے باعث سے ہزال ہوجاوے اسکے اسباب بہت ہین ایک یہ کہ ہر قسم کی تپ مین حرارت غریبہ جو
لاحق ہوتی ہے دُبلا کردیتی ہے دوسرے یہ کہ جس مرض مین ریم یا خون بدن سے نکلیگا موجب ہزال کا ہوگا
تیسرے یہ کہ جس مرض مین ہضم غذا جودت کے ساتھ نہ ہوگا لاغری آویگی کیونکہ تولید شحم مین نقصان ہے
چوتھے یہ کہ ہضم معاء اثنا عشری کا درست نہ ہووے تب بھی تولید شحم مین فتور ہوگا یعنی جس ہضم کو قدما
ہضم کبدی قرار دیتے ہین وہ ہضم بتحقیق متاخرین رودۂ اثنا عشری مین ہوتا ہے جیساکہ اوپر مبین ہوا ہے
پانچوین یہ کہ غذا بسبب تشنج اور ترحرا معاکے خون مین جذب نہووے اور غذا منہضمہ براہ اسہال خارج ہوجاوے
تب بھی تولید شحم متخیل نہین ہے ۔ چھٹے یہ کہ تورم یا تسدید اس قسم کی ہو کہ کیلوس کو خون مین ملنے نہ دیوے
بلکہ بذریعۂ اسہال خارج کردیوے ۔ اور لاغری عضو خاص کے اسباب بھی اسی قبیل کے ہین اور علاوہ
انکے ایک یہ سبب بھی ہوتا ہے کہ جس عضو سے جو کام متعلق ہے وہ اُس سے نہ لیا جاوے مثلاً ہاتھ
سے کتابت یا درخت یا اُٹھانا چیزون کا وغیرہ جو امور متعلق ہاتھ کے ہین مدت تک نہ لیے جاوین یا پاؤن
سے چلنا پھرنا وغیرہ جو امور متعلق اسکے ہین وہ کام نہ لیے یا آلۂ تناسل سے اُسکا کام نہ لیا جاوے اور اسی
مدت تک ترک جماع کیا جاوے تو اسوجہ سے عضلات خون کو جذب کرنا اپنے مین چھوڑ دیتے ہین اور لاغر
ہوجاتے ہین اسی وجہ سے پیرانہ سالی مین یہ اعضا دُبلے ہوجاتے ہین یا خوب کس کر اُس عضو کو باندھ دین
تاکہ وہان دوران خون نہ ہوسکے یا ہاتھ کو ہر وقت اُٹھائے رہین جسطرح اکثر ہندو فقیر اسکی ریاضت کرتے ہین
اور ہاتھ خشک اور لاغر ہوجاتا ہے ۔ علاج اسکا یہی ہے کہ جو امر سبب ہزال کا ہے اُسکا تدارک کرین مگر بعض
ہزال عسیر البرء ہے اور وہ ہین الحوت یعنی روغن جگر ماہی جسکو کاڈ لیور آئل کہتے ہین جہان تک ہوسکے نوش کرین

یہ بڑا مولد شحم ہے اور فربہی کرتا ہے اور جو کم ہضم ہووے تو مالش اسکی کرین کہ بذریعۂ مسامات جلد کے بدن مین
داخل ہوکر سودمند ہوتا ہے اور ٹنکچر آئرن یا لانگر فرم و یا بسٹیم وغیرہ مقویات دین اور تدہین کراوین اور
طرح طرح کے آبگوشت پلاوین اور طب قدیم مین بھی اسباب ہزال کے یہی لکھے ہین اور ایک سبب اوضعف
قوت متصرفہ کا قرار دیا ہے یعنی بسبب سوء مزاج عضوی کے استحالہ اور تولید شحم کی نہ ہووے اور بیشتر سوء مزاج بارد
سے ایسا ہوتا ہے اور کبھی ایک سبب یہ لکھا ہے کہ بجہت تناول اغذیہ لطیفہ کے خون رقیق پیدا ہووے اور غایت
رقت کے سبب سے زیادہ تحلیل ہوجاوے اور تغذیہ کم ہووے یا مریض کو عادت مٹی کھانے کی ہووے
اور یبوست مزاج مین غالب ہووے اور رہم و غم مہزل ہے اور باعتبار امزجۂ اقالیم کے بھی ایک ہزال جبلی قرار
دیا ہے اور صناعات کو بھی اسمین دخل دیا ہے مثلاً پیشہ حدادی مہزل ہے اور ایک ہزال طبیعی لکھا ہے یعنی
خلقت اسکی ہزال پر ہو اسکو لاعلاج لکھا ہے اور شناخت اسکی یہ ہے کہ ابتداء عمر سے لاغر ہو اور قدرت جماع پر
رکھتا ہو اور سب افعال طبیعی مثل اصحاء کے ہون اور علاج اسکا یہی ہے کہ دفع سبب کا کرین اور حمام مین جاکر
تدہین کرین اور لباس لطیف و معطر پہنین اور آرام اور سکون اختیار کرین اور لہو و لعب مین مصروف ہون
اور محبوبہ دلربا کی مصاحبت اختیار کرین لیکن مقاربت سے احتراز رکھین اور ماء الجبن اور ماء اللحم کا استعمال کرین اور
اغذیۂ مسمنہ کھاوین اور یخنی اور شوربے کا زیادہ استعمال رکھین اور چنے شب کو پانی مین بھگا دین صبح کو وہ پانی
شربت یا رب سیب سے شیرین کرکے نوش کرین اور آب آہن تاب پیا کرین کہ وہ ہم اثر ٹنکچر آئرن کا ہے اور شیر گاو
اور انار شیرین اور مغز بادام اور مویز اور شیر برنج اور دنبہ کا الیہ اور خصیہ بز نر اور کباب جوزۂ مرغ اور تبدیل
آب و ہوا اور روغن ملنا بدن پر یہان تک کہ جلد سرخ ہوجاوے پھر اسکو دھووین اور غسل آب چشمۂ کبریت سے
نافع ہزال ہے اور جب عمر ساٹھ برس کی ہوجاوے پھر کوئی تدبیر تسمین کے واسطے اثر نہین کرتی ہے اور
بہت سے نسخے تسمین کے طب قدیم مین بھی ہین تعصب کو دور کرکے اگر دیکھا جاوے تو طب قدیم مین بہت
باتین عمدہ ہین جو ڈاکٹری سے متروک ہین اور ڈاکٹری مین بہت تجارب جدیدہ مفیدہ ہین جنکا وجود طب قدیم
مین نہین ہے پس دونون فنون کی تحصیل و تکمیل واجب ہے۔ **فصل نہم دربیان اوبے سیٹی یعنی**
سمن مفرط۔ اس مرض مین چربی قدر مناسب سے زائد ہوجاتی ہے یعنی مرد کے بدن مین چاہیے کہ چربی بستم حصہ
وزن جسم کے ہو اور عورتون مین چاہیے کہ سولھوان حصہ بدن کی ہو اس مقدار مناسب سے جب مقدار بڑھی
تب خارج اعتدال سے متصور ہوگا اور جب زیادتی مقدار کی اس درجہ کو پہونچے کہ حرکات بدنی مین دشواری
واقع ہو اسوقت مرض سمن مفرط کا ہے اور افراط سمن کبھی عام ہوتی ہے یعنی تمام جسم مین اور کبھی عضو خاص مین
جیسے توند بڑھجانا یا عورت کی ثدیین کا بڑھجانا یا غبغب کا لٹک جانا یا سرین کا بڑھ جانا اور اسکا سبب موروثی

یعنی خاندان کی وجہ سے ہوتا ہے یا ملک کی خصوصیت سے ہوتا ہے جیسے ٹاک ڈچ مین اکثر سمین آدمی ہوتے ہین
اور عورتون مین شروع سن ایاس اور احتباس حیض موجب تسمین ہو جاتا ہے اور اغذیہ مرغن اور چرب کے
کھانے سے بھی ہوتا ہے اور انگور اور آم زیادہ کھانے اور تاڑی بکثرت پینے سے ہوتا ہے اور حصول تنعم اور
عیش وعشرت اور جاہ و ثروت سے بھی ہوتا ہے اور ترک ریاضت اور عدم حرکت سے بھی ہوتا ہے
اور اسمین انسان غذا کم کھاتا ہے پانی زیادہ پیتا ہے آرام طلب ہو جاتا ہے اور ذہن مین بلادت آجاتی
ہے اور عورت کو بحالت تسمین تقلیل خون حیض کی ہوتی ہے اور نطفہ کا استقرار کم ہوتا ہے اگر یہ عارضہ
ابتداے شباب سے شروع ہو کر افراط پکڑتا جاوے تو مرگ مفاجات ہو جاتا ہے اور ادنی سبب سے اسکو غش
آتا ہے اور سکتہ بھی اکثر ہو جاتا ہے - علاج اسکا یہ ہے کہ بتدریج تقلیل غذا کرین اور خشک غذا غیر مرغن کھاوین
اور پانی بہت کم پئین اور ریاضت کرین اور رات کو غذا نہ کھاوین اول وقت صبح کو اور آخر وقت قبل از غروب
آفتاب کھالیوین اور چار گھنٹہ سے زیادہ نہ سونے دین اور پیٹ پر ایک چوڑی پٹی ہر وقت باندھین تاکہ
زیر جلد شکم اور پردۂ اومنٹم پر جو چربی ہے تحلیل ہووے اور لائکر پٹاشی آدھا ڈرام دودھ اور پانی مین ملاکر
صبح شام پلاوین دودھ فقط واسطے رفع بشاعت دوا کے ملاتے ہین اور فائدہ اس دوا کا یہ ہے کہ چربی مین
ملکر چربی کو صابون بنا دیتی ہے بلکہ اسی غرض سے صابون بھی پلاتے ہین اور روٹی اور دودھ اور شکر اور
آلو اور مٹر اور پاقلا وغیرہ سے پرہیز کراوین صرف کباب خشک گوشت کے جسمین چربی نہ ہو پانچ اونس کی
مقدار تک کھلاوین اور مچھلی کے گوشت کے کباب دیوین اور چاء سادہ بے دودھ کے پلاوین اور بسکٹ
یا ڈبل روٹی کا گودہ سینک کر ایک اونس سے زائد نہ دیوین اور پانی پانچ اونس سے زیادہ نہ پینے دین اور
اسپرٹ امونیا ایرومیٹک ایک ڈرام مگنیشیا کاربوناس ۱۰ گرین دو اونس پانی مین حل کر کے پلا دین اور سرکہ
اور لیمو بھی پلاتے ہین مگر اس سے ضرر تحریک نوازل کا ہے پس جب چربی چھٹ کر بدن اعتدال پر آجاوے
پھر تقلیل شحم کی تدبیر نکرین کیونکہ اسوقت مین قلت شحم موجب ضعف اور حدوث امراض کی ہوگی اور بھی اثناء
علاج مین اس بات کا لحاظ ضرور رہے کہ قبض کی شکایت یا ضعف ہضم اور سقوط اشتہا کی شکایت نہونے پاوے
اور قلت مین ضعف نہ آنے پاوے اور خون کا قوام رقیق نہ ہو جاوے کہ اس سے بھی اسقام پیدا ہوتی ہین
اور طب قدیم مین لکھتے ہین کہ فربہی مفرط کی حالت مین جو کوئی بیماری ہوتی ہے ابتدا مین تشخیص اسکی دشوار
ہوجاتی ہے نقل و حرکت مین مجبوری ہوتی ہے مجاری مین ہواے صاف کم پہونچتی ہے منافذ دقیقہ وضیقہ مین
دوران خون کم ہوتا ہے اسی وجہ سے مرگ مفاجات لاحق ہو جاتا ہے اور ضیق النفس اور خفقان اور سکتہ اور
فالج کا اندیشہ رہتا ہے اور بھوک پیاس پر صابر نہین ہو سکتے ہین اولاد انکی ضعیف ہوتی ہے اور زنان فربہ کو

استقرار نطفہ کا کم ہوتا ہے اگر ہوا تو اندیشہ سقوط کا ہے اور امراض مین صحت پذیر ہوتی ہے کسواسطے کہ ضیق
منافذ اور مجاری کی وجہ سے اثر دوا کا بدیر پہونچتا ہے فصد انکی دشوار ہے مسہل دینے مین اندیشہ ہے -
علاج اسکا استعمال مسہلات اور مدرات ہے اور قلت غذا اور خواب اور کثرت تعب و ریاضت و حمام و تکثیر
و تعریق و تدہین با دہان محللہ اور سکنجبین اور سرکہ اور لیمو پلاتا اور استعمال نمک مغسول اور لہسن اور زیتون مملح
اور رصاص کے برتن مین پانی پینا اور حب سندروس کھلانا اور بدون شدت گرسنگی کے کھانا نہ دینا اور غذا
خشک اور حریف اور شور ہووے اگرچہ بعض اطبا نے برا دکم ہوجانے بھوک کے غذا ء چرب کی اجازت
دی ہے مگر بدانست خاکسار ایسا نہ چاہیے اور ہمیشہ بدن کو برہنہ رکھنا اور گندہ اور درشت لباس پہنانا
اور امور سد مسامات سے احتیاط کرین اور استعمال تریاق اور کمونی اور فلافلی اور دواء الملک اور اطریفل
صغیر وغیرہ کا لکھتے ہین **فصل دہم بیان مین امراض جلد کے** - چونکہ جلد تمام عضلات اور لحم کی ساتر
ہے اور علی العموم بدن پر محیط ہے لاجرم اسکے امراض کا بیان بھی ذیل مین امراض عامہ کے مناسب ہے -
واضح ہو کہ جلد کے کئی کام ہین ایک یہ کہ رطوبات کو خون کی اپنے مسامات کی راہ سے خارج کرتی ہے دوسرے
حس لمس اسمین ہے جس سے ادراک حر و برد وغیرہ کا کرتی ہے تیسرے ہوائے جَو سے رطوبت کھینچ کر مسامات
کی راہ سے خون مین ملا دیتی ہے چوتھے فضلۂ خون بصورت پسینہ کے ہر وقت مسامات جلد کے ذریعہ سے
نکل کر ہوائے جَو مین ملجاتا ہے مگر محسوس نہین ہوتا ہے لیکن اگر بباعث حرکت اعضا یا گرمی ہوا یا لباس گرم
کے پسینہ زیادہ نکلے تو محسوس ہوتا ہے اور کیمیا وی امتحان سے معلوم کیا ہے کہ اسمین پانی اور چکنائی اور
اور جوہر سرکہ اور نمک اور سوڈا اور اجزاے آہن وغیرہ تو جز و ہین پانچوین اثر دوا اور دہنیت اور پانی
وغیرہ کو براہ مسامات داخل بدن مین بذریعۂ خون کے پہونچاتی ہے اسی واسطے صوم مین غسل سے تسکین
ہوتی ہے پارے کا مرہم جلد پر لگانے سے منھ آجاتا ہے اثر دوا ے ضماد یا تدہین کا داخل بدن مین پہونچتا
ہے اور جلد کے کئی طبقے ہین کہ تشریح اسکی اوپر ہو چکی ہے اور جلد اصلی مین غدد ہین جنمین تولید پسینے کی ہوتی
ہے اور اسی طبقہ مین بالون کی جڑ ہے اور اس طبقہ مین بھی غدد چربی کے ہین جنسے جلد کی نضارت رہتی ہے اب
چند امراض جلد کا بیان کرتے ہین - **فصل یازدہم در بیان آرٹک اریا یعنی پتی** - اس مرض کو عربی
مین شرا اور ہندی مین پتی کہتے ہین یہ مشہور بیماری ہے اسمین ددوڑے مختلف الاشکال سطح جلد پر ظاہر
ہوتے ہین اور سوزش اور خارش شدید ہوتی ہے سبب اصلی اس مرض کا یہ ہے کہ ایک پٹھہ ہے موسوم
بہ سمپی ٹیٹک کہ اسکی وجہ سے عضلات صغار قابضہ جلد کے متشنج ہوتے ہین اور انکی تشنج کی وجہ سے عروق
شعریہ منغمز ہوتی ہین اور انکے انغماز کے سبب سے پانی جو خون مین ملا ہوتا ہے وہ جدا ہو کر زیر جلد جا بجا از دیاد مقدار کا

بطور ورم کے پیدا کرتا ہے اسکی دو قسمین ہین ایک اکیوٹ یعنی حاد دوسری کرانک یعنی مزمن اونہ خفیف الاعراض
پس اکیوٹ کے چند اسباب ہین ایک بدہضمی کہ ایک قسم کی مچھلی کا گوشت کھانے سے یا کمیرا یا ککڑی یا خطمی کہ قسم
کے کھانے سے یا پنیر یا بادام یا اخروٹ وغیرہ کے کھانے سے غذا فاسد ہوجاوے اور کبھی استعمال سے کچلے
یا ست اجواین خراسانی یا روغن تارپین وغیرہ کے یہی اچھلے یا حتباس حیض یا زیادتی فکر و رنج یا فرح و غم
یا تعب و مشقت بدنی یا کاٹنے سے بعض جانورسمی کے یا برگ انجرہ کے بدن مین لگ جانے سے پیدا ہوتی ہے
اور دوسری قسم یعنی مزمن اکثر اسوقت ہوتی ہے جب عورت کا حیض سن ایاس مین بند ہوجاوے یا بسبب
بدہضمی ترشی معدہ مین زیادہ جمع ہوجاوے یا صفرا معدہ مین آجاوے یا بسبب ضعف جگر کے کہ صفرا کو خون
سے اچھی طرح جدا نہ کرسکے پس قسم اول مین درد سر سوزش معدہ قے غثیان خشکی زبان جمائی تخمے وغیرہ علامات
سوء ہضم کی پائی جاوینگی - اور یہ بھی دو تین دن تک برابر رہتی ہے کبھی ایک ہی روز مین زائل ہوجاتی ہے
اور دوسری قسم مین بطور دورہ کے ظاہر ہوتی ہے اور زائل ہوجاتی ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ یہی اچھل کر
زائل ہوجاتی ہے اسوقت کیفیت دمہ کی معلوم ہوتی ہے جب پھر یہی اچھلتی ہے اسوقت کیفیت دمہ کی
زائل ہوجاتی ہے - علاج - اگر سبب اسکا فساد معدہ ہو تو قے کرادین یا مسہل دیوین نمک وغیرہ کھاری
دواؤن کا اسکے بعد اگر خارش باقی رہی ہو تو (گلارڈ لوشن) جسکو (لائکر پلمبائے ایسیٹیٹس ڈائلیوٹ) بھی کہتے ہین
طلا کرین یا سرکہ اور پانی ملاکر ملین یا کافور پانی مین حل کرکے ملین یا حب نیٹراس ۳۰ گرین پلمبائی ایسیٹیٹس نیم درم
روغن وازلین خوب حل کرکے مالش کرین اور میگنیشیا سلفاس یا میگنیشیا سائٹراس یا سیڈلیز پوڈر پلاوین یا تنگچرا ایودیم
یا ٹنگچرا کو نائیٹ طلا کرین اور ٹنگچرا سٹیل مین کوئنین حل کرکے پانی ملاکر پلاوین اور بوراکس یعنی سہاگہ ایک ڈرام
سوڈا کاربناس ایک ڈرام مرہم سادہ دو اونس خوب حل کرکے ملین اور اگر کرانک ہووے تو رفع سبب
کی تدبیر کرین مثلاً اگر ترشی معدہ مین زیادہ ہو تو امونیا کاربوناس یا اسپرٹ امونیا ایرومیٹک یا پٹاش کا دیوین
یا سوڈا کاربوناش یا لیتھیا کاربوناش ولایتی پانی مین حل کرکے یا میگنیشیا کاربوناس اور بسمتھ نیٹراس
دیوین اور مسہل کھارکی یا پائی ریٹک سلائین دیوین اور اگر بسبب ضعف جگر کے ہو تو (نائٹرو میوریاٹک
ایسڈ ڈائلیوٹ) پانی مین ملاکر پلاوین اور بھی (اکسٹراکٹ ٹراکسیکم) اور خیساندہ چرائتہ کا مفید ہے
اگر پھر بھی تسکین اور اخراج صفرا نہ ہووے تو (پل ریائی کمپونڈ) ۵ گرین اور (پل ہیڈراجرائی) ۵ گرین
ملاکر شب کو کھاوین یا عوض پل ریائی کمپونڈ کے (کالوسنتہ کمپونڈ) پلادین اور صبح کو میگنیشیا سلفاس یا
سیڈلیز پوڈر پلاوین اور فساد رحم کا سبب ہو تو اسکا علاج کرین اور اگر تشخیص مین تذبذب ہو تو تقویت
دماغ اور عصب کے واسطے (ٹنگچرا ایکونائٹ) ۲ قطرہ پانی مین ملاکر پلاوین یا برومائیڈ پٹاشیم یا کلورل ہیڈریٹ

پلاوین بعدہ تقویت کے واسطے مرکبات آہن استعمال کرین یا لائکر ارسنک کہ مستحضرات سنکھیا سے ہے دیوین اور اگر بباعث مادۂ وجع مفاصل یا نقرس کے ہوئے تو کالچیکم وائن یا اکسٹراکٹ کالچیکم ہمراہ کاربونٹ لیتھیا یا سوڈا کے دیوین اور بعض اطبا ہر قسم مین دہن الحوت ہر قسم مین اسکے مفید ہوتا ہے اور فلالین کا کپڑا نہ پہناوین اگر حسب عادت کے ممکن نہو تو ایک کرتہ سوتی ضرور پہن لیوین غرض یہ ہے کہ فلالین جلد سے ملاصق نہ رہنے پاوے اور کبھی غسل اور حمام سے صفائی جلد کی ملحوظ رکھین آور طب قدیم مین لکھتے ہین کہ شری اگر دموی ہوگی تو گرم ہوگی اور سرخی نمودار ہوگی اور جو بلغمی ہوگی تو سپیدی مائل ہوگی اور شب مین اچھلا کریگی اور سبب اسکا بخارات حارّہ ہین کہ خون صفراوی یا بلغم شورسے پیدا ہووین آور بعض کا قول ہے کہ ہر قسم کی پتی شب مین غلبہ کرتی ہے اور اس ہیچمدان کی بھی یہی راے ہے علاج اسکا یہ ہے کہ فصد کھلاوین اور گیرو اور پھٹکری پانی مین پیسکر بدن پر طلا کرین اور سرکہ اور گلاب کی مالش کرین اور برگ نس پانی مین جوش کرکے غسل کرین اور سبوس گندم اور کشنیز خشک کی دھونی دیوین اور مربائے ہلیلہ آب زلال آلو بخارا سکنجبین ملاکر کھلاوین اور تنقیہ کرین اور دھونی مولسری کے پھولون کی بہت نافع ہے اور صندل سرخ اور گیرو کی مالش کرین اور حمام مین پسینہ لاوین اور خاکشی باریک پیسکر بدن پر ملین اور بلغمی مین اجواین خراسانی کی دھونی کرین تنقیۂ بلغم کرین اور سرکہ اور روغن گل مالش کرین اور عرق منڈی مین شربت عناب ملاکر خاکشی معسول چھڑک کر پلاوین اور سونٹھ کی مالش بہت مفید ہے اور جیرونجی اور گیرو ملکر غسل کرین اور سکنجبین عسلی پلاوین تخم آزاد درخت پیسکر طلا کرنا عجیب النفع ہے اور حبس حیض سے ہووے تو اسکی دوا کرنا چاہیے

فصل دوازدہم بیان مین ویسکٹ پولی یعنی نقاطات کے

چھوٹے چھوٹے آبلہ پڑجاتے ہین پہلے سرخی جلد پر ظاہر ہوتی ہے پھر آبلہ پڑکر پھوٹ جاتا ہے اور پانی نکلتا ہے اسکی کئی قسمین ہین - ایک اکزیما سیمپلکس جو بسبب دھوپ کی گرمی یا شدت برودت ہوا کے یا بعض انگریزی رنگ کا کپڑا پہننے سے جسمین سمیت ہوتی ہے جلد سرخ ہوکر دانے پڑجاتے ہین اسمین چپچپا پانی نکلتا ہے اسپر گیہون یا چاولون کا میدہ یا اوکسائیڈ آف زنک چھڑک دینا کافی ہے دوسری قسم اکزیما روبرم ہے اسمین آبلہ کے گرد حلقہ سرخی کا ہوتا ہے اکثر لڑکون کو دانت نکلنے کی اذیت سے یا حرکت آلودہ رہنے سے جلد کے یا اغذیہ ردیہ کھانے سے ہوتا ہے اور جوانون کو بدہضمی اور فساد معدہ سے اور عورات کو فساد حیض سے ہوتا ہے اسمین خارش اور سوداور تخس ہوا کرتا ہے اور کھرنڈ بندھکر پانی جاری رہتا ہے اور مستعدین نقرس کو کبھی تپ بھی آجاتی ہے اور شب مین تکلیف زیادہ ہوتی ہے اور عورتون کو اکثر زیر پستان بسبب حرکت آلودہ رہنے اس موضع کے دانے نکلتے ہین اسکو اکزیما مامی کہتے ہین اور ایک قسم اسکی یہ ہے کہ انگلیون کے گھائیون مین دانہ ہوتے ہین

اسکو اگزیما مین یوام کہتے ہین اور یہ اکثر نان بائیون یا حلوائیون یا دھوبیون کو جو ہاتھ سے کپڑا یہ وغیرہ سے
دھوتے ہین اسمین تنقیہ کرنا مگنیشیا یا سیڈلز پوڈر سے اور بعد بروز آبلہ کے چونے کا پانی لگانا یا اسی پانی مین
کوکنار جوش کرکے لگانا یا سوڈا کاربناس نیم ڈرام اکسٹراکٹ ہملاک ایک ڈرام ۸-۱ اونس پانی مین حل کرکے
لگانا یا چار اونس میدہ جوار اور نیم اونس کالمین کہ ایک قسم اوکسائڈ آف زنک کی ہے ملاکر چھڑکنا
یا اوکسائڈ آف زنک ۲ ڈرام کلیسرین ۲ ڈرام لائکر پلمبائی ڈائلوٹ ۱۰ ڈرام کو ۸-۱ اونس چونے کے پانی
مین حل کرکے طلا کرین یا بسمتہ سب نٹراس ۴۰ گرین لائکر پلمبائی ایسٹیٹس ۳۰ قطرہ وازلین ایک اونس
مخلوط کرکے بطور مرہم آبلہ پر لگاوین مگر اسکا استعمال اُسوقت چاہیے کہ باوجود کھرنڈ بندھنے کے پانی جاری
ہو اور سُرخی گرداگرد ہووے - دوسری قسم اسکی ہرپس ہے اسمین ورم حار جلد پر ہوکر بثرہ ہوجاتا ہے اور پانی
بھرکر ٹوٹ جاتا ہے یا نہین ٹوٹتا ہے مگر دو تین دن مین وہ پانی مین دودھ کی طرح سپید ہوکر منجمد ہوجاتا ہے
اور کھرنڈ بندھکر گرجاتا ہے اور کبھی اسکے گرد مین چھوٹے چھوٹے دانے مثل خشخاش کے ہوجاتے ہین اور
چھتہ سا ہوجاتا ہے اور سبب اسکا یا برودت ہوا یا زکام ہے اور کبھی تپ کے آخر مین باعث بحران کے
ہوتا ہے جب یہ بثورات لب پر ہوتے ہین تو اُسکو عوام جاہل کہتے ہین کہ تپ موت گئی اور کبھی پیشانی پر
یا پیٹھ یا پہلو پر یہ دانے ہوجاتے ہین تو اکثر عوام جاہل کہتے ہین کہ مکڑی پھیل گئی ہے اور اگر یہ بثورات
بسبب درد عصب کے ہون تو جلد مین درد اور سوزش معلوم ہوتی ہے بعدہ وہ جگہ سُرخ ہوکر بثورات وہان نکل
آتے ہین اور اسکے ساتھ تپ بھی ہوتی ہے پس جو بسبیل بحران ہون اُسمین کلیسرین لگا دینا کافی ہے اور جو اذیت
عصب کے باعث سے ہو اُسمین نمک کا مسہل دیوین اور کنین کھلاوین اور اوکسائڈ آف زنک بلوات پر
لگاوین اور اگر درد کی شدت ہو تو برومائڈ آف پٹاش یا ہیڈرایٹ کلورال پلاوین اور اگر کھرنڈ گرجانے کے بعد
بھی درد باقی رہے تو مرہم اکونائٹ کا لگاوین - اور اسی قسم مین (سکیبیز ایٹس) یعنی خارش ہے اسکو عربی مین
جرب کہتے ہین اور یہ مرض متعدی ہے پہلے جلد مین خارش خشک ہوتی ہے بعدہٗ سرخی پیدا ہوکر بثرہ نکل
آتا ہے پھر اُسمین رطوبت بھرتی ہے اور کھجلانے اور کل ڈالنے سے اُسکے گرد اور بثورات پڑجاتے ہین
اور پانی اسمین سے بہتا ہے ڈاکٹری تحقیق یہ ہے کہ جو آدمی میلے کچیلے رہتے ہین اُنکی جلد مین ایک کیڑا نہایت
چھوٹا جسکی صورت نہایت چھوٹی مکڑی کی سی ہوتی ہے گھس جاتا ہے اور اُس سے انڈے بچے پیدا ہوکر مادہ
خارش حاصل ہوتا ہے اور خون اور پانی ان کیڑون کی غذا ہوتی ہے اور جہان کیڑا ہوتا ہے وہان آبلہ پڑتا
ہے اور صرف خارش کے صدمہ سے بثرہ پڑجاتا ہے اور میکرسکوپ سے دکھائی دیتا ہے - علاج اسکا
یہ ہے کہ مسہل نمک وغیرہ کا دے کر گندک مصفیٰ پٹاش بائی ٹاٹراس کا استعمال ہر روز کراوین کہ اس سے

اسہال بھی ہوتا ہے اور قاتل کرم بھی ہے لہذا داخل بدن مین اور بھی خارج مین استعمال کراتے ہین یعنی آبلون کو گرم پانی اور صابون سے خوب دھوکر صاف کرکے سلفر انیمنٹ یعنی مرہم گندک یا نیزوٹ نیمنٹ یعنی مرہم لبان لگاوین اور ہر روز لباس جدید پہنے اور بہت صفائی سے رہے اور صاف چادر پلنگ پر بچھاکر اُسپر گندک مسحوق چھڑک کر شب کو سووین اور طب قدیم مین اسکا سبب فساد خون کو قرار دیتے ہین جو خرابی اخلاط سے حاصل ہوتا ہے اور اکثر ماہی شور اور اغذیہ غلیظہ اور حریفہ کے کھانے سے ہوتا ہے اور کہتے ہین کہ اسباب تولید جرب کا وہی مادہ ہے جس سے جرن پیدا ہوتی ہے یا داد ہوتا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ کبھی دانہ خارش مین حیوان صغیر مشابہ بہ بیضۂ سپش پیدا ہوتا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ خارش کھانے سے اغذیۂ کثیفہ اور پہنے لباس چرک آلود اور ملاقات بخار و دخان اور غبار اور کثافات سے ہوتی ہے بہرکیف جو متاخرین کی تحقیق ہے وہ متقدمین کی تحقیق سے مبائن نہین ہے بلکہ انواع مواد جو سوداویت اور بلغمیت وغیرہ کو قرار دیتے ہین نہایت حق اور درست ہے تکون دندان کا ان مواد سے دور از قیاس نہین ہے اور ایک قسم اسکی (ہیم فیکس) ہے یہ بھی آبلہ ہین کہ جلد پر نمودار ہوتے ہین اور مختلف المقدار ہوتے ہین ایسے کہ چنے برابر سے کبوتر کے انڈے کے برابر ہوتے ہین پہلے روز انمین پانی ہوتا ہے پھر وہ پانی سپید ہو جاتا ہے یہ دانے کبھی بشمول فساد معدہ یا جگر یا گردہ یا مادۂ نقرس یا آتشک یا فساد خون کے ہوتے ہین کبھی اسکے ساتھ تپ بھی ہوتی ہے اور جلد مین جا بجا خارش بھی ہوتی ہے اور اول روز منفجر ہوکر پانی نکل جاتا ہے اور پانچ روز مین صحت ہو جاتی ہے پھر دوسرا آبلہ پیدا ہوتا ہے اسی طرح دو تین مہینہ تک سلسلہ جاری رہتا ہے اسمین یہ خیال رکھنا ضرور ہے کہ آبلہ کسی صدمہ سے ٹوٹنے نہ پاوے بلکہ خود منفجر ہووے اسمین گلیسرین لگاتے ہین یا اوکسائڈ آف زنک یا کلارڈ لوشن جسکو لوشن بلمبائی ایسیٹیٹس بھی کہتے ہین یا کاربانک ایسڈ ایک ڈرام گلیسرین ایک اونس گلاب ۸ - اونس حل کرکے اسمین کپڑا اسمین تر کرکے آبلون پر رکھین اور کبھی چھوٹے لڑکون نوزائیدہ کے ہاتھ پاؤن مین یہ دانے نکلتے ہین اور اُسمین دست آتے ہین اُسوقت خوف ہلاک ہوتا ہے اُسوقت مین بجاے دودھ کے یخنی پلاوین اور (کلوریٹ آف پٹاش) ایک گرین سے ۴ گرین تک پانی مین حل کرکے چار چار گھنٹہ بعد لڑکے کو پلاوین یعنی ایک برس کے لڑکے کو ایک گرین دو برس والے کو دو گرین اور بھی اسمین استعمال سنکھیا کا کرتے ہین مگر بہ انست خاکسار استعمال اسکا نہ چاہیے اور ادویۂ طب قدیم نافع موجود ہین - فصل سیزدہم پس جولی کے بیان مین - ایک بثرہ مثل آبلہ کے ریم سے بھرا ہوا ہوتا ہے اسکی بھی کئی قسمین ہین ایک یہ ہے کہ بثرہ ریم سے بھرا ہوا جلد مین سے نکلتا ہے اور اسکا کھرنڈ مائل بسبزی ہوتا ہے دوسری قسم یہ ہے کہ متفرق بہت دور دور

بعد جگہ پر آبلے اسکے نکلتے ہین اور اکثر یہ عارضہ اطفال کو دانتون کے نکلنے کے زمانہ مین ہوتا ہے اور جوان
عورتون کو بسبب قلت یا احتباس حیض کے ہوتا ہے اور کبھی بسبب استعداد مادۂ خنازیری کے ہوتا ہے اول سرخی
جلد پر نمایان ہوتی ہے پھر آبلہ پُر از ریم نکلتا ہے اور کبھی چند آبلون کا ایک آبلہ ہو کر دھڑ بندھ جاتا ہے اگر اسکے
ساتھ مین تپ ہووے تو نمک وغیرہ کا مسہل دیوین اور ورم جلد کے واسطے پوست کے پانی سے تکمید کرین یا گرم
اور پانی سے تکمید کرین اور مغز بادام تلخ پیسکر آبلون پر ضماد کرین یا ہیڈروسائنک ایسڈ ڈائلیوٹ ۱۰ ڈرام اور گلا
ب ۔۔ اونس حل کر کے کپڑا اس سے تر کر کے آبلون پر رکھین یا اوکسائڈ آف زنک یا کاربونٹ آف زنک آبلون پر
لگاوین یا گوند محلول اکسیر لگاوین یا السی کا پولٹس باندھین جب نرم ہوجاوے آب گرم کا ترارا دیوین کہ گرجاوے
اور کر بوسوتھ کا مرہم اکسیر لگاوین اور اگر تمام بدن پر آبلے ہووین تو آب گرم مین مریض کو بٹھاوین اور ٹنکچر کلمبا
یا کوناشیا یا ٹنکچر اسٹیل وکنین پلاوین اور سامی کی ایک قسم اکریما یعنی بثرہ کلان ہے کہ پہلے ایک چھوٹی پھنسی
پڑکر بتدریج بڑھتی ہے اور چھٹے ساتوین روز اسمین ریم پڑکر منفجر ہوتا ہے اور یہ اکثر جال گوڈ لگانے سے بھی
ہوتا ہے اور چیچک کے نکلجانے کے بعد بھی یہ بثورات پیدا ہوتے ہین اسمین بھی نمک کا مسہل دیکر سلفیورک
ایسڈ ڈائلیوٹ یا فاسفورک ایسڈ یا نائٹرک ایسڈ یا میوریٹک ایسڈ پانی مین ملاکر پلاوین اور بعد انفجار کے مرہم
اوکسائڈ آف زنک یا مرہم کاربولک ایسڈ لگاوین اور بحالت درد شدید کے مرہم افیون سے تسکین ہوتی ہے اور
خون مین طاقت پیدا کرنے کے واسطے زیت الحوت اور ٹنکچر اسٹیل پلاوین اور اندمال کے واسطے یہ مرہم خوب ہے
ایڈوفارم ۳۰ گرین سے ۶۰ گرین تک موم روغن یا چربی ایک اونس مین ملاکر لگاوین اور خشک کرنے کے واسطے
کاسٹک ۵ گرین سے ۱۰ گرین تک ایک اونس پانی مین حل کر کے بذریعہ موقلم کے زخم پر لگاوین ۔ اور ایک قسم
اسکی (آکنی) ہے جوانی مین اکثر یہ بثور نکلتے ہین اور یہ بثور بھی اکثر متفرق ہوتے ہین اور بیشتر عورات اور
بلغمی مزاجون کو نکلتے ہین اور سن ایاس مین بھی نکلتے ہین یا یہ کہ بدن گرم ہو اور فی الفور آب سرد سے غسل کرین
یا سرد ہوا مین بیٹھین تو یہ بثور نکلتے ہین اور یہ بثور اکثر پشت پر بمقام شانہ اور جلد سینہ پر نکلتے ہین اور پیشانی اور
ناک کی نوک پر بھی نکلتے ہین اور یہ بثور کثرت شراب یا فساد معدہ سے ہوتے ہین ۔ علاج اسکا یہ ہے کہ گندک
غیر بزیا گاؤ مین حل کر کے لگاوین اور آیوڈائڈ سلفر نیم ڈرام چربی مین حل کر کے لگاوین اور آیوڈائڈ سلفر
۱۰ گرین صمغ عربی نیم ڈرام ممزوج کر کے چھ حصہ کرین ایک صبح ایک شام کھلاوین پانی کے ساتھ اور اوکسائڈ آف زنک
اور گلیسرین اور گلاب حل کر کے لگاوین اور سلوشن کاسٹک موقلم سے طلا کرین اور ایک قسم اسکی (روپیا) ہے
اسمین جلد موٹی اور چرک آلود معلوم ہوتی ہے اور جابجا ڈوڈرے پڑتے ہین اور جلد سرخ ہوجاتی ہے بعد
پانچ چھ روز بعد آبلہ پڑجاتا ہے پھر دو تین دن مین ریم آبلہ مین پڑجاتی ہے بعدہ منفجر ہو کر کھرنڈ سیاہ سبزی مائل

پڑتا ہے پھر کھرنڈ گر کر اُسی جگہ دوسرا آبلہ پڑتا ہے اور پہلے سے بڑا آبلہ ہوتا ہے اسی طرح تو بر تو آبلہ نکلتے ہین اور
اکثر سبب اسکا مادّہ نار ہے اور اسکا زخم بشکل سندل ہوتا ہے اور اکثر کمر اور ساقین پر یہ دانے ہوتے ہین اور
اطفال کے جوڑون اور رانون پر نکلتے ہین - علاج یہ ہے کہ مریض کو آب گرم مین بٹھاوین اور غذا جید کھلاوین
اور سفوف یا ٹنکچر بارک کا یا نیٹرک ایسڈ یا کوئنین یا کاڈلور آئل استعمال کراوین اور عشبہ یا یوڈائڈ آف پٹاشم
کے ساتھ دیوین اور امونیا کاربناس پلاوین اور سیرپ فری آئڈائڈ بھی دیتے ہین اور مرہم ایوڈین جانولون کی
چربی مین حل کرکے لگاوین بعدہ مرہم سیماب یا کیلومل یا کریاسوٹ لگاوین - **فصل چہاردہم بیان مین**
پیٹیوولی کے - یہ چھوٹے چھوٹے بثورات سخت ہوتے ہین انمین پانی یا ریم نہین ہوتا ہے خود برابر دانے
ہوتے ہین انمین سوزش اور خارش ہوتی ہے اور سُن معلوم ہوتا ہے اور چہرہ اور ہاتھون اور سینہ پر
یہ بثورات نکلتے ہین اور چیچک سے بہت مشابہ ہین اور اکثر بوقت تبدیل فصل کے ہوتے ہین اور کبھی
یہ بثور صغار رؤون کی جڑ سے نکلتے ہین اور اکثر باورچیون اور حلوائیون وغیرہ کو جو آگ کے پاس بیٹھکر کام
کرتے ہین یہ بثورات نکلتے ہین اور کبھی بدہضمی اور شراب خواری بھی سبب اسکا ہوتی ہے اور اسکی بھی کئی
قسمین ہین اور شب مین اسکی اذیت زیادہ ہوتی ہے اور ہواے گرم تر اور موسم برسات مین اکثر ہوتے
ہین اور فلالین کے پہننے سے اور کثافت جسم اور غذاء ردی اور شراب خواری سے بھی ہوتے ہین اور کھجلی
بہت ہوتی ہے اور کبھی اسکے ساتھ تپ بھی ہوتی ہے - علاج اسکا بھی یہی ہے کہ آب گرم مین مریض کو بٹھاوین
اور دھوپ سے پرہیز کرین اور سرد مکان مین رہین اور تلئین کرین اور غذا مین توری وکدو وساگ پالک
وخرفہ وککڑی ودال مونگ ودہی کھاوین اور فاسفورک ایسڈ ڈائلیوٹ اور سلفیورک ایسڈ ڈائلیوٹ
اور میورٹک ایسڈ ڈائلیوٹ پانی مین ملاکر پلاوین اور گلیسرین ایک اونس رسکپور ۶ گرین کلوروفارم ۲۰ قطرہ
پانی ایک اونس ملاکر جلد پر طلا کرین اور مرہم بلیبائی پیٹیش اور مرہم اوکسائڈ آف زنک مساوی لت کرکے
شب کو لگاکر سو رہین اور مسہل دیوین اور مرکبات سم الفار کا استعمال نہایت مفید ہے مگر اس ہیچدان کا یہی
خیال ہے کہ بجاے سموم کے مصفیات معمولہ طب قدیم کا استعمال کرین - آور نملہ بھی اسی کی ایک قسم ہے
دیرٹ ورآنگو انگریزی مین کہتے ہین اور بزبان عربی طب قدیم مین نملہ کہتے ہین یہ چھوٹے چھوٹے بثور ہین
کہ کھجلانے سے نمودار ہوتے ہین اور جلد مین روریاہٹ چیونٹی کی چال کی سی معلوم ہوتی ہے اور چیونٹی
کاٹنے کی سی اذیت ہوتی ہے اور زیادہ کھجلانے سے خون نکلکر کھرنڈ بندھ جاتا ہے اور بسبب خارش اور
سوزش کے رات کو نیند نہین آتی ہے اور اکثر رانون اور جوڑون اور بازوون پر ظہور اسکا ہوتا ہے اور
عورات کے پیڑو اور شرمگاہ پر ہوتا ہے اور لڑکون کے سرزمین یہ مرض اکثر فساد معدہ یا کبد یا سرطان الرحم

یا سیلان الرحم سے ہوتا ہے اور عسیر البرء ہے۔ علاج اسکا یہ ہے کہ بائی کاربناس پٹاس یا سوڈا کاربناس
چار یا پانچ اونس من بھر پانی مین جو نیم گرم ہو حل کرکے غسل کراوین یا پٹاش سلفائڈ دو تین اونس پانی مین
حل کرکے غسل کراوین یا اکسٹراک ہلاک ایک اونس اشارچ ایک پونڈ خوب گھولتے ہوئے پانی مین حل کرکے
نہلا دین یا کریوسوسا اور گلیسرین پانی مین حل کرکے نہلا دین اور سرکہ مین نصف پانی ملاکر بدن پر چھڑکا دین یا
چونے کا پانی لگاوین یا لارڈل لوشن یعنی تیزابات کا پانی لگا دین یا کاربولک ایسڈ ڈائلیوٹ ملاکرین یا مرہم
ایکونائٹ کا لگاوین مگر ایکونائٹ بھی سم قاتل ہے ہماری راے مین استعمال اسکا نہایت مضر ہے اور اس سے
ہمنے ایک مریض کو مرجاتے دیکھا ہے اور مرہم ریسکیورکا نافع ہے **فصل پانزدہم اِشکوئیمی** - یہ ایک جلدی
مرض ہے کہ اسمین جسم پر مچھلی کے سے سینے پڑجاتے ہین اور جلد سے اُبھرکر گرجاتے ہین تب اُسکے نیچے جلد نادک
سُرخ رنگ کی نمودار ہوتی ہے پھر یہ جلد بھی بطور سینہ کے ہوکر گرجاتی ہے اور اگر زور کرکے اس سینہ کو چھڑاوین
تو خون جھلک آتا ہے اور اسکی تین قسمین ہین از انجملہ ایک قسم بھی ہے جسکو جیسیب کہتے ہین - علاج اسکا یہ ہے
کہ تدہین جسم کی کرین اور پانی اور دودھ لگاوین اور غذا مین چربی اور روغن جسقدر ہضم ہوسکے کھلاوین اور
کاڈلور آئل یعنی زیت الحوت مفید ہے - **فصل شانزدہم بیان مین جو پرکیولی یعنی آکلہ کے**
اسمین پہلے بمقدار چنے کے ایک غدہ سخت جلد مین پڑتا ہے اور گوشت کو کھاتا جاتا ہے یعنی زخم پڑکر داد کی
طرح سے کھال ہوجاتی ہے اور زخم بڑھتا جاتا ہے اکثر یہ عارضہ لب پر یا رخسارہ پر ہوتا ہے اسکی دو قسمین ہین
اور سبب اصلی اسکا اب تک ظاہر نہین ہوا ہے - علاج اسکا یہ ہے کہ کنین یا سنکھیا کے مرکبات یا ٹنگچر اسٹیل
یا کمپکل فوڈ یا ہائپو فاسفٹ آف لائم یا سیرپ فری آیوڈائڈ پلاوین اور جو مادہ آتشک سے ہووے تو آتشک کا
علاج کرین اور استعمال زیت الحوت کا ہر قسم مین مفید ہے اور تبدیل مسکن اور تبدیل آب ہوا بھی سودمند ہے
اور تازہ دودھ صبح شام پلاوین اور ٹنگچر ایوڈین لگاوین یا ۱۰ گرین ایوڈین ایک اونس گلیسرین مین حل کرکے
لگاوین یا فولرسلوشن کا استعمال کرین اور گوشت کو مردہ کرکے زخم پیدا کرین مثلاً نیٹرک ایسڈ لگاوین یا
کلورائڈ آف زنک اور میدہ گندم مساوی الوزن پانی مین گوندھکر مقام صلابت پر اور اُسکے گرداگرد لیپ
کرین یا زنک نیٹراس ایک حصہ اور نان پاؤ کا گودہ تین حصہ پانی مین پکاکر پولٹس اسکا باندھین غرضکہ
مفرحات اور مندملات کا استعمال کرین اور کبھی کچھ خفیف دستکاری کی بھی حاجت پڑتی ہے - **فصل هفدہم**
لوکوڈرما یعنی برص کے بیان مین - یہ بیماری اکثر ساکنان ہند اور افریقہ کو ہوتی ہے اسمین بجز اسکے کہ
رنگ جلد کا متغیر ہوجاوے اور کچھ تکلیف نہین ہوتی ہے یہ تغیر لون اکثر ہونٹون پر اور ہاتھ پاؤن اور کمر پر
ہوتا ہے سپید داغ پڑجاتے ہین کہتے ہین کہ عصب سمپیتھیٹک کے ریشے جو جلد مین پھیلے ہین اور جلد کو قوت

بخشتے ہین کہ جلد اپنے رنگ اصلی کو قائم رکھتی ہے بسبب ضعف اِن ریشون کے جلد کو قوت نہین پہونچتی ہے
اسوجہ سے رنگ اصلی قائم نہین رہتا ہے اور اسکو عسیر العلاج کہتے ہین اور جو کچھ علاج ہے وہ اسی قدر ہے
کہ ادویہ مقویہ مثل ٹنکچر اسٹیل اور کنین اور زیت الحوت اور لائکر ارسنک کے دیوین اور رائی کا پولٹس یا چھین
اور بجلی لگاوین - ایک قسم (ملانوڈرما) ہے اسمین رنگ جلد کا سیاہ ہوجاتا ہے یعنی برص اسود اور یہ امر بسبب
خصوصیت صنف خاص کے ہوتا ہے جیسے حبشیون کا رنگ یا کسی امر طبعی کے سبب سے ہوتا ہے جیسے سر
پستان کی سیاہی بحالت حمل عورات کے یا لہسن کا پڑجانا یا کبھی تمازت آفتاب سے تیرگی آجاتی ہے جس
جلد پر جو لباس سے مکشوف رہتی ہے سیاہی آجاتی ہے اور کبھی بلحوق بعض امراض جگر و گردہ وغیرہ سے جلد
سیاہی آجاتی ہے اور کبھی پلاسٹر کے آبلہ سے رنگ بدل جاتا ہے علاج اسکا مہتم بالشان نہین ہے فصل ہیجدہم
پورائیگو جسے عربی مین نسعفہ ہندی مین گنج کہتے ہین - اسمین ایک جسم غریب قشری الجسد جلد پر
پیدا ہوتا ہے اور اسمین خارش بھی ہوتی ہے اور بھوسی کی طرح قشر اسپر سے اُترتے ہین اور اسکی بہت
قسمین ہین پٹینا فیوزا - پٹینا وسیی کلبز وغیرہا اور بھی سلعہ یعنی بتوڑی اسی کے اقسام مین داخل ہین اور
علاج اسکا قطع سے بہتر کوئی نہین ہے - اور ٹینا سائی کوسس یعنی دار الثعلب کہ جس سے بال داڑھی
اور بھوؤن وغیرہ کے خود بخود گرتے ہین اور داء الحیہ کہ جسمین بالون کے ساتھ کھال بھی مثل سانپ کی کیچلی کے
گرتی ہے اسی کے تحت مین ہے اور اس ہیچمدان کی یہ رائے ہے کہ اس قسم کے امراض جو ڈاکٹری مین
داخل اقسام (پاراسٹی سائی) کے ہین بقاعدۂ طب قدیم کے علاج کرنے مین نفع بیّن ہوتا ہے اور معمول
علاج اسکے طب قدیم مین عمدہ ہین اور نسخے مجرب اسکے بکثرت ہین - فصل نوزدہم در بیان کنیسر
یعنی سرطان - یہ بہت خراب پھوڑا ہے پہلے ورم کمد اللون ہوتا ہے پھر اسمین کئی سوراخ ہوکر ریم
آتی ہے اکثر چہرے اور پشت پر کبھی معدہ اور رحم مین عورات کے ہوتا ہے اسکی بھی کئی قسمین ہین کبھی صحت
ہوجانے کے بعد پھر پیدا ہوتا ہے کبھی مزمن ہوتا ہے کبھی مادہ اسکا حاد ہوتا ہے کبھی مادہ اسکا جلد مین
ہوتا ہے کبھی غدد مین ہوتا ہے مفصل بیان اسکا آگے کیا جاویگا یہ پھوڑا اکثر مہلک ہے خصوصاً جسمین
قلت اشتہا ضعف ہضم غذا حرارت تپ اور کمزوری بدن لاحق ہووے اور لاغری اور ضعف روز بروز زیادہ
ہوتا جاتا ہے اور موسم برشکال یا بھیگا کپڑا بدن پر لپٹا رہنا معین حدوث اس مرض کا ہے اور ڈاکٹری
مین یہ ایک قسم سلعہ کی ہے جسکا کچھ بیان آگے کیا جاویگا - علاج اسکا یہ ہے کہ ابتدا مین جب ورم اور
سرخی اور خارش اور سوزش پیدا ہووے سرکہ خالص اور آب تازہ مساوی الوزن لگاوین یا یا پچیل
اسی دوا سے تر کرکے رکھین یا کلارڈ لوشن یعنی لیکوا ریلمبائی ڈائلیوٹ لگاوین یا لوشن کاسٹک لگاوین

یا گلیسرین اور کاربولک ایسڈ طلا کرین اور ٹنگچر آئیڈین لگانا بہت مفید ہے اگر یہ دوائین سودمند نہون اور ریم پڑ جاوے تو اسکو چیر کر اور جو پارہ کر کے سب آلایش نکال کر مرہم اندمال کار کہین **فصل بستم بالون کے امراض کے بیان مین** - واضح ہو کہ بالون کی جڑ مین قوت جاذبہ ہے جسکی وجہ سے اجزاء غذائیہ اپنے خون مین سے جذب کر کے نشو و نما پاتا ہے زیادہ تر اسمین حصہ البیومن کا ہے اور جلیٹن یعنی ایک رطوبت لزج ہے جو کہ پائے کے جوش دینے سے نکلتا ہے اور کئی قسم کے ادہان اسمین ہین ازانجملہ ایک روغن ہے سیاہ مائل بزردی دوسرا روغن سپید ہے اور بھی اسمین فاسفٹ آف لائم اور کاربونٹ آف لائم اور قلیل کانچ اور لوہا اور گندھک اسمین ہے چنانچہ بھورے اور سرخ بالون مین بجائے روغن سیاہ رنگ کے سرخ رنگ کا روغن ہوتا ہے اور لوہا بہت کم اور گندھک زیادہ ہوتی ہے اور جب فاسفٹ آف لائم کی پیدائش پیرانہ سالی مین زیادہ ہوتی ہے اُسوقت یہ بال سپید رنگ کے ہو جاتے ہین - منجملہ امراض شعر کے ایک الوپیشیا آریٹا ہے یعنی بالخورہ - علاج - لینیمنٹ امونیائی آدھا اونس روغن بیدانجیر آدھا اونس روغن تارپین آدھا اونس ہائڈراج آرم امونی اٹا ۱۵ گرین سب کو حل کر کے برش سے جلد پر طلا کرین اور بھی ٹنگچر کنتھرائڈس ایک اونس سرکہ خالص ڈیڑھ اونس گلیسرین ڈیڑھ ڈرام اسپرٹ روزمیری ڈیڑھ اونس گلاب ۸ - اونس مخلوط کر کے اسپنج تر کر کے لگاوین اگر اذیت معلوم ہووے تو ایک دن درمیان دیکر لگایا کرین اور بھی یہ نسخہ ہے مغز تخم ساق گاؤ پگھلا کر چھان کر ایک اونس پلمبائی ایسیٹٹس ایک ڈرام بالسم پیرو ۳ ڈرام ٹنگچر کنتھرائڈس ۳ ایک اونس روغن قرنفل ۱۵ قطرہ مخلوط کر کے ملین باقی اور امراض بالون کے بہت ہین مگر بعض امراض نادرالوقوع ہین اور بعض چندان مہتم بالشان نہین ہین لہذا اسی پر اکتفا کی - **فصل بست و یکم بیان امراض ناخن** ناخن مین بھی کئی قسم کی بیماریان ہوتی ہین منجملہ اُنکے جو امراض کثیر الوقوع ہین لکھے جاتے ہین ازانجملہ ایک اونیکیا ہے - **بیان اونیکیا** - یعنی ناخن کے نیچے یا جڑ مین یا کور مین ورم پیدا ہو کر کبھی پورون تک ورم آجاتا ہے پھر اسمین ریم پڑتی ہے اکثر بدگوشت پیدا ہو جاتا ہے اور کبھی ناخن جلد سے جدا ہو کر خشک ہو جاتا ہے کبھی گر پڑتا ہے علاج اسکا یہی ہے کہ جس سبب سے یہ عارضہ پیدا ہوتا ہے اُسکا ازالہ کرین یعنی اگر بسبب چوٹ لگنے کے گرمی اور ورم معلوم ہو تو گلے مین رومال کا گلبندہ ڈال کر ہاتھ کو اسطرح پر رکھین کہ انگلیان سر کی جانب مرتفع رہین تا کہ آمد خون کی اُسطرف کو کم ہو جاوے اور باریک ململ کا کپڑا چوٹ پر باندھکر ہر وقت پانی سے تر رکھین یا (لائکر پلمبائی ایسیٹٹس ڈائلیوٹ) اُسپر بار بار ٹپکاوین اور اگر خون جلد مین سے بہکر کچھ خون زیر ناخن جم جاوے تو ناخن کو وہان سے چھیل ڈالین اور اگر سوئی یا کانٹا چبھ کر ٹوٹ کر رہگیا ہو تو بھی دستکاری سے اُسکو نکالین اور جو ریم پڑگیا ہو تو بھی ناخن کو چھیل کر ایک سوراخ ریم نکلنے کے واسطے کر دین اور اگر ناخن جا سے جدا ہو گیا ہو تو ایسی پولٹس

باندھین کہ ناخن بسہولت جلد سے جدا ہوکر گر جاوے بعدہ مرہم (اوکسائڈ آف زنک) کہ اُسمین نبزوان بھی
ملایا ہو رکھین اگر اِس سے اچھا نہ ہو تو (نیٹرک سلور) پانی مین حل کرکے لگاوین یا سلوشن کاسٹک لگاوین
اور جو زخم مین بدبو ہووے تو کپڑا (سلوشن کلورائڈ آف لائم) سے تر کرکے مرہم مذکور اُسپر رکھین اور کبھی
(ایکو بیا) کے سبب سے بھی ہو جاتا ہے تو اُسکا علاج کرین اور مرہم مذکور لگاوین اور جو مادۂ خنازیری کے
باعث سے ہو تو اُسکا علاج کرین اور پارچہ گوشت (لائکور پلمبائی ایسیٹٹس ڈائلیوٹ) مین تر کرکے باندھین
اور ٹنگچر اسٹیل اور کونین اور دہن الحوت کھلاوین - اور مادۂ آتشک سے بھی ہو جاتا ہے اُسمین بلاک واش
جو آب آہک اور کیلومل سے بناتے ہین لگاوین اور پارہ کا مرہم رکھین اور عشبہ پلاوین اور اگر فساد
خون سے ہووے تو تنقیہ ضرور ہے اور (میوریٹک ایسڈ) پانی مین ملا کر پلاوین تاکہ تقویت جگر کی حاصل
ہووے اور خون صالح پیدا ہووے اور چونکہ اسمین ریم بدبو بہت پیدا ہوتی ہے لہذا واسطے عفونت
کے روغن کاربولک ایسڈ ڈائلیوٹ یا پانی کاربولک ایسڈ ڈائلیوٹ کا یا سلوشن کلورائڈ آف زنک اُسپر
گراوین اگر ان تدابیر سے فائدہ نہو تو دستکاری سے ناخن کو اُکھاڑ ڈالین یعنی کلوروفارم یا لافنگ گیاس سے
بیہوش کرکے مقراض کا ایک پلّہ ناخن کے نیچے ڈال کر اُسکو دو حصّہ کرکے ایک ایک حصہ سر کلیتین سے کھینچ کر
جدا کر دین اور آب سرد اُسپر بہا دین تاکہ خون بند ہو جاوے اور کاسٹک محلول اُسپر لگاوین اور مرہم
اوکسائڈ آف زنک کا اسپر رکھین یا برف کا ٹکڑہ واسطے تخدیر کے ناخن پر رکھدین یا سلفیورک ایتھر
فوّارہ دار پچکاری سے اُسپر برساوین یا قدرے افیون کھلا کر دستکاری کرین - اور کبھی ایک مادہ بطور
تخم نباتی کے پیدا ہو جاتا ہے جسکے سبب سے سبوسہ باریک یا ایک سفوف ناخن مین پڑجاتا ہے اسمین چاہیے
کہ پہلے ناخن کو آب گرم اور کاربولک سوپ سے خوب دھووین بعدہ (سلفیورک) ایک حصہ آب تازہ چار
حصہ ملا کر کپڑہ تر کرکے ناخن پر رکھین اور ہر وقت اُسکو تر رکھین اور گدّی رکھکر دستانہ چرمی پہین لیکن
زان بعد ایسٹک ایسڈ مو قلم سے لگاوین اس احتیاط کے ساتھ کہ جلد پر نہ آوے فقط ناخن پر رہے
اور اسی قبیل سے یہ ہے کہ ناخن خشک اور موٹا ہو جاتا ہے اور اُسپر سے چھلکے اُترتے ہین اسکا علاج یہی
ہے کہ کاربولک سوپ سے دھو کر ناخن کو نرم کرکے سوہن سے ذخامت اُسکی ریت کر مرہم قطران یا مرہم
کریوزوت یا مرہم کاربولک لگاوین - **فصل بست و دوم بیان لپرسی یعنی جذام** جسکو کوڑہ کہتے
ہین اور عربی مین داء الاسد بھی کہتے ہین یہ مرض دموی اور متعدی اور بھی متوارث ہے اس مرض مین
مادّہ ردیہ خاص مثل سڑے ہوئے البیومن کے خون مین پیدا ہو کر ریشہ ہاے اعصاب کو گلاتا ہے جسکی
وجہ سے تساقط اعضا کا ہوتا ہے اور یہ دو قسم کا ہوتا ہے ایک یہ کہ اسمین حس اُس عضو کی کم ہو جاتی ہے

یا بالکل حس جاتی رہتی ہے دوسری قسم یہ ہے کہ جلد مین خشونت اور سختی آجاتی ہے علامت قسم اول کی یہ ہے
کہ اس قسم مین کسی طرح تغیر صورت وشکل مین نہین ہوتا ہے صرف جلد مین جا بجا چھونے سے حس جاتی رہتی ہے
یہان تک کہ کبھی حرارت آگ کی یا برودت برف کی بھی محسوس نہین ہوتی ہے اور کبھی بدن مین ایسا معلوم ہوتا ہے
کہ چونٹیان کاٹتی ہین یا کوئی سوئیان چبھاتا ہے اور درد بدن مین معلوم ہوتا ہے بعدہ جلد مین سرخی پیدا
ہوکر ورم آجاتا ہے پھر وہ سرخی مائل بکبودت ہوکر آبلہ اُٹھتا ہے اسکا پانی نکل کر خشک ہو جاتا ہے اسی سبب سے
انگلیان کج ہو جاتی ہین اور مادہ ٹپک کر خشکی آجاتی ہے آخر کو ناک گل جاتی ہے ہڈیان گل گل کے گرتی ہین اور
حواس مین فتور پڑ جاتا ہے اور دوسری قسم کی علامتین یہ ہین کہ پہلے جسم مین گرمی مثل تپ کے پیدا ہوتی ہے اور
ضعف معلوم ہوتا ہے اور کبھی کبھی بخار آجاتا ہے اور جا بجا جلد پر سرخی آجاتی ہے اور چونٹیان سی رینگتی معلوم ہوتی ہین
پھر بجائے سرخی کے سیاہی یا سپیدی کے دھبے معلوم ہوتے ہین اور حس باطل ہو جاتی ہے اور جلد پر چنے برابر
یا اُس سے بھی بڑے بقدر بیضۂ کبوتر کے غدد پڑتے ہین اور ناک مین زخم ہوکر گر جاتی ہے اور ناخن سخت اور
موٹے ہوکر گرنے لگتے ہین اور اُنگلیون مین کجی آجاتی ہے اور تساقط اعضا شروع ہوتا ہے اب تک سبب اصلی
اور واقعی اس مرض کا تحقیق نہین ہوا ہے یہان یا ستان یہ مرض انگلستان مین بہت کثرت سے ہوتا تھا
جب سے وہان بیماری آتشک کی بکثرت ہونے لگی تب سے جذام کی کثرت بہت کم ہوگئی اسوجہ سے یہ خیال
کیا گیا ہے کہ مادہ آتشک وجذام کا ایک ہی جنس سے ہے۔ علاج اسکا یہ ہے کہ ابتداء مرض مین مسہل کھلا کر
دیوین مثل مگنیشیا وغیرہ کے بعدہٗ نائٹرک میورٹیاٹک ایسڈ ڈائلیوٹ پندرہ قطرہ سے بیس قطرہ تک خیساندہ
جنسین مین ملاکر استعمال کراوین اگر دو تین مہینہ کے استعمال مین تخفیف مرض ہو جاوے مگر صحت کلی نہ ہو تو
لیکور ارسنک ایک دو قطرہ نوالے مین ملاکر وسط غذا مین کھلاوین اور دو دو تین تین دن بعد ایک قطرہ
بڑھاتے جاوین یہان تک کہ دس قطرہ پر نوبت پہونچے پھر ایک ایک قطرہ گھٹاوین یہانتک کہ آثار سرخی
چشم یا اسہال یا درد معدہ محسوس ہووے اُسوقت استعمال اسکا ترک کرین اور کبھی بعد غذا کے فاسفورس پل بھی
کھلاتے ہین اور ہنمول کا خیساندہ اور روغن ماہی پلاتے ہین اور آیوڈائڈ آف پٹاش خیساندۂ چرائتہ مین
حل کرکے روغن ماہی کے ساتھ بھی دیتے ہین اور برومائڈ آف پٹاش بھی دیتے ہین اور زخم اور صلابت جلد پر
نائٹرسلوشن احتیاط کے ساتھ لگاتے ہین اور پچھنے فقرات پشت پر لگاتے ہین اور یہ دوا نہایت مجرب ہے
پوست بیخ مدار ۴۔اونس و ۸۰ گرین سنکھیا ۵ گرین مرچ سیاہ ۔ ۹۔اونس خوب باریک سفوف کرکے پانی مین
اٹھ سو گولیان بناکر ایک گولی دن کی غذا کے بعد اور ایک گولی شب کی غذا کے بعد کھلاوین اور گرجن آئل کا ملنا
اور پلانا بہت سودمند ہے **فصل بست سوم سفلس یعنی آتشک** ۔ یہ بیماری عورت ومرد کی مقاربت سے

پیدا ہوتی ہے اور یہ بیماری متعدی ہے یعنی عورت سے مرد کو اور مرد سے عورت کو لاحق ہو جاتی ہے اور موروثی بھی ہے باپ کو یا ماں کو آتشک ہوگی تو اولاد کو بھی ہوگی اور اسی مادہ سے ایک قسم کی آتشک ہوتی ہے جسکو قدمانے جمرہ اور نار فارسی کے ساتھ تعبیر کیا ہے اور جس طرح مادہ چیچک کا اگر دوسرے شخص کے جسم مین بطور تلقیح کے پہونچاوین تو آبلہ مادۂ چیچک کا اُٹھتا ہے اسی طرح اسکے جسم مین بھی زخم آتشک کے ہو جاتے ہین اور پہلے یہ زخم بمقام شرمگاہ ہوتے ہین اُسکے بعد تمام جسم مین پھیلتے ہین پہلے اسمین خارش ہوتی ہے پھر چیٹ پڑکر ریم نکلتا ہے۔ علاج اسکا یہ ہے کہ زخم پر کلورل چھڑکین اور بلاک واش لگانا بہت سودمند ہے اور خاکسار کا تجربہ بھی ہے یا کلارڈ لوشن یا افیون پانی مین حل کی ہوئی لگا دین یا سلفٹ آف کاپر یا سلفٹ آف زنک پانی مین حل کرکے لگا دین اگر بدگوشت آجاوے تو کاسٹک لگا دین اور اگر زخمون سے خون آتا ہو تو ٹنکچر اسٹیل زخم پر لگا دین اور نمک کا مسہل دیوین اور غذا سبک کھلا دین۔ اور آتشک کی تین قسمین ڈاکٹری مین ہین سوائے ایک قسم کے اور اقسام مین سیماب کا استعمال جائز نہین ہے اور کبھی بسبب آتشک کے کنج ران مین بد نکل آتی ہے اسکو انگریزی مین بیو بو کہتے ہین اور عربی مین ورم مغابن کہتے ہین ہر چند اسکے اسباب سوائے آتشک کے اَور بھی ہین لیکن بیشتر یہ بیماری آتشک سے ہوتی ہے کسواسطے کہ اول زہر آتشک کا مجاری ذکر مین آتا ہے پھر غدہائے لمفٹک مین پیدا ہوتا ہے اور کبھی مرض سوزاک مین بھی بد نکل آتی ہے اور کبھی جرّاح یا ڈاکٹر یا خدمت گذار اُس مریض کے جو مرض آتشک مین مبتلا ہوا اور مواد اُس بیمار کا اُسکے ہاتھ مین لگ جاوے تو اُسکی بغل مین گلٹی بطور بد کے نکل آتی ہے اسی طرح جس عورت کی باچھین بسبب آتشک کے پھٹ گئی ہون اُسکا بوسہ لینے سے زیر ذقن ورم ہو جاتا ہے یا پاؤن مین زخم ہو تو بھی کُنج ران مین گلٹی نکل آتی ہے لیکن جو بسبب زہر آتشک کے گلٹی نکلتی ہے وہ بغیر ریم پڑنے کے اچھی نہین ہوتی ہے اور بد مین کبھی ایک جگہ سے انفجار ہوتا ہے کبھی متعدد منھ ہوتے ہین۔ علاج اسکا یہ ہے کہ مریض کو آرام سے لٹائے رکھین حرکت نہ کرنے دیوین اور تقلیل ورم کے واسطے جونکین لگا دین اور بعد چھوٹ جانے جونکون کے زخم پر ڈنکون کے کلوڈین چھڑ دین تاکہ زہر آتشک کا جونکون کے زخم مین سرایت کرکے نہ پھیلنے پاوے پھر کلوڈین جب پڑ کر اسٹکن کا پھاہا چھوٹا چھوٹا کرکے ہر ہر زخم پر لگا دین اور خون بند ہونے کے بعد ایک کوراکپڑا کلارڈ لوشن سے تر کرکے ورم پر رکھین اور اگر قراین سے دریافت ہووے کہ اسمین ریم پڑیگا تو السی کی پولٹس لگا دین اور جو ریم پڑجاوے تو نشتر سے چاک کرکے ریم نکال ڈالین اگر نشتر نہ لگاوینگے اور انتظار اسکا کرینگے کہ خود بخود منھ کرکے پھوٹے تو بہت مدت تک ریم جاری رہیگا اور مدت مین اندمال زخم ہوگا اور اگر نشتر لگانے کے بعد اندر کے گوشت کا رنگ ایسا ہی ہے جیساکہ آتشک کے

زخم کا ہوتا ہے تو اُسوقت مین نیٹرک ایسڈ وہان لگا وین اسپریولنٹس باندھین تاکہ گوشت فاسد گل کر دور ہو جاوے اور کبھی ضرورت کاشک پٹاس سے داغنے کی بھی پڑتی ہے مگر ہلکا داغنا چاہیے ورنہ اس سے بھی زخم غائر ہو جاتا ہے اور خوف رہتا ہے کہ شریان تک زخم نہ پہونچ جاوے اور خون کثیر نہ جاری ہو جاوے اور اگر دستکاری شاق زیادہ نہ ہووے تو اُسکی جگہ بلاک داش استعمال کرین اور کبھی زخم بسبب بوسیدہ ہو جانے گوشت کے مندمل نہین ہوتا ہے اُسوقت چاہیے کہ کاشک نقرہ اُسپر پھیرین تاکہ گوشت بوسیدہ گل کر جدا ہو کر لحم جدید جم آوے اور بعد اندمال زخم کے اگر گلٹھی پڑ جاوے تو آیوڈین طلا کرنے سے تحلیل ہو جاتی ہے بعد صحت تقویت کے واسطے زیت الحوت کا استعمال کرین اور کبھی بعد صحت اس زخم کے بجاے گلٹھی کے مسہ کے طور پر غدد سا بڑھجاتا ہے بلکہ عورات کی فرج مین زخم آتشک سے یہ مسہ اسقدر بڑھ جاتا ہے کہ مانع دخول ہوتا ہے ۔ علاج اسکا یہ ہے کہ اگر جڑ اسکی پتلی ہووے تو مقراض سے کاٹ ڈالین اور کاشک سے داغ دین اور اگر جڑ موٹی ہووے تو ریشم کے تاگے سے گھوڑے کی دُم کے بال سے کسکر باندھ دین تاکہ وہ مضمحل ہو کر گر جاوے اور اگر خون جاری ہو جاوے تو ٹنکچر اسٹیل اُسپر لگا وین اور اگر اُسکی جڑ منبسط ہووے تو نیٹرک ایسڈ اُسپر لگا وین بعدہ آب سرد کا تریڑا دیوین یا یہ کہ جلد صحیح پر چربی طلا کرکے کاشک پٹاش کی قلم آہستہ آہستہ اُس مسہ پر پھیرین جب وہ مسہ گل جاوے اُسوقت آب سرد کا تریڑا دین تاکہ وہ مسہ پانی کے تریڑے سے گر جاوے اگر وہان سے خون جاری ہو جاوے تو ٹنکچر اسٹیل لگا وین ۔ اور جب زہر آتشک کا جسم سے عورت کے نکل کر تمام خون مین مرد کے ساری ہو جاتا ہے اور اجزا مین تمام اعضا کے ملجاتا ہے تو ایک قسم کا مادہ مشابہ فایبرن کے پیدا کرکے زخم اور بثورات اور چٹ ڈال دیتا ہے خواہ کسی عضو خاص مین یا تمام اعضا مین اور یہ زہر چند روز پوشیدہ بدن مین رہتا ہے جب پرورش پاکر بمقدار معینہ پر پہونچتا ہے تب اثر اُسکا ظاہر ہوتا ہے اکثر مدت اسکے ظہور کی ۴۹ دن ہین اور صورت اسکے بثورات اور زخمون کی ہر شخص مین مختلف طور پر ہوا کرتی ہے اور کبھی مادہ اسکا مدت العمر باقی رہتا ہے اور جب مادہ خون مین مل جاتا ہے تب بغیر دوا مشروب کے صحت نہین ہوتی ہے ۔ علاج اسکا یہ ہے کہ اندمال قروح کے واسطے افیون یا لیڈ لوشن مین جسمین قدرے سرکہ ملایا ہو حل کرکے زخمون پر لگا وین یا بلاک داش یا مرہم افیون یا پلمبائی اسیٹٹس طلا کرین اور سیماب کے مرکبات کھلانا نہایت مفید ہے اور سیماب بدن کے اندر پہونچانے کے چار طریق ہین ایک یہ کہ کھلا دین دوسرے یہ کہ جلد پر مل کر بدن کے اندر پہونچا وین تیسرے یہ کہ ہیپوڈرمک یعنی زراقہ سوزن کے ذریعہ سے جلد کے اندر پہونچا وین چوتھے یہ کہ دھونی کے ذریعہ سے داخل جلد کرین ۔ مگر بعض قسم کی آتشک مین زیادہ استعمال سیماب کا مضر بھی ہے ۔ پس اسکا استعمال نہ زیادہ کیا جاے نہ کم بلکہ اعتدال کے ساتھ ہو اور (ہائڈراج آرم ایوڈائڈ وریڈی) ایک گرین

سے ۲ گرین تک (اکسٹراکٹ ٹرا کیکم) یا (اکسٹراکٹ ہائی سائمس) مین ملاکر گولی باندہ کر چھہ چھہ یا آٹھہ آٹھہ گھنٹہ بعد کھلا وین یا (ٹیلم آرس یل) یعنی جب سیماب مجوزۂ ڈاکٹر ٹیلم آرس کا ۲ گرین سے ۵ گرین تک دن مین تین بار دیوین یا بلو پل ۵ گرین صبح و شام دیوین اگر اسکے استعمال سے اسہال لاحق ہووے تو مرکبات افیون کے ساتھہ ملاوین اور کنج ران اور زیر بغل اور غدّون پر مرہم سیماب قسم قوی کی مالش بقدر ایک ایک ڈرام کے صبح و شام کرین اور منھہ لانا سیماب سے بہت سود مند ہے لیکن زیادہ منھہ لانا بھی ضرر عظیم کرتا ہے اور تنقیہ مانع ہے اور زمانہ استعمال سیماب مین ہوا سے بہت احتیاط رکھین اور گوشت اور دودہ اور نان گندم کھلاوین اور (ایوڈائڈ پٹاش) جو ہر عشبہ مین ملاکر پلانا فائدہ کرتا ہے اور انگریزی مین آتشک کی دو قسمین ہین ایک اصلی دوسری غیر اصلی اور انکی بھی دو قسمین ہین ایک عام ایک خاص اور قسم خاص کی بھی دو قسمین ہین اور اس سے تپ یا گٹھیا بھی ہو جاتا ہے ہر ایک کے نام جدا گانہ ہین جیسے پریمری سفلس و سکنڈری سفلس و ترشری سفلس و کان جنتال و ٹریڈی ٹری سفلس وغیرہ اور کتب مطولہ ڈاکٹری مین اسکا بیان بشرح و بسط تمام مسطور ہے اور تالو کا پھوٹنا اور طرح طرح کے عوارض کا لاحق ہونا سب لکھا ہے اور ایک طریقہ جدیدہ یہ ایجاد کیا گیا ہے کہ رسکپور مصعد کو بقدر ہشتم حصۂ گرین کے آب مقطر مین حل کر کے بذریعۂ ہیپوڈرمک جلد مین پہونچاتے ہین اور سب سے اعلیٰ درجہ کی دوا جو ہر عشبہ ہے ہمراہ (ایوڈائڈ آف پٹاش) کے یا مطبوخ سنکونا یا نقوع کو اشیا بیدرقہ زیت الحوت اور تدخین سیماب کی حالت مین لکھا ہے کہ ایک طرف برازآب گرم چادر کے اندر رکھکر بھپارہ لیوین تاکہ بخارات سے پانی کے تفتیح مسامات کی ہو جاوے اور بخارات سیماب کے بسرعت وسہولت بدن مین اثر کرین اور ایک روز درمیان دیکر یہ عمل کیا جاوے یہان تک کہ آثار جوشش دہن کے نمایان ہووین اسوقت اس عمل کو ترک کر دین پھر تین دن کا پھر چار دن کا پھر پانچ دن کا فاصلہ دیکر ایک روز یہ عمل کیا کرین بعدہ موقوف کر دین اور کبھی مادہ اسکا اعضاء باطنی پر مثل معدہ اور کبد وغیرہ کے گرتا ہے کبھی تپ پیدا کرتا ہے کبھی آنکھون کی بیماری کبھی دماغ کی بیماری مثل فالج و استرخا و صرع وغیرہ پیدا کرتا ہے اور امراض جلدی بھی اسکے مادہ سے پیدا ہو جاتے ہین ان سب کا علاج اور اسباب و علامات مشرح کتب مطولہ مین مسطور ہین۔ **فصل بست و چہارم** اسکرافیولا یعنی خنازیر جسکو کنٹھہ مالا کہتے ہین اسکی نسبت حکماء یورپ کی تحقیق ہماری رائے مین بہت ٹھیک ہے انکا یہ قول ہے کہ یہ ایک حالت فطری ہے یعنی جیسے مزاج دموی یا صفراوی انسان کا ہوتا ہے ویسا ہی ایک مزاج خنازیری بھی ہوتا ہے یعنی اسطرح کا مزاج ہوتا ہے جسمین استعداد قبول اور تولید اس مرض کی ہوتی ہے بنیاد اس مرض کی یہ ہے کہ غدد لیمفادی مین التہاب مزمن ہو جاتا ہے اور اکثر یہ مادہ سر اور رو اور گردن اور سینہ مین ہوتا ہے اسی واسطے اسکو اہل ہند کنٹھہ مالا کہتے ہین اور کبھی اس مادہ سے اکزیما وغیرہ امراض ہو جاتے ہین اور کبھی اس مادہ سے التہاب زکامی اغشیہ مخاطیہ مین ہو جاتا ہے

اور اسکا ظہور اکثر ملتحمہ مین اور ناک مین اور سماخ مین اور تجاویف مفاصل مین ہوتا ہے اور اسکی دو قسمین ہین ۔
ایک خنازیر دموی دوسرا خنازیر بلغمی ۔ خنازیر دموی والے مزاج کی یہ علامتین ہین کہ اُسکی جلد رقیق اور شفاف
اور آوردہ اُسکے خطوط کبود کی طرح سطح جلد پر معلوم ہوتے ہین اور چہرہ کا رنگ گلاب کے پھول کی طرح کا اور
بال زرد مائل بسرخی اور پیشانی کشادہ ہوتی ہے لیکن یہ علامات گندم گون آدمیون مین ہوتی ہین اور اکثر
عریض الصدر اور خوبصورت اور معتدل القامت ہوتے ہین اور نمو اُنکا جلد ہوتا ہے اور جنکا مزاج خنازیر
بلغمی کا ہے اُنکی جلد سمیک اور مغبر ہوتی ہے یعنی بدن پر ستّے سے اور غبار آلودہ جلد معلوم ہوتی ہے اور بال موٹے
ہوتے ہین اور آنکھین بیضی ہوتی ہین یعنی گول ہوتی ہین اور حدقۂ چشم پھیلے ہوئے ہوتے ہین اور پیٹ پھولا سا
ہوتا ہے اور ذہن تیز ہوتا ہے اور قصر القامت اور ضیق الصدر ہوتا ہے اور اکثر خنازیری مزاج والون کا ہضم
ضعیف ہوتا ہے اور زبان مُلیّس رہتی ہے یعنی اسپر مواد چپٹا سا رہتا ہے اور آدمی کم خوراک اکثر ہوتا ہے مگر
ثقیل غذا کھانے کا شائق ہوتا ہے اور بلعوم اور لوزتین اُسکے اکثر سرخی رہا کرتے ہین اور خون اُسکا گاڑھا
ہوتا ہے اور مادۂ خنازیری اکثر موروثی ہوتا ہے اور کثرت شرابخواری اور عارضۂ آتشک اور فاقہ کشی اور قلت
غذا اور کھانے اغذیۂ ردیہ اور ترک ریاضت سے ہوتا ہے یا جو شخص خیال اپنی لطافت جسمانی کا نہین رکھتے ہین
میلے کچیلے رہتے ہین یا ہوا فاسد یا بارد یا رطب ہوا جسم کو اُنکے لگتی ہے دھوپ کبھی چھو نہین جاتی آرام طلبی مین
بسر کرتے ہین ۔ اور چالیس برس کی عمر تک خوف اس عارضہ کے لاحق ہونے کا رہتا ہے اور کبھی اس عارضہ مین
پہلے انتفاخ اور التہاب مزمن مدت تک رہتا ہے پھر ریم پڑجاتا ہے آخر کو تپ دق خنازیری ہوکر مریض ہلاک
ہوجاتا ہے اور کبھی منفجر ہوکر اچھا بھی ہوجاتا ہے یا کبھی انتفاخ ہوکر مادہ تحلیل ہوجاتا ہے یا فقط انتفاخ ہی مدت العمر
رہتا ہے اور اسکے مادہ کو طب جدید مین درل کہتے ہین اسکے ریم مین باجرہ برابر سپید سپید دانہ ہوتے ہین اور کبھی ایسے باریک
ہوتے ہین کہ بغیر میکرا سکوپ کے معلوم نہین ہوتے اور جب یہ مادہ خشک ہوجاتا ہے تب تحلیل کلس ہوجاتا ہے یعنی چونہ
کیطرح ہوجاتا ہے اور پھر ترقی مرض کی منقطع ہوجاتی ہے اور جب یہ مادہ شش مین پیدا ہوتا ہے تب ریم مین ملکر کھنکھار
کے ساتھ وہ دانے خارج ہوتے ہین اور پیشاب کی راہ سے بھی بطور رسوبات کے نکلتے ہین اور اکثر یہ مادہ غدد دون مین
پیدا ہوتا ہے ۔ چونکہ اکثر غدد گردن مین اور اور مواقع جسم انسانی مین اور کبھی بکری یا بھیڑ یا خنزیر وغیرہ حیوانات مین
فطرتاً مخلوق ہین بس بباعث مزاج خنازیری کے ان غدد مین ورم اور انتفاخ لاحق ہوتا ہے اسکو عارضۂ خنازیر
کے نام سے موسوم کرتے ہین اور بعض کو ابتداء عمر سے تا زمان بلوغ یہ عارضہ رہکر بوقت بلوغ اچھا ہوجاتا ہے
اور بعض کو سن بلوغ سے تیس برس کی عمر تک کسی زمانہ مین ہوجاتا ہے اور علامات خاصہ اسکے یہ ہین کہ پہلے گلٹیان پھولی
محسوس ہووین پھر ورم آوے پھر زخم پڑے اور کان مین اور میوکس ممبرین منخرین مین ورم ہوجاوے اور زخم

مین سے زرد آب ٹپکے اور منھ اور حلق مین ورم ہوجاوے اور اکثر یہ عارضہ گلے اور سینہ مین اور استخوان
تک اسفل کے نیچے اور بغل مین اور کنج ران مین ہوتا ہے اور کبھی یہ بھی ہوتا ہے کہ فقط غدد متورم ہو جاتے
ہین پکتے پھوٹتے نہین ہین اور وہ تین مہینہ سے لگا کر دو تین سال تک اسی حال پر رہ کر اچھے ہو جاتے ہین
اور کبھی اسکے ساتھ تپ لازمہ بھی ہوتی ہے اور بھوک جاتی رہتی ہے اور زرد آب ناک کان سے
ٹپکتا ہے اور غدون سے ریم بہتا ہے اور مریض ضعیف ہو کر مرجاتا ہے پس اس مرض کے علاج مین امور
مفصلہ ذیل کی رعایت واجب ہے بغیر اسکے دوا ہرگز کارگر نہو گی ایک یہ کہ غذائے مقوی سریع الہضم
اچھی طرح کھلاوین مثلاً آبگوشت یخنی گیہون کی روٹی ترکاری مثل شلغم اور بلول وغیرہ کے اور زردی بیضہ
نیم برشت اور دودھ اُن لوگون کو جنھین دودھ موافق ہے مستحیل بخلط غالب نہین ہوتا ہے اور گوشت جوزہ مرغ
و بٹیر اور ہالون کا ساگ وغیرہ اور ہر وقت طاقت اور قوت مریض کا خیال رکھین دوسرے لباس مریض کا
گرم اور صاف اور اجلا اور معطر ہووے تاکہ انتعاش حرارت غریزی کا رہے اور دوران خون جلد کا اچھی طرح
ہووے تیسرے مکان و مسکن مریض کا پاک و صاف رکھین اور کشادہ اور متجدد الہوا ہووے چوتھے
ہوا خوری ضرور کراوین اور کسیقدر ریاضت خفیف بھی اُسکے ساتھ ہووے پانچوین قوت دماغی کی محنت و
تعب سے بچاوین چھٹے پیپے مین نیم گرم پانی جسمین ہزار حصہ پانی مین ۲۷ حصہ نمک ملا ہو مریض کو بٹھا کر مالش
بدن کی کیسہ سے کرین تاکہ میل چھوٹ جاوے تب پانی مین سے مریض کو نکال کر تولیون سے نشف رطوبت
کرین اور کبھی آب شور سے غسل کرایا کرین مگر اسکی احتیاط رکھین کہ اثناء عمل مین ہوائے سرد بدن کو مریض
کے نہ لگے اور بحر اسود کا سفر کراوین یا کنارہ بحر اسود کے مکانات مین مقیم رکھین اور ادویات مناسب و مفید
اس مرض کے یہ ہین ایک مستحضرات یودیہ یعنی مرکبات ایوڈین مثل یودید البوتاسیوم یعنی پٹاشیم ایوڈائیڈ ۱ گرین
پانی ۵۰ گرین مین ملا کر ۳ مرتبہ دن مین پلاوین اور کبھی اسمین صبغہ الیود یعنی ٹنکچر ایوڈین اضافہ کرتے ہین
اُسوقت آدھا گلاس پانی ملاوین - دیگر ایوڈین ایک گرین اور پٹاشیم ایوڈائڈ ۳ گرین چربی ۲۰ گرین ملا کر
ورم یا غدد پر لگاوین دیگر آیوڈین اور پٹاشیم آیوڈائڈ مساوی الوزن اور اسپریٹ آف واین بقدر ضرورت
سرشش کا ساقوام کر کے لگاوین دیگر پٹاشیم ایوڈائڈ اور ٹنکچر آیوڈین ایک ایک حصہ دو سو حصہ پانی مین ملا کر
زخمون کو خنازیر کے دھوین اور رمد خنازیری مین ایک قطرہ ٹپکاوین دیگر پٹاشیم ایوڈائڈ ایک گرین - اور
خلاصۃ الجنطیانا یعنی اکسٹراکٹ جنشین ۲ گرین ۱۲ گولیان بنا کر ایک گولی صبح ایک شام کھلاوین دیگر پٹاشیم ایوڈائڈ
۲ گرین و منقوع الجنطیانا یعنی ٹنکچر آف جنشین کمپونڈ ۲۵۰ گرین و صبغۂ قشر البرتقان یعنی ٹنکچر آرنج ۱۰ گرین ملا کر ایک
فنجانہ دن مین ۳ مرتبہ اور مستحضرات حدیدیہ اور سنکونیہ یعنی لوہے کے اور سنکونا کے مرکبات بھی نافع ہین -

اور مرکبات کلورین شل (امونیا موریاس) یا (کالیشم موریاس) یعنی کالیکم سودمند ہے اور اسکے ساتھ واسطے
تقویت خون کے (سیرپ فری ایوڈائڈ) یا (ٹنکچر اسٹیل) یا (فری ایٹ کوئنین سائٹریس) استعمال کراوین یا
(لیکوار ارسنک) ہمراہ بارک یا کوئنین کے دیوین اور روغن السمک پلاوین اور مالش کرین اور غدودن پر
ٹنکچر آیڈین موقلم سے لگاوین اور ورم پر مرہم پلمبائی آیوڈائڈ لگاوین اور اکثر سینہ یا شانہ یا چوتڑ یا ساق پر
ورم یا زخم ہو جاتا ہے جسکا انگور نہین بندھتا ہے علاج اسکا بھی وہی ہے جو اوپر مذکور ہوا اور کاسٹک ۵ گرین سے
۱۰ گرین تک ایک اونس پانی مین حل کر کے موقلم سے لگاوین اگر انگور نہ بندھے تو تلی کا تیل آب سادہ مین [illegible]
پکا کر چھان کر ایک درم کافور پیسکر ایک اونس اس روغن مین ملا کر مرہم کے طور پر لگاوین یا رآل کا مرہم
لگاوین یا (ٹنکچر کنتھارڈس) موقلم سے لگاوین اگر بدگوشت ہو جاوے تو قدرے توتیا یا کاسٹک یا نیٹرک ایسڈ
سے داغین بعدہٗ کاربولک ایسڈ ڈائلیوٹ کا پانی یا روغن کاربولک ایسڈ لگاوین جب انگور بندھ جاوے
نائٹریٹ سلور ۳ گرین ایک اونس پانی مین حل کر کے موقلم سے لگاوین تاکہ جلد صحیح اسپر آجاوے اور جب خنازیری زخم
پنڈلی مین ہووین تو چلنے پھرنے سے مریض کو باز رکھین اور ایک پتی غفص کپڑہ کی پوروں سے لیکر تا زانو
خوب مضبوطی کے ساتھ باندھ دیوین یا پٹیان اسٹکن کی چپٹا دیوین اگر دیکھین کہ کسی حالت سے اچھا نہین ہوتا ہے
تو پاؤن کاٹ ڈالین اور کبھی دبل خنازیری جسم مین نکلتا ہے یہ دبل بہت دیر مین جلد سے مرتفع ہوتا ہے اور زیر
جلد منبسط رہتا ہے اور بعد مدت کے منفجر ہوتا ہے اور زمان دراز تک ریم جاری رہتا ہے اسمین بھی کاسٹک محلول
لگاتے ہین اور ٹنکچر آیڈین طلا کرتے ہین اور کالیکم سلفٹ ایک گرین دس اونس آب مقطر مین حل کر کے
ایک ایک ڈرام پندرہ پندرہ منٹ بعد پلاتے ہین اور کبھی مادۂ خنازیری آنکھ کی طرف رجوع کر کے رمد اور ورم
پیدا کرتا ہے اور منخرین سے رطوبت بہتی ہے اور آنکھ متحمل روشنی کی نہین ہوتی ہے اکثر یہ عارضہ زمانہ طفلی مین
ہوتا ہے۔ علاج اسکا یہ ہے کہ مطبوع کو کنارے آنکھ ناک اور منھ کو دن مین دو تین بار دھووین اور آنکھ کو
لوسن زنک سلفاس یا پھٹکری کے پانی سے دھووین اور (اکسٹراکٹ بلاڈونا) ۲ گرین سے ۴ گرین تک
ایک اونس پانی مین حل کر کے پارچہ صاف اسمین تر کر کے آنکھ پر رکھین یا (اکسٹراکٹ اوپیائی) ۲ گرین سے
۵ گرین تک یا (مارفیا ہیڈرو کلورائس) ۲ گرین یا (ہیڈرو سانک ڈائلیوٹ) ۱۰ قطرہ یا (ٹنکچر ایکونائٹ) ۵ قطرہ
سے ۳۰ قطرہ تک ایک اونس پانی مین حل کر کے کپڑہ تر کر کے رکھین اور شب کو سوتے وقت پلکون مین چکنائی
لگاوین کہ صبح کو پلکین چمٹ نہ جاوین اور اذیت سے محفوظ رہین۔ اسی طرح استخوان مفاصل مین استعداد
خنازیری ہوتی ہے تو ورم اور زخم مفاصل مین ہو جاتا ہے درد معلوم ہوتا ہے تپ لاحق ہوتی ہے اشتہا
ساقط ہو جاتی ہے جلد مین سرخی نمودار ہو کر ریم بدبودار پڑجاتا ہے کبھی بار بار محسوس ہو کر حرارت آتی ہے

علاج اسکا یہ ہے کہ مریض کو حرکت سے باز رکھین اور اسپلنٹ اُسپر باندھ دین اور جونکین لگاوین ٹنکچر آئیڈین
طلا کرین بلسٹر کنتھرائڈس کا لگاوین سنیٹن کا استعمال کرین اسمین دستکاری درکار ہے اگر کسی طرح اچھا نہو
تو قطع کرتے ہین کیونکہ انجام اسکا ہلاک ہے علاوہ اسکے (چوہر کل) ایک مادہ غیر طبیعی بحالت خنازیری کے
پیدا ہوکر اعضاء اندرونی جسم مین کرتا ہے کبھی شش پر کبھی غشاء خانہ دار پر کبھی دماغ پر کبھی امعاء پر کبھی تمام جسم پر
گرتا ہے اُس سے امراض متنوعہ پیدا ہوتے ہین اسکی تفصیل اور تحقیق اور علامات اور معالجات نہایت طویل
و دقیق ہین اور حق یہ ہے کہ اس مرض کی تحقیقات جیسی کچھ حکماء متاخرین نے کی ہے ویسی طب یونانی قدیم مین
نہین ہے اور ایسی ہی تحقیقات اور مسائل کے واسطے ہم کوشش کر رہے ہین کہ ہمارے ہم فن بھی اُس سے آگاہ
ہو جاوین ان باتون کے نہ معلوم ہونے سے بھی جانین بندگان خدا کی تلف ہوتی ہین اللھم وفقنا علی تکمیل الطب بفضلہ

فصل بست و پنجم بیان ٹیومر - اسکو ٹیومر بھی کہتے ہین اگرچہ اسکا ترجمہ رسائل اُردو مین بتوڑی اور سوجن
کیا گیا ہے جسکو ہماری طب مین سلع کہتے ہین لیکن درحقیقت یہ ترجمہ درست و صحیح نہین ہے بلکہ بتوڑی ایک
قسم ٹیومر کی ہے کیونکہ طب جدید مین ایک جنس کے طور پر ورم کو قرار دیا ہے اور لکھتے ہین کہ لفظ ورم کا اطلاق
ہر ایک نفاخہ اور ضخامت پر کیا جاتا ہے یعنی لفظ ورم بمعنی سوجن کے ہے جسکا کچھ مختصر بیان ہم اوپر کر چکے ہین
لیکن اصطلاح علم جراحی مین ورم عبارت ہے ایک مرض مزاجی سے جسکی ضخامت کو خون فاسد سے نمود حاصل
ہوتا ہے اور اسکی نو قسمین ہین ایک شحمیات کہ جسکی ضخامت چربی کے باعث سے ہو اسکو سلع کہتے ہین دوسری
لیفیات جسمین ریشے جو یصلات مین بھرے ہون اور اُسکو نمو ہووے اور حجم اُسکا بڑھتا جاوے تیسرے
غضروفیات جسپر ایک غشاء لیفی لپٹی ہوتی ہے اور قوام مین اسکے رطوبت زجاجیہ مشابہ بقوام غضروف کے ہوتے تھے
غدیات کہ جو اورام کہ نسیج اُنکا مشابہ بہ نسیج غدون کے ہوتا ہے بیشتر یہ اورام پستان عورات مین ہو جاتے ہین
پانچوین اورام کیسہ یعنی کیسے اور خریطون مین مواد سائل یا جامد بھرا ہوا اور انکو دُعائیات کہتے ہین چھٹے کیسیات کہ
جنکے آبلون مین مادہ مصلیہ بھرا ہو جیسے زرد آب یا خون یا دودھ کی طرح کا مادہ یا شہد یا مخاط کی طرح کا مادہ
ہووے ساتوین صباغیات کہ انکا مادہ ملونہ خلایائے جسم مین پیدا ہو جاتا ہے جیسے آنکھ کے طبقہ مشیمہ مین یا جلد
مین گیہون کے برابر سیاہ رنگ کے پڑجاتے ہین یا مسّس یا کلغت طور سے ہو جاتے ہین آٹھوین بشریات وہ
اورام ہین کہ بشرہ یعنی جلد پر ہو جاتے ہین اور اسمین ریم اور زرد رنگ کے قشور ہوتے ہین نوین اورام سرطانی
کہ انکا مادہ حویصلات مین ہوتا ہے غرضکہ متاخرین نے سرطان کو قسم ٹیومر مین داخل کیا ہے اور کتب طب قدیم مین
بہ نسبت سلع کے لکھا ہے کہ یہ ایک گوشت زائد خریطہ دار ہے کہ مقدار نخود سے خربزہ کی مقدار تک ہوتا ہے
اور جلد سے چسپیدہ نہین ہوتا ہے جدھر کو سرکاؤ سرک جاتا ہے اور مادہ اسکا بلغم غلیظ ہے کہ بسبب شدت

بردہ یا بس کے ایک کیسہ مین جم گیا ہے اور اسکی چار قسمین ہین ایک شحمیہ کہ مشابہ برنگ و قوام چربی کے ہو دوسرا
عسلیہ جسکا رنگ و قوام بطور شہد کے ہو تیسرا آردہالیہ جسکا قوام بصورت لیسی کے ہو کیونکہ آرد آٹے کو کہتے ہین
اور ہالہ روغن کو - اور آردہالیہ جریرہ یا لیسی کو کہتے ہین چوتھا شیرازیہ بسبب مشابہت رنگ و قوام کے ساتھ
حلوائے شیرازنکے کہ دودھ کو گاڑھا کرکے پکاتے ہین اور بھی طب قدیم مین سرطان کو بسر خود ایک مرض
قرار دیا ہے اور لکھتے ہین کہ یہ ایک ورم سوداوی تیرہ رنگ دردناک ہے اکثر سوداے محرق یا صفراے محرق
یا بلغم مخلوط بصفراے یا بلغم محرق سے ہوتا ہے ہمنے بھی باجماع طب قدیم سرطان کو جداگانہ اوپر بیان
کر دیا ہے اور ڈاکٹری مین باعتبار ماہیت کے اگرچہ یہ ایک قسم ورم جرمی ہے مگر چونکہ نام اسکا بھی جداگانہ ہے
اسواسطے بیان جداگانہ اُسکا مناسب سمجھا گیا بہرکیف متاخرین کا یہ بیان ہے کہ اِس ورم کے بعض اقسام مین
ایک غشا بطور کیسہ یا خرلیطہ کے محدود ہوتی ہے اور کسی عضو یا اُسکے جزو مین پیدا ہوتی ہے اور بعض اقسام مین
اسکے احاطہ غشا کا نہین ہوتا ہے مادہ کی وجہ سے یہ زیادتی جزو عضو مین یا عضو مین ہو جاتی ہے اور اسمین
اجزاء غیر طبیعی مغائر اجزاء جسم انسانی کے ہوتے ہین پہلے یہ ورم بمقدار قلیل ہوتا ہے پھر خون سے غذا لیکر
بتدریج بڑھجاتا ہے اور باعتبار قلت و کثرت ردائت مادہ کے اسکی دو قسمین ہین ایک ملگنینٹ یعنی مہلک کہ جسکو
طب جدید مین خبیثہ کے ساتھ تعبیر کیا ہے دوسرا ان ملگنینٹ یعنی غیر قاتل اسکو طب جدید مین خبیثہ کے ساتھ
تعبیر نہین کیا ہے پس قسم اول یعنی سرطان جس عضو مین پیدا ہونا شروع ہوتا ہے اپنے اعضاء مجاور کو بھی فاسد
کر دیتا ہے اور قسم اول اکثر خرلیطہ مین ہوتا ہے اور اعضاء مجاور کو ضرر نہین پہونچا سکتا ہے اور تدریج حجم اسکا
بڑھتا ہے اور کسی قسم کا تغیر طبیعت مثل تپ یا فساد خون کے نہین ہوتا ہے اور یہ سلع کبھی بدن مین ایک جگہ
کبھی دو چار جگہ ہوتا ہے اگر اسکو قطع کر دین تو پھر اُسی جگہ پیدا ہو جاتا ہے اور قسم اول یعنی مادہ سرطانی اکثر
بسبب فساد خون کے ہوتا ہے کبھی فساد خون کا عام ہو جاتا ہے اور کبھی عضو ماؤف کو فاسد و بیکار کر دیتا ہے
اور اسمین غانغرایا یعنی موت العضو ہو جاتی ہے اور جس جگہ پیدا ہوتا ہے وہان سے قلب تک جس قدر
غدد فطری مخلوق ہین اُنمین ورم آجاتا ہے اور اسمین دبل و زخم پیدا ہو کر منفجر ہوتا ہے اور اُس سے خون جاری
ہو کر مریض مر جاتا ہے اور بعض سرطان مین بسبب قلت مادہ کے صحت بھی مریض کو ہو جاتی ہے اور خرلیطہ مین جو سلع
ہووے اور اُسمین چربی بھری ہو اُسکو فیٹ ٹیومر اور طب جدید مین سلع شحمیہ کہتے ہین اور جسمین غشاء ریشہ دار
ہووے اُسکو انگریزی مین (فائبروما) اور طب جدید مین سلع لیفیہ کہتے ہین اور جسمین مادہ غضروفی ہو اُسکو کارٹلیج ٹیومر
اور طب جدید مین سلع غضروفی کہتے ہین اور جسمین مادہ عظمی بھرا ہو اُسکو اسٹی اوما اور سلع عظمیہ کہتے ہین اور
جسمین مادہ بلغمی غدودی بھرا ہو اُسکو لیمفاٹک اور سلع غدیہ کہتے ہین اور سلع جسمین مادہ بلغمیہ سائل یا گاڑھا بھرا ہو

اُسکو مکس اوما اور سلع کیسہ کہتے ہین اسی طرح جسمین ریشے اور اغشیہ ہووین وہ سرطان ہے جسے کینسر کہتے ہین اور
خرلیطہ دار سلع جو ہوتے ہین اُنکی دو قسمین ہین ایک یہ کہ جنمین کیسہ غدہاے طبیعی کا باقی ہو اور اجتماع رطوبات
کی وجہ سے وہ کیسہ اصلی بڑا اور وسیع ہوجاتا ہے دوسری قسم وہ ہے کہ جسمین جدید خرلیطہ یعنی غیر طبیعی خرلیطہ پیدا
ہوجاوے اور قسم اول کبھی غدہاے شحم مین جو زیر جلد پیدائشی ہین پیدا ہوتا ہے کبھی چھاتیون مین عورات
کی جو غدہاے مولد شیر ہین اُنمین پیدا ہوتا ہے کبھی غدۂ مولد رطوبات دہن مین جو زیر زبان ہے پیدا ہوتا ہے
اور کبھی خرلیطہ غشاء لعاب دار مین قریب مفصل زانو یا مفصل انگوٹھے کے یا قریب استخوان مقعد وغیرہ کے پیدا
ہوتا ہے اور مدت ممتد مین بتدریج بڑھتا ہے اور کبھی ایک ہی مقدار پکڑ کر ٹھہر جاتا ہے اور کبھی منفجر ہوجاتا ہے
اور اسمین نوبت دستکاری کی پہونچتی ہے اور کبھی یہ پھوڑا مسدود ہوجانے سے مجاری شیر پستان کے ہوتا ہے
یعنی دودھ پستان مین جم کر مستحیل بمادہ سلعی کے ہوجاتا ہے اسی کو ہندی مین تھنیلا کہتے ہین اور کبھی مفاصل پر
مثل پشت دست وغیرہ کے یا نزد انگشت یا وغیرہ مقامات پر ہوجاتا ہے اور اسماء مختلف کے ساتھ موسوم ہوتا ہے
اور علاج اکثر اقسام کا متعلق بدستکاری ہے اور جو سلعہ ایسا ہو کہ خرلیطہ اُسکا طبیعی نہ ہو غیر طبیعی ہووے اسکی
بھی بہت اقسام اور دستکاریان اور معالجات ہین - اور جو سلع کہ غیر کیسہ دار ہین اسکی بھی بہت اقسام ہین
ازانجملہ ایک وہ ہے کہ زیر جلد منبسط ہوتا ہے جیسے ناک مین یا غشاء خانہ دار مین ہوجاتا ہے دوسرے یہ کہ
یہ شکل مدور یا بیضاوی وغیرہ کے ہو اور خشن ہو جیسے کہ کہارون کے کندھون پر ہوجاتا ہے یا نرم اور لین ہوتا ہے
اور اُسپر ٹٹولنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اسکے اندر ریم ہے حالانکہ ریم اُسمین نہین ہوتا ہے یا کبھی ایک جگہ
مادہ اسکا پیدا ہو کر دوسری جگہ منتقل ہوجاتا ہے یا اس قسم کا سلع ہوتا ہے کہ اُسکے اندر ریشے بالون کی طرح
کے بھرے ہوتے ہین اور ایک قسم کا سلعہ سر پر ہوتا ہے اور سلع غضروفی اکثر ساق پر اور جانگھ کی ہڈی پر ہوتا ہے
اور سلعہ عظمی اکثر مفاصل پر ہوتا ہے اور جو سلعہ اجزاء میوکس ممبرین سے پیدا ہوتا ہے وہ بیشتر ناک یعنی یا رحم
یا مثانہ مین ہوتا ہے اور ایک سلعہ مادہ غیر طبیعی سے پیدا ہو کر بصورت عضلہ کے ہوجاتا ہے یہ اکثر رحم مین ہوتا ہے
اور مہلک ہے اور اکثر ضربہ اور سقطہ کی حالت مین سلعہ عصبی پیدا ہوجاتا ہے اور جو سلعہ مشتمل بر شرائین اور اوردہ
کے ہوتا ہے اُسکے قطع مین خوف شدید ہلاک کا ہے اور مسون وغیرہ کو بھی اسی کے اقسام مین داخل کیا ہے
بعضے باتباع طب قدیم کے سرطان کا بیان جداگانہ کیا ہے اور یہان بھی واسطے آگاہی متعلمین کے بالاختصار
تحریر کردیا اور سرطان الرحم اور سرطان الفرج اور سرطان الانف وغیرہ اپنے اپنے مواقع پر لکھے جاوینگے —
اور چونکہ انکے علاج مین زیادہ ضرورت دستکاری کی ہوتی ہے لاجرم اس مختصر مین زیادہ تطویل لاطائل
مفہوم ہوئی - الغرض طب جدید اور ڈاکٹری مین تفصیل و تقسیم ٹیومر کی حسب صراحت بالا کے ہے اور طب قدیم

یونانی مین اورام کی تقسیم اس طرح پر ہے یعنی لکھتے ہین کہ ورم عبارت ہے زیادتی غیر طبیعی سے جو کسی عضو مین
حاصل ہووے بسبب مادۂ فضلیہ ممدودہ کے اور موجب ضرر کا ہووے اور مس کرنے سے یا بغیر مس کے درد
کرے اور ورم چھ طرح کے مادہ سے پیدا ہوتا ہے یعنی اخلاط اربعہ اور رطوبت مائیہ اور ریح سے اور ورم کی
دو قسمین ہین حار یا بارد پس مادۂ ورم اگر خون سے ہو تو اسکو فلغمونی اور صفرا سے ہو تو اسکو حمرہ کہتے ہین
اور جو دونون کی ترکیب سے ہو پس اگر خون غالب ہو تو فلغمونی حمرہ اور جو صفرا غالب ہو تو حمرہ فلغمونی کہتے ہین
اور جو ورم حار نہ ہووے پس مادۂ بلغمی سے ہوگا یا سوداوی سے یا مائیت سے یا ریح سے اور اورام بلغمی کی
دو قسمین ہین اگر مادہ مخالط اور داخل جوہر عضو کے ہو تو اسکو ورم رخو کہتے ہین اور جو خارج اور متمیز ہووے
اور غلاف مین ہووے اسکو سلع لین کہتے ہین اور ورم سوداوی تین قسم کے ہین اگر سودا داخل عضو ہووے
تو سرطان ہے بشرطیکہ درد بھی کرتا ہو اور اگر بدون درد کے اور ساکن ہووے تو اسکو صلابت کہتے ہین اور اگر
خارج عضو ہو اور درد نہ کرے تو غدد ہے اور اسی قسم مین خنازیر اور سلع ہے اور ورم مائی اگر عام ہو تو استسقا ہے
اور اگر خاص ہو تو قیلہ مائی اور استسقاء الراس وغیرہ ہے اور ورم ریحی اگر مخالط عضو ہووے تو اسکو تہبج کہتے
ہین اور جو مجتمع اور صلب ہو تو نفخہ ہے۔ **فصل بست و ششم بیان سدا اینا یعنی بثور لبنیہ** - یہ چھوٹے
چھوٹے آبلے بقدر باجرہ کے ہوتے ہین انمین کبھی پانی کبھی رطوبت سپید مثل دودھ کے نکلتی ہے اور یہ دانے
بطور موتی کے جھلکتے ہین تین چار روز مین ٹوٹ کر اچھے ہوجاتے ہین پھر دوسرے دانے اسی طرح کے نکلتے ہین
یہی تسلسل تین چار ہفتہ تک رہتا ہے اور اکثر یہ دانے سینہ پر نکلا کرتے ہین اور بعض بچون مین یا موضع مفاصل
مین بھی نکلتے ہین پہلے ڈاکٹری مین اسکی تدبیر حار سے کرتے بگئے اور نوبت بہلاک مریض کی پہونچتی تھی لاجرم اس مرض
کو مہلک خیال کرتے تھے اور اکثر یہ بثورات اطفال نوزائیدہ کو بوجہ تدبیرات حارۂ زچاخانہ کے ہوجاتے ہین
اب بسبب بہرسی تدابیر صائبہ کے اسکو مہلک نہین سمجھتے ہین اور علاج اسکا مثل علاج تپ کے کرتے ہین اس سے
صحت ہوجاتی ہے اور ہمارے یہان کے اطبا مہالنسہ کو داخل بثور لبنیہ قرار دیتے ہین لیکن ایلاقی نے لکھا ہے
کہ نام اسکا زیردان ہے بجہت اسکے کہ یہ دانے مشابہ دانۂ زیرہ کے ہوتے ہین اس سے مترشح ہوتا ہے کہ
مہالنسے بثور لبنیہ نہین ہین اور واضح ہو کہ طب قدیم یونانی مین بھی علم جراحی مبسوط ہے لیکن نہ ایسا جیسا کہ طب جدید
یا ڈاکٹری مین ہے انھون نے تو فن جراحی کو ایسے اسلوب جدید کے ساتھ مبسوط کیا ہے کہ وہ علم جداگانہ ہوگیا ہے
ہمنے ان مسائل سے اس کتاب بحر محیط مین مطلقاً تعرض نہین کیا ہے انھون نے اس فن کی نظریات بھی قائم
کی ہین اور عملیات مین مداوات مراہم وغیرہ اخر بہ صاغذیہ سے اور خون اور ریم کی تشریح اور تحلیل انکے اجزا کی
اور طرح طرح کی دستکاریان اور قسم قسم کے آلات اور چشم مصنوعی وغیرہ بنانا بکمال بسط و لطافت کے

لکھاہے اور اسی واسطے کتاب المصباح الوضاح فی صناعة الجراح مین لکھاہے کہ تختص مدار الطب بالاحوال
اللتی یعالج بالمواد الطبیة و مدار الجراحة تشتمل ما یستعمل فیہ الوسائط المیکانکیة علاوة علی الدواء وقد سمی الیونانیون ہذہ
الصناعة الخیرورجیا ویظہر العلاقة بین الطب وصناعة الجراحی فی بعض الامراض اللتی فی ابتداء سیرہا تعالج
بالوسائط الطبیة فاذا تقدمت تنتقل الی مدار الجراحة مثل خراج الکبد اذا بقیت مستترة بالجدران الطبیة لا تخرج
من مدار الطب واذا تردت علی ظاہر الجسد انتقلت الی مدار الجراحة وکذا الصدید فی البلورا او المحیل فی البریتون
او المبیض وکذا الذبحة اذا لم تسد بہا الحنجرة او القصبة بغشائہ کاذب تبقی تحت ادارة الطبیب والا فتستدعی عملیة
جراحیة - والحمرة اذا کانت غیر فلغمونیہ یعالج بالوسائط الطبیة لکن اذا تقیحت الانسجة وتاسخرت تستدعی شقوقا
کبیرة واسادة جراحیة وربما یلقی العلیل بعد البرء منہا تحت ادارة الجراح) پس اس فن مین بیان الآت اور ادوات
کا اور صورتین انکی اور جو جو کام اُنسے لیا جاتا ہے مبیّن ہوتاہے مثل لبستوری - سفعات - جفت التشریح مسابر
وغیرہ کے اور عصائب یعنی پٹیون او فیتون کی بندش اور طریقے تخدیر کے یعنی بیہوش یا سُن کرنے کے اور
الآت تخدیر موصعیہ اور طریقے شق اور بتر وغیرہ دستکاریون کے بیان کیے جاتے ہین اُسکے بعد تنوس اور
ارتعاس اور اعراض التہاب اور ارتشاح اور انسکاب اور التحام اور تقیح اور ضرا ریح اور حمای دق
جراحی اور دم عفن اور فلغماسیا اور اقسام قروح اور انواع غنغرینیا اور رض اور خرق اور غرق اور سلق اور
لذع البرد وعض کلب الکلب اور بہربان اور امراض خنازیری اور سرطانی اور داء الفیل اور زہری اور الکلیت
اور ستنکرو بدا اور سفلس اور ثالیل اور مسامیر اور قرون اور شآمات اور حیئہ حلب اور ضمور یا رخاوت عظام اور
نکروسس اور نخر اور انواع خلع اور کسر عظام اور انفرسما اور وحمہ اور دوالی اور نفنغاط دماغ اور سیملغزون
اور شعرہ اور فقاقیع الجفون اور غرب اور جحوظ العین اور حول اور قروح العین اور نزول الماء اور غلاغوما
اور آفات صماخ اور غشاء طبلی اور زکام بلغوم اور قوربا اور شفت فلساء اور فلحاء اور رعاف اور اورام الفک
اور آفات لثہ اور بلعوم وغیرہ اور آفات حنجرہ اور صدر اور شش اور استسقا اور خروج الاحشاء اور حصات
اور آفات معاء مستقیم اور بواسیر اور آفات اعضاء بول ورحم وثدیین وغیرہ صدہا امراض کہ جنکی تشریح
ہماری طب مین نہین ہے اور بغیر موجودگی اُستاد اور کرنے دستکاری کے حصول اُسکا ناممکن ہے بیان
اُنکا اس کتاب مختصر مین لاینتفع تھا

خاتمۂ کتاب از مصنف

ہرچند اس جلد دوم بحر محیط مین بھی بیان مسائل کا کسیقدر اختصار کے ساتھ ہواہے مگر اسکے بھی اسباب مین
ایک تو یہ کہ العمر قصیر و الصناعة طویلة سے چھوٹی سی عمر تھوڑی سی فرصت + آرزوئین بڑی بڑی دل مین

دوسرے ع پراگندہ روزی پراگندہ دل + جو زمانہ اپنے اقبال کا تھا اُس وقت مین امور متعلقہ منصبی سے مہلت و فرصت نایاب تھی اور یہ ظاہر کہ ؎ یک تواری نیست قدسی طائر اقبال را + وا مین کبوتر بہر زمان مشتاق بام دیگر است
جب زمانہ نے پلٹا کھایا اور بے شغلی کا زمانہ آیا تب فکر معیشت دامنگیر ہوئی تیسری وجہ قوی یہ لاحق ہو گئی کہ قولے جوانی نے تودیع کی پیرانہ سالی آئی یہ شعر ورد زبان ہوا ؎ نہ سر مین قوت نہ وہ بصارت نہ لکھنے کی ویسی طاقت + کدھر گئی نوجوانی اف آفتون مین ہمین پھنسایا + آگے آخر شب مین تا وقت نماز صبح کے کچھ شغل تالیف و تصنیف کا رہتا تھا اور دن مین خدمتگذاری مرضا اور انصرام امور منصبی کا کیا جاتا تھا اب رات مین کچھ کام ہو نہین سکتا دن مین جب تک اتفاق قیام کا وطن مین ہوتا ہے ہجوم مرضا سے مہلت نہین ملتی جب کوئی رئیس کسی شہر مین معالجہ کے واسطے طلب کرتا ہے اُس زمانہ مین البتہ کچھ فرصت ملجاتی ہے لیکن اُسمین بھی یہ عائق لگا ہوا ہے کہ جب ایک جلسہ مین دو تین گھنٹہ لکھنے کا اتفاق ہوتا ہے سر گھوم جاتا ہے خامۂ نامائل یہ گرانی کرنے لگتا ہے مگر بتقاضاے جوش ہمدردی کے کیف ما اتفق حتی الوسع والامکان خامہ فرسائی کیجاتی ہے موفق حقیقی ہماری دلسوزی و جانفشانی کا نتیجہ عطا فرماوے اور ہمارے ہم فنون کو توفیق تکمیل و تہذیب طب قدیم کی بخشے تاکہ وہ حضرات تعصب بیجا سے کنارہ کرکے تجارت جدیدہ اور اصول پسندیدۂ اہل یورپ و مصر کو سیکھین اور بھی حکیم مطلق ہمارے ڈاکٹران یورپ کے خیالات ناقص کو اسطرف متوجہ کرے کہ وہ بھی اصول مستخرجہ اور مسلمۂ قدما کو اور تجربۂ صدہا سالہ کو درباب معالجات سوء مزاجات وغیرہ کے بنظر وقعت اور غور کے ملاحظہ کرکے جو نقصانات ڈاکٹری مین ہین اور بسبب تعصب طبیعت اور شغف اصول مستخرجہ اپنی قوم کے دل مین نہین جچتے ہین اُنکی اصلاح کی طرف مائل ہو وین اور اُنکا تجربہ کرکے اپنے علم ڈاکٹری مین شامل کرلیوین - اگرچہ امراض تفرق اتصال مثل جراحت اور حرق اور عرق اور سموم ملدوغہ داخل امراض عامہ کے ہین اور طرح ہوام بھی اسی کے توابع سے ہے مگر بوجہ اسکے کہ ہماری رائے مین امراض خاصہ کا مدوّن ہوجانا بہت مہتم بالشان اور انفع ہے کیونکہ فی زماننا ہمارے ہم فن امراض خاصہ کی طرف زیادہ متوجہ ہین اور یہی اُنکے واسطے زیادہ تر کارآمد ہے اور حمیات اور امراض خاصہ کے معالجات اور رسائل کی حاجت ہے لاجرم جلد دوم کو ختم کرکے جلد سوم کی تدوین شروع کیجاتی ہے اگر زندگی باقی ہے تو سموم وغیرہ کا بیان خاتمۂ کتاب مین کیا جاویگا

ومن اللہ التوفیق والاستعانۃ لختمہ و علیہ التکلان فی کل حین. وآن

تمت

خاتمۃ الطبع

حمد وثنا اُس حکیم مطلق تعالےٰ شانہ کو لائق ہے جسنے دہر ممتد مین مخلوق مکرم انسان کو محل صحت ومرض بناکر عقل نورانی سے اسکی طبیعت کو ممیز فرمایا اور حالت مرغوبہ صحت کی حفظ وتحصیل اور حالت مبغوضۂ مرض وعلت کے دفع کرنے کے لیے اسکو علم حکمت عطا فرمایا چنانچہ ہر زمانہ مین ایسے صاحب عقل ہوتے آئے جنھون نے عوام خلق کے نفع کے لیے عاقلانہ دریافت اور عالمانہ تجارب سے پچھلون کے لیے ایک بڑا ذخیرہ وقتاً فوقتاً چھوڑتے گئے یہان تک کہ اس زمانہ مین طرح طرح کے ذخیرے مختلف انواع کے محققین سے مجموعہ ہاتھ آئے اور جو لوگ اسوقت فہم وفراست سے مستعد تحصیل علوم ہین اس مجموعہ سے بہت بڑا تحقیقی موقع حاصل کرتے ہین چنانچہ علم طب کے مقاصد مین جو نئے امراض و تشخیص وعلاج اب ملتے ہین قدیم کتب مین نہین جو شخص ان سب کو جمع کرے وہ تنہا ہر ایک سے بڑھا چڑھا ہوا ہوگا لیکن افسوس کہ اب تک ایسی تحقیق سے کوئی کتاب جامع نہ تھی تاکہ مخلوق کو اس سے استفادہ کا موقع ملتا اور بصد شوق اہل علم کو اسی کی تلاش تھی بحمد اللہ تعالےٰ کہ اُنکی اُمید پوری ہوئی اور یہ کتاب **بحر محیط** اسم بامسمیٰ ہاتھ آئی جسمین مصنف محقق نے بلاشک عجب تبحر ظاہر کیا ہے کہ یونانی تحقیقات قدیم وجدید کو جو ان مشرقی ملکون مین شائع تھی مغربی ممالک کی تحقیقات کے ساتھ جمع کر دیا گویا دونون کو تکمیل کیا اور طب نظری وعملی سب کو احاطہ مین لیا ہے کہ بس دیکھنے کے لائق ہے جلد اول پہلے طبع ہو چکی اور اس **جلد دوم** مین اقسام امراض قدیم اور جدید یعنی تحقیقات ڈاکٹری مع تشریح وقاعدۂ کلیۂ علاج کے نہایت خوبی سے بیان کیا اگر اسطرح کوئی حاوی ہو تو بیشک وہی افلاطون وجالینوس زمانہ ہے — ماہ ستمبر سنہ ۱۹[illegible] عیسوی مین مطبع فیض منبع جناب **منشی نول کشور** صاحب واقع لکھنؤ مین بار دوم بعالی ہمتی **منشی پراگ نراین** صاحب مالک مطبع موصوف طبع ہوئی

اعلان

حق تصنیف اس کتاب کا بحق مطبع منشی نولکشور محدود ہے

نام کتاب	قیمت
ترجمۂ قانون شیخ الرئیس حکیم ابوعلی سینا عبد اللہ بن حسین جسکا ترجمہ اُردو سلیس از جانب مطبع حکیم غلام حسنین صاحب کنتوری نے فرمایا کاغذ سفید کامل پانچ جلد و ثمین۔	ر۵عہ پ
(جلد اول) اُمور کلیہ طب۔	عہر پ
(جلد دوم) ادویۂ مفردہ۔	عہر پ
(جلد سوم) امراض جزئیہ۔	ے ر پ
(جلد چہارم) امراض عامہ۔	عہ پ
(جلد پنجم) قرابادین و مرکبات۔	عہ ر پ
ترجمۂ علاج الامراض۔ از علامۂ حکیم شریف خان دہلوی مترجمۂ حکیم ہادی حسین خان۔	عہر پ
جواہر النفیس۔ فی شرح ارجوزۃ شیخ الرئیس عربی باترجمہ اُردو، از حکیم محقق ابوعبد العزیز محمد بٹالوی مترجم و شارح کاغذ سفید ولایتی۔	عہ ر
طب نبوی۔ انتخاب علاج احادیث نبوی سے مولفۂ حافظ اکرام الدین۔	۲ر
رموز الحکمت۔ علامات سے شناخت انجام نیک و بد مع تدابیر مولفۂ حکیم رجب علی۔	۲ر
معالجات احسانی۔ دلائل تشخیص مع علاج مولفۂ حکیم احسان علی۔ کاغذ حنائی۔	[illegible]
مرکبات احسانی۔ بطور قرابادین کے بترتیب حروف تہجی از حکیم احسان علی۔	۱ر
رسالۂ قارورہ۔ نہایت عمدہ رسالہ مولفۂ حکیم غلام یحییٰ۔	ار
عجالۂ مسیحی۔ معالجۂ امراض وبائی و سوء ہضمی مولفۂ حکیم سید محمد ولی۔	ار

نام کتاب	قیمت
تریاق ہیضہ۔ مصنفۂ حکیم سید علمدار حسین صاحب۔ رسالۂ معالجۂ تپ و لرزہ۔	ار
کیمیاے عناصری۔ ترجمۂ قرابادین قادری مترجمۂ حکیم نور کریم۔	عہ ۶/۹ تا ار
علاج برمحل۔ ترجمۂ کتاب انگریزی فرسٹ ایڈ ٹو انجورڈ مصنفۂ ڈاکٹر سموئل آسبرن صاحب بہادر مترجمۂ منشی زوار حسین صاحب مترجم اودھ اخبار۔ کاغذ سفید ولایتی چکنا۔	صہ پ
ایضاً۔ کاغذ رسمی۔	عہ پ
ترجمۂ ذخیرۂ خوارزم شاہی۔ کلیات و معالجات طب مین اعلیٰ درجہ کی کتاب مشہور عام ہے اسکا ترجمہ اُردو کامل پورے دس حصہ مین منجانب مطبع حکیم ہادی حسین خان نے بہت سلیس اُردو مین فرمایا۔	عہ پ
امرت ساگر اُردو۔ مجرب علاج بیدک مترجمۂ پنڈت پیارے لال مرحوم۔	عہر
مجموعۂ میزان الطب اُردو۔ مع پنج رسالہ نفیس دیگر مترجمۂ حکیم صادق علی۔	مہر
اکسیر الامراض۔ مصنفۂ حکیم سید علمدار حسین۔	۸ر
مطلوب الطالبین۔ خطوط استعلاجی۔	۲ر ۶/۹
مجربات بشیر۔ علاج قوت باہ از حکیم بشیر احمد۔	۲ر
اُردو ترجمۂ دستور العلاج۔ فن طب مین نہایت جامع و نافع کتاب ہے جملہ ابواب طب حفظ صحت و امراض و علاج اسمین مذکور ہین۔	عہر
ہیومیوپیتھک طب مجلد۔ مولفۂ حکیم خادم حسین خان صاحب	صہ پ

نام کتاب	قیمت
ترجمۂ قانونچہ اُردو مع رسالہ قبریہ حامل المتن اور فقرہ فقرہ کا علٰحدہ ترجمہ گویا عربی قانونچہ پڑھانیوالا اُستاد موجود ہی مترجمۂ حکیم غلام حسنین کنتوری سنجانب مطبع اودھ اخبار۔	۵ ر
ترجمۂ کامل الصناعہ۔ یہ کتاب مولفۂ ابو الحسن علی ابن عباس متطبب مجوسی شاگرد ابو ماہر موسی ابن سیار ملک جلیل عضد الدولہ والدین کی ہی اُسمین بیس مقالہ اور ہر مقالہ مین ابواب ہین یہ کتاب بسیط وجامع بیمثل ہی نظریات وعملیات واصناف مزاج وتشریح اعضا وتدابیر حفظ صحت وتفصیل رُوس ثمانیہ وغیرہ کو بہت شرح وبسط کے ساتھ بیان کیا ہی مترجمۂ حکیم غلام حسنین کنتوری سنجانب مطبع ہذا کامل در دو جلد۔ کاغذ سفید۔	ے پ
ایضاً۔ جلد اول۔	للعہ پ
ایضاً۔ جلد دوم۔	صہ پ
ترجمۂ کفایۂ منصوری۔ مترجمۂ حکیم ہادی حسین خان مراد آبادی۔	عہ ر
کتب طب فارسی	
غایۃ الشفا۔ اسم بامسمی۔	۳ ہ
قرابادین کبیر۔ تین کالم مین کامل در دو جلد مصنفۂ حکیم سید محمد حسین خان۔ اسمین مؤلف علامہ نے بڑی عرقریزی کو کام فرمایا ہی کہ کل قرابادینون کا مجموعہ اس کتاب مین ایسا تحریر کردیا کہ آج تک کبھی نہوا اور مقدمہ کتاب مین بضمن بیس فصلون کے نہایت ضروری امور	

نام کتاب	قیمت
طب کو بڑی تفصیل سے بیان کیا ہی یعنے کل امراض کے صدہا نسخے اپنے خاندانی مجربات سے اُسمین مندرج کردیے ہین اور اُنکے طریق استعمال ومنافع بیشمار کو مع دیگر اسرار طب وغیرہ وغیرہ بشرح وبسط ایسے عمدہ ولاجواب پیرایہ مین لکھے ہین کہ خوبی اسکی معائنہ پر موقوف ہی۔ کاغذ سفید۔	صہ ر
ایضاً۔ حسب مراتب بالا کاغذ سفید گندہ۔	[illegible]
اکسیر اعظم۔ اسم بامسمیٰ از حکیم محمد اعظم خان ناظم جہان نہایت جامع اقوال قدما وتحقیقات رائقہ کلی نظری علمی از سرتا پا بعد نظر ثانی مصنف موصوف واعطاے حق تالیف بطرز شایستہ بمطبع ہذا مع غلطنامہ کامل کتاب چار جلد کاغذ دو قسم۔	
(۱) کاغذ سفید گندہ۔	لعہ
(۲) کاغذ حنائی گندہ۔	عہ
نیر اعظم۔ اسم بامسمیٰ از حکیم محمد اعظم خان صاحب مصنف اکسیر اعظم وقرابادین اعظم۔	۷ ر
طب اکبر محشیٰ از علامۂ دوران حکیم محمد اکبر ارزانی۔	عہ ر
جامع شفائیہ۔ وافادات کیمبرنیہ از شفاو الدولہ سید افضل علیخان بہادر فیض آبادی جامع طب یونانی وڈاکٹری بے نظیر کتاب۔	صہ ر
شرح رباعیات طب یوسفی مصنفۂ حکیم عبد العلیم نصر اللہ خان صاحب خورجوی۔	۱۰ ر
قرابادین جلالی۔ از حکیم جلال الدین امروہوی۔	۴ ر